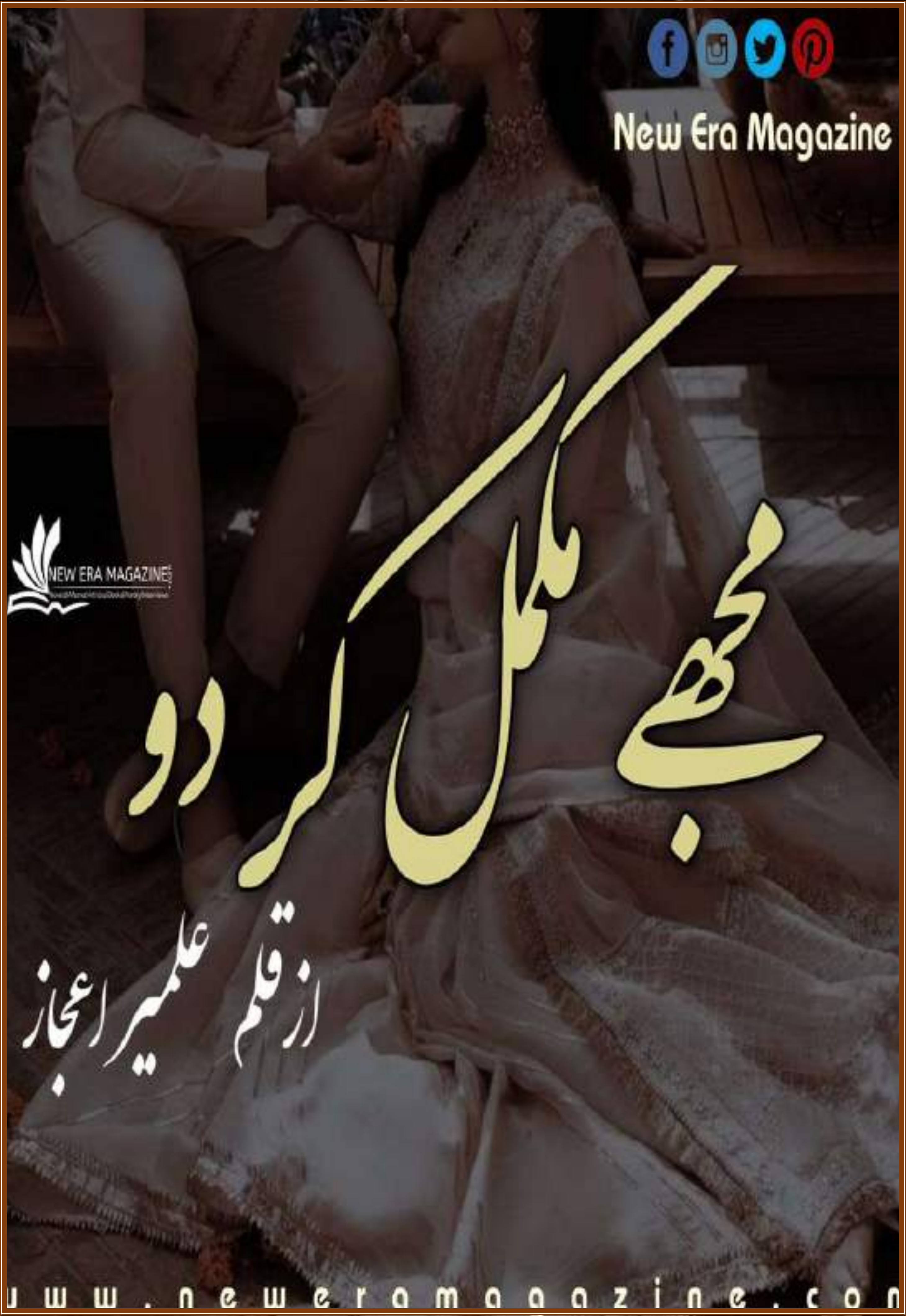
New Era Magazine
مجھے مکمل کر دو
از قلم علمیر اعجاز
NEW ERA MAGAZINE
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

مجھے مکمل کردو

علمیر اعجاز

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کردی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

مری میں سردیوں کی ٹھنڈی بارش برس رہی تھی...دور کچھ نوجوان ورزش میں جتے ہوئے تھے.... تمام نوجوان بارش میں بھیگے ہوئے تھے... مگر جذبہ جنون تھا جو کم ہونے کو نہیں آرہا تھا.....

"نوجوانوں آج اتنا کافی ہے"..

کرنل کی آواز پر تمام نوجوان کھڑے ہوگے سوائے ایک کے...جو 150 پش اپس کر چکا تھا... مگر ہمت نہیں ہار رہا تھا... سردی ہڈیوں میں گھس جانے والی تھی مگر وہ لگا ہوا تھا..

نوجوانوں کے جانے کے بعد کرنل سلیم صاحب اسے دیکھ کر مسکرانے لگے....کہ اتنے میں نوجوان کی آواز گونجنے لگی

198...199...200....اور اس کے ساتھ ہی نوجوان چھلانگ لگا کے کھڑا ہو گیا....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"*I am proud of you officer...*"

"*Thankyou sir*"!

"مگر نوجوان مجھے ڈر لگتا ہے کہ تمہارا جنون کہیں تمہیں لے ناڈوبے
...."

"سر اس وطن کے لیے جان حاضر میں ڈوب جاؤں گا تو اُبھروں گا بھی
خود... سر میں اب چلتا ہوں... میٹنگ ہے...."

"*Good luck officer.....*"

نوجوان مسکراتا ہوا چل دیا...

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

خون پھِر خون ہے، سو شکل بدَل سکتا ہے

ایسی شکلیں کے مٹاؤ تو مٹائے نہ بنے

ایسے شعلے کے بجھاؤ تو بجھائے نہ بنے

ایسے نعرے کے دباؤ تو دبائے نہ بنے

....

"چھوڑ دو چھوڑ دو مجھے"...

چادر کو مٹھیوں میں دبوچے وہ ہلکی ہلکی آواز میں بڑبڑا رہی تھی... آواز مدھم سے مدھم ہوتی جا رہی تھی.... کہ ایک دم سے..اسے محسوس ہوا اس کے وجود پر چینٹیاں رینگ رہی ہوں... وہ چیخ مار کر ایک دم بیدار ہوئی... کمرے میں ہلکی ہلکی روشنی تھی... اس کا پورا وجود پسینے میں شرابو تھا..اس نے پاس پڑے گلاس کو لبوں سے لگایا اور ایک ہی گھونٹ میں خالی کر دی.... کہ اتنے میں دور کہیں اذانوں کی آواز سنائی دینے لگی...

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اللہ سب سے بڑا ہے .....

مریم نے اُٹھ کر کمرے کی کھڑکی کھول دی.. جس سے تازہ ہوا اندر آنے لگی....اور ساتھ ہی ساتھ اذانوں کی آواز اور قریب سے آنے لگی ....اذان کا جواب دینے لگی..اور دعا کرنے لگی..

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ۔

یااللہ ! اس کامل اعلان اور قائم ہونے والی نماز کے مالک، محمد ﷺ کو مقامِ وسیلہ عطا فرما اور ان کی فضیلت میں اضافہ فرما اور ان کو مقامِ محمود پر پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔

O Allah , Lord of this perfect call and established prayer. Grant Muhammad the intercession and favor, and raise

him to the honored station You have promised him,

دعا کر کے مریم وضو کرنے چل دی.....

دور کوئی اسی کھڑکی پر نظر لگائے بیٹھا تھا..

مریم نے اپنے کمرے کی بالکنی میں جائے نماز بچھا کر فجر کی نماز پڑھنا شروع کی...اس کا چہرہ حجاب کے ہالے میں دھمک رہا تھا...وہ سفید شلوار قمیض پر سفید رنگ اسکارف بندھے نماز میں پڑھنے میں مگن تھی..اس کا وجود ارد گرد سے بالکل لاتعلق تھا..وہ اللّٰہ سے ہم کلام تھی..

"نماز کی حالت میں انسان اللّٰہ سے چپکے چپکے باتیں کرتا ہے.."

دور موجود شخص اس کی ایک ایک حرکت غور سے دیکھ رہا تھا

...مسکراہٹ نے اس کے لبوں پر احاطہ کیا ہوا تھا..کسرتی بدن کے ساتھ ماتھے پر پڑے بال گہری براؤن آنکھیں ...یہ اس کے پچھلے دو ماہ سے روز

کا معمول تھا...

مریم نے سلام پھیر کر دعا کے لئے ہاتھ بلند کئے اور نہ جانے کتنے آنسو اس کی کالی آنکھوں سے بہہ گے.... دور شخص مسکرا کر نماز پڑھنے چل دیا..

"انسان یہ جانتے ہوئے کہ نماز خود ایک دعا ہے... اللہ سے الگ سے دعائیں مانگتا ہے.. اپنے رب کو راضی کرتا ہے.."

وہ جان کر بھی انجان تھا.... مریم نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تو نیچے پودوں کے پاس چلی گئی.... صبح فجر کا وقت.. ٹھنڈی ٹھنڈی گھاس..

بے شک یہ انسان کے لیے ایک پر سکون جگہ ہے..

"بے شک خدا تمام جہانوں کا مالک ہے... ہر ایک کی نیتوں سے واقف ہے...."

....

"کیا زندگی دھوکا ہے؟" خنساء مسلسل جھولے پہ بیٹھی یہی سوچ رہی تھی..... کہ ایک دم سے فون کی آواز نے اس کی سوچوں میں تسلسل

ڈالا...وہ فروزی رنگ کا لباس پہنے ہوئے تھی...

خنساء نے یکدم فون اٹھایا...تو دوسری طرف سے آواز سن کر مسکرا دی

...

"اسلام علیکم... کیسی ہو"..دوسری طرف سے نرم آواز میں پوچھا گیا....

"ہا..یااللہ خیر..آج بڑے پیار سے بات کی جا رہی ہے..."ہنستے ہوئے کہا

...

"لڑکی باز آؤ اور جواب دو.."

"میں بالکل ٹھیک ہوں آپ بتائیں آپ کی پڑھائی کیسی جا رہی ہے"...

"بس کرو یار میں بن گیا ڈاکٹر اب کیا پڑھائی بس یہ امتحان گزر جائیں

...جان چھوٹے..."

بیزاری سے کہا گیا تو وہ مسکرا دی..مگر گہری کالی آنکھیں ویران تھیں..

"آپ کا کچھ نہیں ہو سکتا.."

وہ ایک چپچہاتی سی چڑیا.

آج خاموش سی لگ رہی..

وہ جو بیزار ہے ان سے کچھ خفا سی لگ رہی..

ایک الگ ہی دنیا کہ سب مسافر ہیں..

وہ اپنا آپ ہی ڈھونڈ رہی.

ایک چپچہاتی سی گڑیا..

کچھ خاموش سی لگ رہی.

از علمیر اعجاز

"ابھی تم نے آغاز کیا ہے میری جان تمہیں بعد میں پتہ چلے گا.. میں تو

بوڑھا ہو گیا ہوں پڑھ پڑھ کر..."

"بھائی آپ بھی نا..."

خنساء نے کہا مگر اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے.. سب سے دور جا کر پڑھنا

..اور پھر انسان اُداس نہ ہو.... جو آسامہ نے باخوبی جان لیا...

"کیا ہوا مانو۔.... کسی نے کچھ کہا ہے تو بتاؤ میں ابھی آجاؤں. یا جو بھی ہوا ہے جلدی بتاؤ.."

"نہیں بھائی کسی نے کچھ نہیں کہا.. مگر میرا لوگوں میں دل گھبراتا ہے ... مجھ سے ان لڑکوں کے ساتھ نہیں پڑھا جاتا.. سب غلیظ نظروں سے دیکھتے ہیں...."

"میری جان بھول جاؤ سب... تمہارے بھائی ہیں... کوئی تمھیں کچھ نہیں کہہ سکتا...Be brave"

اسامہ اس کی دماغی حالت سمجھ رہا تھا... یہ نہیں کہ اسے کوئی مسلہ تھا.. یہ نہیں کہ وہ ڈرتی تھی.. بس اپنے آپ کو محفوظ رکھنا چاہتی تھی..

"جی بھائی میں اب بہت آگے بڑھ گی ہوں اور باقی جلد یہاں سیٹ ہونے کی کوشش کروں گی.. اکیلے رہنا مشکل ہے.."

ملتی ہے ہر طرف سے یوں تو زمانے کی ہر خوشی.

لیکن جو بات بھائیوں میں ہے وہ کسی اور میں کہاں..

"مانو کچھ عرصہ ہم سب آتے رہیں گے اور تم بھی یاد ہے نا بھائی کی شادی آرہی.. اور پھر دوست بناؤ.. مزے کرو.. باقی اللہ ہے نا.. "

"جی بھائی بس مڈ کے امتحانوں کے بعد آرہی ہوں... بس آپ دعا کریے گا ..

خیر امی ابو کو میرا اسلام کہیے گا... اور میں ابھی چھٹیوں میں آؤ گی تو ہم مل کر شادی کا پلان کرریں گے.. ورنہ بھائی نے بوڑھے ہو جانا ہے.. منگنی کر کے بھول گے ہیں..."

یہ سن کر اسامہ مسکرا دیا..

"ہوں.. بلکل اس کی کر دینی چاہیے زندگی میں کوئی ٹوسٹ ہونا چاہیے.. اور پھر بڑا چلے گا تو چھوٹوں کی باری آئے گی نا ... "

"ہاہاہا بھائی مجھے آج آپ بیمار لگ رہے ہیں...."

"بھا گو لڑکی پڑھنے دو میرا پیپر ہے... بس اب میں گھر جاؤں گا اس لیے خوش ہوں.. چلو اللہ حافظ..."

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اور میری کلاس...اللہ حافظ "

وہ جلدی سے تیار ہونے چل دی..

عورت کو عزت دینا اسے خوبصورت کہنے سے زیادہ بہتر ہے..

....

"سلام میں جا رہی ہوں مجھے لیٹ ہو رہا ہے....."

ردا نے ہڑبڑاتے ہوئے سڑھیاں اترتے ہوئے کہا...کالے رنگ کے سوٹ کے ساتھ لال ڈوپٹہ لیے..جبکہ بال کھلے ہوئے جو کمر سے تھوڑے اوپر تک تھے...براؤن آنکھیں جن میں ہلکا سا کاجل لگائے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی...

جبکہ اماں ابا مسکرا دیے

"آپ مجھے جلدی اٹھا دیتی اماں...ابھی شروع کے دنوں میں لیٹ ہو جاؤں گی...کیا سوچیں گے سب.."

ناشتہ کرتے ہوئے اس نے جلدی سے کہا....

"میں نے اٹھایا تھا مگر مہرانی رات کو جلدی سو جایا کریں نا... تو صبح یہ نا ہوتا
"..

سلیمہ بیگم نے سر پر چپت لگائی

"اچھا آرام سے بیٹا آرام سے کھاؤ"

اویس صاحب نے ٹوکا

"بابا میں لیٹ ہو گئی ہوں آپ کو پتہ ہے نہ میرے ٹیچر کا نیو ہیں مگر بہت ہی کھڑوس ہیں.. اور پھر سارا دن بھی بُرا گزرے گا اور اٹینڈنس بھی نہیں لگے گی.. اور ابھی کوئی دوست بھی نہیں ہیں میرے.."

"اچھا بچے آرام سے جانا اور گاڑی بھی دھیان چلانا جلدی کے چکر میں اپنا نقصان نا کروا بیٹھنا.."

"اف بابا ٹرسٹ می... بائے..."

گلے میں بہائیں ڈال کر گال چوم کر باہر کی طرف بھاگی... جبکہ سلیمہ بیگم مسکرا کر رہ گئ... وقت نے اسے بدل دیا تھا..

محفل میں ہم تھے اس طرف وہ شوخ چنچل اس طرف

تھی سادہ لوحی اس طرف مکر و فسوں چھل اس طرف

بیٹھے ہم اپنے دھیان میں بیٹھا وہ اپنی آن میں

فکر نظارہ اس طرف مکھڑے پر آنچل اس طرف

کیا کیا دکھاتی ہے الم کیا کیا رکھے ہے پیچ و خم

آہوں کی شورش اس طرف زلف مسلسل اس طرف

ہم دے کے دل ہیں رنج کش وہ لے کے دل ہے جی میں خوش

بے تابیٔ جاں اس طرف راحت خوشی کل اس طرف

آج اس سے ملنے کو نظیرؔ احوال ہے دل کا عجب

ہم کھینچتے ہیں اس طرف کہتا ہے وہ چل اس طرف

....

"انکل پلیز آپ سمجھ نہیں رہے... میں اب اس گھر میں نہیں رہوں گا"

...وہ اچھے سے بال سنوارے... کالر والی شرٹ پہنے جس کی بازوں کو

کہنیوں تک اوپر کیے...اپنی تمام تر وجاہت کے ساتھ موجود تھا....

"مگر بیٹا لوگوں کے پیچھے اپنا گھر چھوڑ دینا..."

"انکل سیدھی سی بات ہے آدھا وقت میں گھر نہیں ہوتا..رات کو لیٹ آتا

...اور لوگوں کا کام ہے باتیں کرنا..."

اس نے پاس کھڑی معصوم سی 19 سالہ لڑکی کو دیکھا...اور اس کے سر پر

ہاتھ رکھا..

"میری گڑیا کی شادی میں خود اچھی سی جگہ کرواں گا...لوگوں کی باتوں

میں آنے کی ضرورت نہیں ہے ابھی اس کا بھائی زندہ ہے.."

وہ جو نا جانے کب سے خاموش کھڑی تھی جا کر اس کے سینے سے لگی..

"غازیان بھائی... جلدی واپس آئے گا..مجھے ڈر لگتا ہے.."

وہ معصوم سی گڑیا کانچی آنکھوں والی.. سرُخ و سفید رنگ کے ساتھ اپنے

بھائی کے سینے سے لگی اپنے خوف کا اظہار کر رہی تھی

"میری گڑیا جلدی واپس آؤں گا...بس آپ نے کل سے یونی جانا شروع

کرنا ہے... انکل آپ نے گڑیا کا خیال رکھنا ہے.. اور یونی میں بھی دوستیں بنانی ہیں.."

وہ اپنے کام کی وجہ سے اپنی بہن کو خطرے میں نہیں ڈالنا چاہتا تھا..

....

""صاحب جی مال بہت گرم گرم ہے... اتنا ڈرا یا ہے کہ خود ہی ساتھ آنے کو تیار ہے.."

"ہاہاہاہا... واہ (گالی) تو تو بڑے کام کا نکلا... قسم سے چس آگی ہے..."

"بس پا جی تم ہم کی جیب بھرتے ہو ہم آپ کو مال لا کر دیتے رہیں گے.."

وَاِذَا فَعَلُوۡا فَاحِشَةً قَالُوۡا وَجَدۡنَا عَلَيۡهَاۤ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ؕ قُلۡ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاۡمُرُ بِالۡفَحۡشَآءِ ؕ اَتَقُوۡلُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ

﴿۲۸﴾

اور جب کوئی بے حیائی کا کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے بزرگوں کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے اور خدا نے بھی ہم کو یہی حکم دیا ہے۔ کہہ دو

خدا بے حیائی کے کام کرنے کا ہرگز حکم نہیں دیتا۔ بھلا تم خدا کی نسبت ایسی بات کیوں کہتے ہو جس کا تمہیں علم نہیں ﴿۲۸﴾

....

خنساء پینٹ کے اوپر شارٹ کرتا پہنے یونیورسٹی کے گیٹ سے انٹر ہوئی مگر کسی کے ساتھ سخت تصادم پر رک گئی.. ایک ہفتہ ہی تو ہوا تھا یونی میں اب لڑ جھگڑ بھی نہیں سکتی تھی.. اس نے معزرت کرنی چاہی جب مقابل بولا پڑا..

"دیکھو پیاری لڑکی سوری میری طرف سے میں ہی جلدی میں تھی..."

خنساء نے اس کو عجیب نظروں سے دیکھا.. کیونکہ بھئی کوئی لڑکا ہوتا لڑکی سے پیار سے بات کرے سمجھ آتی ہے مگر کوئی لڑکی ہی اتنے پیار سے اور وہ بھی ٹکرانے پر...

"اچھا.. خیر پیاری میں رداا ویس.. اور میں ایم بی بی ایس کی نیو سٹوڈنٹ ہوں... اور اسلام آباد کی ہی رہنے والی ہوں.. مگر یہاں کا کوئی اندازہ نہیں

ہے کہ اب یہاں کے سٹوڈنٹ کیسے ہیں.. خیر میں کب سے بولی جارہی
بولی جارہی... آپ کا نام... اور کون سے ائیر کی سٹوڈنٹ ہو.."

"شاید اسے بولنا بہت پسند ہے.."

خنساء یہ سوچ کر آگے بڑھنا شروع ہو گئی.. جب کہ ردا ارے ارے کرتی ساتھ ساتھ بول رہی تھی..

"میرا نام خنساء ارشد ہے.. اور میں بھی ایم بی بی ایس کی ہی سٹوڈنٹ ہوں ایک ویک ہوا ہے.."

"ارے واہ ہماری تو خوب جمے گی.."

"جی" خنساء نے مختصر جواب دیا..

"لگتا میں آپ کو پسند نہیں آئی..."

"نہیں نہیں بس ایسے ہی..."

وہ ہلکی پھلکی بات کرتے ہوئے کلاس میں داخل ہوئی جہاں سب ہی لڑکے لڑکیاں ایک ہفتے میں گھل مل گے تھے..

....

"آفیسر جانتے ہو اب تک کتنے ہمارے بندے مارے جا چکے ہیں... سب نے اس ملک سے لگن میں آج تک اپنے منہ سے ایک لفظ نہیں نکالا... اب آپ سب کا وقت کا عہد نبھانے کا.."

کرنل سلیم اس وقت شدید غصے میں بول رہے تھے..

"کیپٹن خان آپ کی خاموشی کو کیا سمجھوں.."

"سر ہم اپنے مشن پر مکمل طور پر کام کر رہے ہیں اور جلد سے جلد سب کام کا جزو آپ کت سامنے ہو گا... آیان کو اس کام پر لگا دیا گیا.. وہ پوری لگن سے کام کر رہا ہے... جتنا جلدی ہو گیا آپ سب کے سامنے ہی اس کے ریسلٹس ہوں گے۔۔۔"

"مجھے امید ہے آفیسر آپ سب مجھے نااُمید نہیں کریں گے اور جلد سے جلد ھمارے تمام بندے.. بچے.. اور لڑکیاں بازیاب کر لو گے.. آپ سب کو اس کے لیے کام کرنا ہے... جان بھی دینے پڑے تو پیچھے نہیں ہٹنا

"..

"یس سر ہم سب اپنی طرف سے پوری پوری کوشش کر رہے ہیں"

"ہمم"

کرنل سلیم نے سب کو جانے کا اشارہ کیا.. مگر وہ اپنی جگہ سے نا ہلا...

"کیا چاہتے ہو.. کیپٹن خان..."

"خون کا بدلہ... میں اس مشن پر آیان کے ساتھ خود جاؤں گا..."

"سب سنبھال لو گے...؟"

"کیا میں اتنا ناکارہ ہوں.."

الٹا سوال کیا گیا..

"تم بات کو غلط لے رہے ہو..."

وہ طنزیہ ہنسا...

"غلط تو ملک نے مجھے لیا ہے... اب مجھے غلط ہونے دیں..."

وہ اتنی سخت آواز میں بولا کہ کرنل سلیم نے جڑ جڑی لی.....

....

رداا ور خنساء کی دوستی کو مزید ایک ہفتہ گزر گیا اور بات تو سچ نکلی ان دونوں کی خوب جمی... جب وہ دونوں یونیورسٹی گروانڈ میں بیٹھے پڑھ رہی تھی... جب پاس ہی موجود ایک گروپ کی قہقہے لگانے کی آواز ان کے کانوں سے ٹکرائی....

"ارے ارے گڑیا رانی.. کہاں چلی...."

ایک لڑکا خباثت سے بولا... جب کہ مقابل ڈری سہمی.. ہرنی جیسی آنکھیں لیے... خوف سے اسے دیکھ رہی تھی....

"اچھا چھوڑ یہ پلو اپنا مجھے دے دو..."

یہ کہتے ہی اس لڑکے نے اس کا ڈوپٹہ پکڑا جب وہ خوف سے چیخی....

"پلیز مجھے جانے دو.."

خنساءاور رداجو پاس بیٹھے تھے دونوں کا خون خول اُٹھا....اس سے پہلے کہ کوئی کچھ کرتا...

ایک زبردست قسم کا طمانچہ اس لڑکے کے چہرے پر پڑا...وہ طلحہ نامی شخص جو کہ اپنی ہٹ دھرمی اور لوگوں میں خوف وہراس پیدا کرتا تھا ...کیونکہ کہ ایک مشہور ایم این اے کا بیٹا تھا اور پیسے کی ریل پیل نے اس بے غیرت کردیا...جب زناٹے دار تھپڑ پڑا تو دھنگ رہ گیا....

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھ پر ہاتھ اُٹھانے کی..."وہ اپنے گال پر ہاتھ رکھ کر چیخا...

"تم جیسے مرد ایک عورت پر ہاتھ اُٹھانا تو جائز سمجھتے ہو...عورت کو موم کی کٹھ پتلی بناکر کھیلتے ہو تب تمہاری ہمت کیسے ہوتی ہے کہ تم ایک معصوم عورت کو استعمال کر سکو...تم جیسے مرد ہی ہوتے ہو...جس کی وجہ سے عورت کا مقام اس معاشرے میں خراب ہو پڑا ہے..تم جیسے لوگوں کے

باعث ہی والدین اپنی بچیوں کو اعلی تعلیم نہیں دلواتے۔۔انہیں یہی ڈر ہوتا ہے کہ تم جیسے بھیڑیے ان کی بیٹیوں کو زندہ چبا نہ جاؤ۔۔"

اس نے پاس کھڑی لڑکی کو دیکھا..وہ لڑکی حنہ غصے سے لال پیلی ہو رہی تھی..

"تم اُس عورت میں سے ہو جس کی وجہ سے پورا معاشرہ بدنام ہوتا ہے ...لوگ کہتے ہیں نا..جب تک عورت جُرات نا دے..اور تم جیسی عورت مردوں کو جُرات دے دیتی ہو..تو یہ لوگ شیر ہو کر چند ماہ, سال کی بچی..کا زنا کرنے پر اُتر آتے ہیں...اگر کوئی تم لوگوں کے قابو میں آجائے تو لڑکی ہی بدنام ہوتی ہے...وہ لڑکی نہیں قصور وار ہوتی بلکہ تم مرد ہوتے ہو زنائی..عورت کو کھلونا نا سمجھو...کیونکہ تم لوگوں کی بہن, مائیں, بیویاں, بھابھیاں ہیں..خدارا عورت کی عزت کرنا سیکھو..اس سے اُس کی عزت نا چھینو...تم جیسے مردوں کی وجہ سے معاشرے کے تمام مرد بدنام ہوتے..وہاں ہی تم جیسی عورتیں (اس نے حنہ کی طرف دیکھا..)

...جو پورے تالاب کو گندہ کرتی ہیں.. عورت کے نام پر دھبا بن جاتی ...عزت کرنا سیکھو..سب سے خود ہی عزت مل جائے گی..."

عورت پر حیا کی چادر ایسے جچتی ہے جیسے قرآن پاک پر گلاف..

خنساء بول کر لڑکی کو اپنے حصار میں لیتے ہوئے وہاں سے چل دی. جب کہ طلحہ غصے سے پاگل ہوا..حنہ..(اس کے ساتھ موجود لڑکی..)اور تمام باقی ممبر شرمندگی سے نظریں چُرا گے..ناجانے کب تک کی شرمندگی اور اثر تھا....

ظلم پِھر ظلم ہے، بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے
خون پِھر خون ہے،ٹپکے گا تو جم جائیگا

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ
يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾

اور جو لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ مومنوں میں بے حیائی یعنی
(تہمت بدکاری کی خبر) پھیلے ان کو دنیا اور آخرت میں دکھ دینے والا
عذاب ہوگا۔اور خدا جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ﴿۱۹﴾

....

سیحقہ جو مسلسل رو رہی تھی..ردا کی آواز میں ہوش میں آئی....

"خنساء یار یہ تم نے کیا کیا یار تمھیں اسے تھپڑ نہیں مارنا چاہیے تھا..."

"یہ تھپڑ اسے اس کو ہراس کرنے کی وجہ سے ملا ہے.. مگر اس کو دیکھو
ناجانے کون ہے بس روئے جارہی ہے..."

ردا نے اس پانی کی بوتل دی... جب کے خنساء نے اس پیار سے اپنے پاس بینچ پر بٹھایا... یہ جگہ قدرے خاموش تھی...

جب خنساء نے اس کے بال درست کیے..

"دیکھو پیاری لڑکی تم میری بہنوں جیسی ہو.. پلیز اپنا نام تو بتادو اور اتنا رو نہیں.. اللّٰہ نے تم کو کچھ بھی بُرا ہونے سے بچالیا ہے.."

جب اس نے آنسو صاف کر کے اثبات میں سر ہلایا.

"میرا نام سحیقہ خان ہے.. میں نے ایم بی بی ایس میں ابھی ہی داخلہ لیا ہے... میں اپنے بابا کے ساتھ رہتی ہوں.."

وہ معصومیت سے بولی.. تو خنساء نے اس کے گالوں پر چٹکی کاٹی.. اور خوشی سے بولی..

"تہ ڈیر خکولے یہ (تم بہت پیاری ہو)..."

ان دونوں کو سمجھ تو نہ آئی مگر وہ دونوں مسکرادیں کیونکہ ان دونوں کو امید تھی کہ اس نے جو بھی بولا ہے اچھا ہی بولا ہے... جب خنساء ان کی نا سمجھ آنے والی ہنسی دیکھ کر بولی..

"تم بہت پیاری ہو اور معصوم بھی آئندہ کے بعد تم ہمارے ساتھ ہی رہو گی...."

اس نے ردا کو دیکھا جو پہلے سے ہی مسکرا رہی تھی اور اسی ہی کے ساتھ ردا اُچھلی اور ان دونوں کے گلے لگ گئی جہاں ابھی کچھ دیر پہلے آنسو تھے وہاں اب تینوں مسکرا رہے تھے..

حوروں کے خواب دیکھنے والوں

پہلے عورت کی عزت کرنا تو سیکھ لو.

....

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ان کو مسکراتا دیکھ کر ان دو آنکھوں میں ایک خاص چمک ابھری اور مدھم ہوئی..اور اس کی جگہ شدید غصے نے لے لیا...اس نے اپنا ہاتھ زور سے دیوار پر مارا اور اپنے فون سے کسی کو کال ملانے لگا......

....

"حسین کہاں ہو تم..ابھی تک یونی والوں سے بات نہیں کی تم نے..اگر ایک بھی بندہ ہمارے ہاتھ سے نکلا تو میں نے تمھیں مار دینا ہے.."

"کول ڈاؤن...سر جی..ہو جائے گا کام.."

....

"بھائی پلیز ایک پزا بھجوا دو..."مریم بضد تھی..

"کیا مانو یار پاگل واگل تو نہیں ہو گئی...مطلب میانوالی سے اسلام آباد ایک پزا بھجواؤں..."

"ہنہ بھائی میرے لیے اتنے نہیں کر سکتے...روکے میں آپ کو بتاتی ہوں.."

"اسلام علیکم..راحت بیکرز...آپ ایک پزاآڈر کردیں..اور بل خذیفہ ارشد صاحب پے کردیں گے...شکریہ.."

یہ کہہ کر اس نے فون بند کردیا...جب کہ دوسرے فون پر خذیفہ اور آڈر سننے والے دونوں لوگوں کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا.."

دل کی بہت نازک ہوتی ہیں بہنیں.

صدا بھائیوں کی منتظر رہتی ہیں بہنیں.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

....

"اوو پیاری سونیو...کیسی ہو..."وہ درندہ صفت انسان جسے وہ پیاری سی گڑیا خوفزدہ نظروں سے دیکھ رہی تھی...لڑکی تو ہوتی ہی موم کی گڑیا ہے ...جسے اس معاشرے کے درندے کھلونا بنا لیتے ہیں...

"چل شاباش آجا میرے پاس..."

وہ قدم قدم آگے بڑھ رہا تھا... وہ 12 سال کی بچی کتنی سمجھ رکھتی ہو گی

.. مگر اپنے آپ پر پڑنے والی ہر نظر کو جانتی ہے.. مرد کتنا وحشی ہوتا ہے

.. ایک درندہ صفت مرد کو دیکھ کر سوچتی ہے.. اور اچھے مردوں کی اچھائی

چھپ جاتی ہے...

وہ بچی مسلسل نفی میں سر ہلا رہی تھی... بس ایک دعا اس کے لبوں پر تھی

..

"اے اللہ میرے ابا کو بیج دے... اللہ مجھے بچا لے.. مجھے ڈر لگ رہا ہے

..."

وہ درندہ آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہا تھا مگر اللہ ایک معصوم کی دعا کیسے رد کرتا

..

"بے شک اللہ انسان کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے"

اتنے میں پولیس کے گاڑیوں کا شور اُٹھا.. وہ گھبرا گیا... اس دیکھتا باہر کی طرف بھاگا..

"اور میرے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے.."

وہ ڈری سہمی ایک کونے سے بیٹھی رہی.. جب چند منٹ بعد پولیس کی نفری ایک بوڑھے آدمی کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئی.. وہ کوئی اور نہیں اس معصوم کا باپ تھا... سچ کہا جاتا ہے..

بیٹیوں کی امیدیوں پر صرف باپ ہی پورا اترتا ہے..

اللہ نے اس کی دعا رد نہیں کی... مگر اس ک مطلب یہ نہیں کہ آج سے پہلے مرنے والی مظلوم بچیوں کو کوئی سزا دی گی. بلکہ اللہ فرماتا ہے..

"میرے بندے مجھ سے مانگ میں ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہوں..."

قرآن میں کہیں جگہ کہا گیا ہے کہ عورت کی حفاظت اس کا اپنا آپ ڈھک کر رکھنے میں ہے.. وہاں ہی چند ماہ کی بچی کا زنا کرنے والوں پر کہا جاتا.. بچی کی کیا غلطی.. تو مرد یہ کیوں بھول جاتا ہے... کہ مرد کو بھی اپنی نگاہیں جھکا دینے کا حکم ہے...

کاش لوگ اس پاک کتاب کو اپنے صاف ہاتھوں میں لے کر پڑھ لیتے تو آج اس مقام پر نا ہوتے..

نفسا نفسی کا یہ دور آگیا ہے کہ مرد چھوٹے بچوں کو اپنی ہوس کے بھینٹ چڑا دیتے... اپنے نفس پر قابو نا رہا.. وہاں ہی عورت جو نفس کی غلام ہوتی وہ نا جانے کتنوں کی زندگی برباد کر دیتی ہے.. مگر بے شک قرآن بہترین ہدایت دیتا ہے..

اس معصوم کو باپ نے گلے لگایا تو وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی... پولیس اس طرف بھاگی جس طرف وہ درندہ بھاگا تھا..

لاکھ بیٹھے کوئی چھپ چھپ کے کمیں گاہوں میں

خون خود دیتا ہے جلاّدوں کے مسکن کا سُراغ

سازشیں لاکھ اُڑھاتی رہیں ظلمت کا نقاب

لے کے ہر بوند نکلتی ہے ہتھیلی پہ چراغ.

....

"تم لوگوں سے ایک بندہ نہیں پکڑا گیا... لعنت ہے تم لوگوں پر..."

آیان پولیس ٹیم پر چیخا.. پولیس کی وردی میں چہرے پر سخت تاثر.. بال

اچھے سے بنائے ہوئے انتہائی مغرور معلوم ہو رہا تھا..

"سوری سوری سر ہم کوشش کر رہے ہیں.."

ایک بندہ گھبرا کر بولا...

"جاؤ جا کر کام کرو... اگلی بار تم لوگوں کو غلطی کی سزا ملے گی.. مزاق سمجھ

لیا ہے..."

وہ دھاڑا...جب ڈی ایس پی اویس نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا...

"بیٹا حوصلہ کرو...انشاءاللہ سب بہتر ہو گا.."

"آمین..."

وہ کہہ کر اُن سے مل کر چل دیا....

....

"کیپٹن خان..آپ ایک کے بعد ایک اپنے بندے کو اس کے چنگل میں ڈال رہے ہیں..کیا آپ کو یقین ہے کہ کامیابی آپ کے قدم چومی گی..."

کرنل ندیم نے طنزیہ کہا..جب کہ کرنل سلیم اور عثمان کو سخت غصہ آیا

...مگر کیپٹن خان کے اطمیناں میں رتی برابر فرق نا پڑا...وہ جو اس وقت آرمی کی وردی میں تھا بولا تو عزم سے..

"جان کی پرواہ ہمیں ہے نہیں سر...کامیابی خود نہیں آتی ہم اس کو بولتے ہیں کہ وہ ہمارے پاس آئے.."

وہ مسکرایا اور پر بولا...

"آپ کو تو ویسے ہی کامیابی سے غرض ہے.. میری زندگی آپ کے لیے کیا معنی رکھتی ہے... مگر اپنی بیٹی کو کہہ دیں کہ وہ موت کو خود دعوت دے رہی ہے.."

اس نے گہرا طنز کیا.. جہاں کرنل سلیم اور عثمان نے چہرہ جھکا کر ہنسی ضبط کی وہاں ہی... کرنل ندیم غصے سے لال پیلے ہوئے..

"کیپٹن حد میں رہو..."

"سر آپ میرے مالک نہیں ہیں.. اور سچی بات کھڑی ہوتی ہے.. میں اپنے مشن میں تمام دشمن لا کر سامنے کڑا کروں گا... اللّٰہ کے امان میں.."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ کہہ کر چل دیا...

الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي ◌ فَاج ◌ لِدُو ◌ اكل ہوَاحِدٍ مِّن ◌ هماِمِائَةَ جَل ◌ دَةٍ ◌ وَّلَا
تَا ◌ خُذ ◌ كُم ◌ بِهِمَارَا ◌ فَةٌ فِي ◌ دِي ◌ نِ اللّٰهِ اِن ◌ كُن ◌ تُم ◌

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا

طَآىِٕفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲﴾

بدکاری کرنے والی عورت اور بدکاری کرنے والا مرد (جب ان کی بدکاری ثابت ہو جائے تو) دونوں میں سے ہر ایک کو سو درے مارو۔ اور اگر تم خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو شرع خدا (کے حکم) میں تمہیں ان پر ہرگز ترس نہ آئے۔ اور چاہیئے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت بھی موجود ہو ﴿۲﴾

....

آج اتوار کا دن تھا.. خنساء کیونکہ اکیلی رہتی تھی تو ردا آج اس کے پاس آئی ہوئی تھی..

"خنساء چلو نا آج بازار چلتے ہیں؟"

"نہیں یار چھوڑو.."

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پلیز نامانو..."

"اچھا اچھا مکھن نا لگاؤ.. سحیقہ کو فون کر وہ بھی چلے.."

"اچھا رکو..."

ان کو ساتھ پڑھتے ہوئے چار ماہ ہو گے تھے.. جس میں.. ان کی بہت اچھی دوستی ہو چکی تھی... اور امتحان کی تیاریاں بھی مل کر کر رہے تھے.. ایسے میں سیحقہ زیادہ ان کے ساتھ ہوتی مگر باتیں وہ کم ہی کرتی تھی.. جب فون کے سپکر سے سحیقہ کی آواز گونجی..

"اسلام علیکم ردا.."

وعلیکم اسلام.."

ردا نے جواب دیا تو خنساء نے جھٹ سے فون کھینچا...

"جانی یار چلو نا ہمارے ساتھ بازار مزہ آئے گا..."

"نہیں خنساء، ردا.. میرے گھر کچھ مہمان آ رہے ہیں تو.یں نہیں آسکتی..."

"اووہو. چلو صیحیح ہے.."

وہ سلام دعا کے بعد بازار کی طرف چل دی..

....

"یار یہ کتنا پیارا ہے یہ اس پر اچھا لگے گا..."

خنساء نے جوڑا دیکھ کر جھٹ سے کہا...

"یہ پیک کر دیں..."

"میم یہ پہلے ہی ایک صاحب پسند کر گئے ہیں"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دکاندار نے شرمندگی سے کہا...

"اوویار کیا مزاق ہے جو پسند آتا ہے... کبھی اس میں سائز نہیں ہوتا تو کبھی کچھ."

وہ غصے سے بول کر آگے بڑھ دی ابھی وہ دکان سے نکلی ہی تھی کہ کسی سے زبردست تصادم پر زمین بوس ہوئی. وہ کراہی...

"مجھے بچا نہیں سکتے تھے....*how rude*"

وہ غصے سے اس سے بولی اور اپنی کالی آنکھوں سے گھورتی ہوئی ہاتھوں پر زور ڈالتے ہوئے اُٹھی....اس وقت کھلے پجامے کے ساتھ گھٹنوں تک اتنی فراک میں ملبوس اپنے گھنے لمبے کمر سے نیچے آتے بالوں کو جوڑے میں باندھے ہوئے تھی جس میں سے چند گستاخ بال اس کے منہ پر آرہے تھے..وہ مقابل کو خاموش دیکھ کر آگ بگولہ ہوئی...

"لیونی سn ی"

وہ جو اس کے سحر میں تھا اپنی ہنسی چھپا گیا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آنکھوں سے گفتگو کرنے کا مزا ہی کچھ اور ہے
یے لفظوں سے زیادہ گہرا اسرر رکھتیں ہیں

یلدا_فارس

اور ردا کا ہاتھ پکڑ کر چل دی. مقابل کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آ کر مدہم ہوئی اور وہ گنگناتا دکان میں چل دیا..

زہ یم زہ یم رنگ سرور اور اوشر نکار زہ یم
د جانان ستر گو کنبی مراوے خمار زہ یم
دا تعبیر زماد مست زرہ د تالاش دے
یار زماد زرہ ارمان دے دلدار زہ یم

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں ہوں میں، رنگ سرور و جھنکار میں ہوں۔۔۔ چشمِ جاناں کا بجھا خمار میں ہوں۔۔
اس دلِ مست متلاشی کی تعبیر ہے یہ۔۔۔
مرے جی کا ارمان یار من۔۔۔ دلدار میں ہوں.

....

"اچھا بس خنساء کتنا غصہ کرتی ہو لڑکی..."

ردا نے اسے ٹوکا جو مسلسل اس بیچارے لڑکے کو سنا رہی تھی.

"ہاں تو اب میں نے نہیں کرنی شاپنگ گھر چلو..."

"یارا...بس گفٹ لے کر چلتے ہیں کل اس کا بڑا دن ہے.."

"اف ہاں یار چلو..کمر دکھا دی ہے.."

یہ کہہ کر دونوں ہنستے ہوئے ایک دکان میں چلے گے..."

ایک دو چیزیں لینے کے بعد گھر آ گئے...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

....

رات اندھیری ہر طرف خاموشی ہی خاموشی تھی ایسے میں دو آوازیں گونجی...

"یہ قبر میں ڈال دو اسے..."

وہ ننھی جان ان سخت ہاتھوں میں مچل رہی تھی اور رو رہی تھی....

"صاحب جی ایک بار سوچ لیں...بی بی جی بہت رو رہی تھیں..."

"بس کرو.. نوکر ہو تم میرے دفنا دو اسے... یہ ہمارے لیے گند ہے.. "

"آپ میری بیٹی کو گند نہیں کہہ سکتے خان جی...اس میں آپ کا خون ہے بخش دیں..."

خان صاحب کے کانوں میں اپنی بیگم کی آواز گونجی... مگر وہ بے حس ہو کر اس بچی کو دفنانے لگے...

وہ ایک دم جھٹکے سے اُٹھی نا جانے وہ کیا دیکھ رہی تھی...وقت دیکھا تو رات کے 12 بجنے والے تھے وہ پسینے میں شرابو تھی..جب کمرے کا دروازہ کھلا اور کوئی کمرے میں داخل ہوا....

آہ بھرتے ہوئے خوف آتا ہے

سانس میں خوف کی آزمائش ہے..

....

ٹھیک 12 بجے جب کمرے میں دو آوازیں گونجنے لگی..

"ہیپی برتھ ڈے ٹو یو..ہیپی برتھ ڈے ڈیر میری جان...ہیپی برتھ ڈے ٹو یو..."

سحیقہ کا بھائی آگے آیا اور فوراً اسے گلے لگایا اور بابا سرکار نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا...

وہ غازیان کے گلے نا جانے کتنی دیر روتی رہی جب غازیان کو محسوس تو اسے دور کیا اور اس کے بالوں کو لبوں سے چھوا..

"میری گڑیا بڑی ہو گی ہے مگر آج بھی بچوں کی طرح رو رہی ہے..سو بیڈ..چلو کیک کاٹو.."

وہ جانتے ہوئے کہ وہ کیوں رو رہی مگر بھائی کی بات مانی...اور کیک کاٹا..

"یہ رہا ہماری گڑیا کا تحفہ.."

وہ بولا تو وہ کھلکھلائی....اور جھٹ سے تحفے کھلے اور سراہے بنا نہیں رہ سکی....

جب اس کا فون بجنے گا اور فون پر نمبر دیکھ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ آ گی... سچی دوستی ہر ایک کو نہیں ملتی اسے آج سمجھ آیا...

خوشیاں سمیٹ کر سارے جہاں کی

جب کچھ نا بن سکا تو دوست بنا دیا..

وہ یہ میسج پڑھ کر وہ کھلکھلائی...

....

"سرکار..ایک لڑکی مکمل ہماری باتوں کے زیر اثر ہے.. مگر وہ حسن پرست آپ کے ساتھ..."

اس کی بات مکمل نہ ہوئی تھی کہ اس کے باس نے بات کاٹی..

"اس لڑکی کو کہو پہلے کام کرے پھر اس کو انعام ملے گا.... مجھ تک رسائی کے لیے کام کرے پہلے.."

وہ شطانیت کے ساتھ بولا..

"جو حکم سرکار.."

"تین لڑکیاں چاہیں مجھے..."

وہ نفس کا غلام دوسروں کی عزت سے کھیل کر خود کی تسکین کرتا...اور ہر رات گناہوں میں ڈوبا رہتا...وہ نشہ پر نشہ اپنے اندر انڈیلتا رہا...

فَاِنَّ لِلَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا ذَنُوۡبًا مِّثۡلَ ذَنُوۡبِ اَصۡحٰبِهِمۡ فَلَا
يَسۡتَعۡجِلُوۡنِ ﴿۵۹﴾ فَوَيۡلٌ لِّـلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ
يَّوۡمِهِمُ الَّذِىۡ يُوۡعَدُوۡنَ..

کچھ شک نہیں کہ ان ظالموں کے لئے بھی (عذاب کی) نوبت مقرر ہے
جس طرح ان کے ساتھیوں کی نوبت تھی تو ان کو مجھ سے (عذاب)

جلدی نہیں طلب کرنا چاہیئے ﴿۵۹﴾ جس دن کا ان کافروں سے وعدہ کیا جاتا ہے اس سے ان کے لئے خرابی ہے ﴿۶۰﴾

....

"کیپٹن خان یہ آخری موقع ہے اُس لڑکی کو پکڑنے کا اس کے بعد.. ہم سب کو نقصان ہو سکتا ہے.."

"سر میرے بندے کام پر لگ چکے ہیں بے"

وہ مسلسل کمرے میں چکر لگاتا ایک سے دوسرے فون پر سے رابطے کر رہا تھا..."

ہے جرم اگر وطن کی مٹی سے محبت

تو یہ جرم سدا میرے حسابوں میں رہے گا

....

رات کے پہر دو بجے وہ مسلسل لیپ ٹاپ پر لگی کسی سے بات کر رہی تھی

..ہر طرف سکوت تھا... صرف اور صرف اس کے ہاتھ جیسے جیسے کی بورڈ

پر چل رہے تھے آواز پیدا ہو رہی تھی...

دوسری طرف ناجانے کون تھا جو اس کے تمام جوش پر پانی پھینکے جا رہا تھا

اور اس کا حال یوں کے ہر پل غصے کا گراف بڑھتا جا رہا تھا..

"دیکھو مسٹر تم آرمی میں ہو بس میری مدد کرنی ہے.."

"آہاں کیا آرمی والا اتنا فری نظر آتا ہے تمہیں کے ہر آرے غیرے کی مدد

کرے..."

"جس طرح تم بزی ہو نظر آرہا.. دو نمبر لگتے ہو... سوشل میڈیا پر اایک

آرمی والا اتنا بزی ہے نا.."

طنز کیا گیا..

"او کے تمھیں isi میں جانا ہے.اس کے لیے تمھیں ثابت کرنا ہوگا کہ تم

یہ کر سکتی ہو کے نہیں..."

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"منظور ہے مجھے.."

وہ جلدی سے بولی..

"او کے کل اس وقت بات کرتا ہوں"

وہ بولا تو اس نے سرد آہ بھری

تڑپ تڑپ کر گزاری ہے زندگی ہم نے

دیکھی نہیں سنی ضرور ہے خوشی ہم نے

.. ..

"آسما بیٹا دیکھو نا ولید ابھی تک نہیں آیا..اللّٰہ خیر کرے یہ لڑکا نا جانے کہاں رہتا ہے.."

"امی زین کے ساتھ ہو گا...اور اس نے کہاں جانا ہے.."

"ہاں ایسا ہی ہو گا.."

"امی فکر نہ کریں میں حریم کو دیکھ لوں..."

وہ نہیں جانتے تھے وقت کی ہیر پھیر کہ نا جانے کیا سے کیا ہونے والا تھا..

....

وہ مسلسل یہاں سے وہاں چکر لگا رہا تھا ایک پل کو اس کے قدم تھمے مگر اپنی سوچ کو نفی کرتے ہوئے..

کرنل عثمان کو کال کی مگر فون بند پا کر مزید پریشان ہوا..

"یہ سب ایک دن میری جان لیں گے."

وہ غصے سے بڑبڑا کر بیڈ پر چت لیٹ گیا.

....

وہ جو مسلسل فون پر لگے ہوئے تھے آیان کے آنے پر اس کی طرف متوجہ ہوئے...

"کیا ہوا برخودار.."

"کرنل صاحب..آپ کا فون کہاں ہے خان مسلسل آپ سے رابطے کی کوشش میں ہے.. مگر آپ کچھ زیادہ بزی ہیں کہ اس سے رابطہ نہیں کر پا رہے.."

وہ شرمندہ ہوئے..

"نہیں ایسا نہیں ہے کال ملاو..ایک خوشخبری ہے.."

کرنل عثمان مسکرا کر بولے تو وہ کیپٹن خان کو کال کرنے لگا..

....

وہ جو تھک ہار کر ابھی لیٹا ہی تھا کہ فون کی آواز پر متوجہ ہوا..آنکھیں سرخی لیے ہوئے اس کی شخصیت کو پرُکشش بنا رہی تھی..

"جی آفیسر کیا خبر ہے.."

وہ اس کا جان عزیز دوست ہونے کے باوجود کام کے وقت سخت بوس تھا...

"کرنل صاحب بات کرنا چاہتے ہیں..."

"ہمم..یاد آگئی انھیں.."

مقابل دونوں مسکرائے..

"مبارک ہو خان ایک بندہ ہاتھ آگیا ہے.."

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"سر یہ کہنے کی باتیں ہیں ہو نا ان سے کچھ نہیں ہے.."

"کوشش کرتے ہیں کیا پتا.. کچھ فائدہ ہو.."

"جیسا آپ کو بہتر لگے... اور آیان مجھے لگتا ہے رات کے تین بجے اب آپ کو سونا چاہیے کل کے کام ضروری ہیں.."

"جی جی باس.."

وہ حکم مانتے ہوئے بولا..

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۰﴾

اور اگر تم پر خدا کا فضل اور اس کی مہربانی نہ ہوتی تو بہت سی خرابیاں پیدا ہو جاتیں۔ مگر وہ صاحب کرم ہے اور یہ کہ خدا توبہ قبول کرنے والا حکیم ہے ﴿۱۰﴾

....

"یار ردا جلدی جلدی ہاتھ چلاؤ وہ آتی ہی ہو گی.."

وہ دونوں اس وقت یونیورسٹی گروانڈ میں بیٹھے کام کرنے میں مگن تھے

..جب وہ مسلسل چیخ رہی تھی.

"ایک تو خدا جانے اس لڑکی میں حوصلہ کب آئے گا.."

ردا غصے سے بولی تو وہ مسکرائی اور کام کرتے ہی دونوں نے ہاتھ جھاڑ کر

سامنے دیکھا تو سحیقہ آتی ہوئی نظر آئی...جو اس وقت نیلے رنگ کے

فراک میں بالوں کو ہلکا سا جوڑے کی شکل میں باندھت ہوئے تھی..

"آؤ آؤ آج کی ہماری خاص مہمان"

وہ دونوں ایک ساتھ بولی...

تو سحیقہ مسکرائی دونوں نے کیک رکھ کر اس کے ایک طرف گفٹ رکھے

ہوئے تھے.. جبکہ کے ساتھ ہی کرسی سے ہوا والے غبارے باندھے

ہوئے تھے... کیک پر وہ موم بتیاں روشن تھیں....جب انھوں نے سحیقہ

کو کرسی پر بٹھایا اور کیک کاٹنے کا کہا اور سر لگایا...

"ہیپی برتھ ڈے جانی....ہیپی برتھ ڈے ٹو یو.."

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور دونوں ساتھ ہی تصویریں بنا رہے تھے.. اور یہ خوبصورت پل کو تصویروں میں محفوظ کر رہے تھے..

ان سے پیچھے موجود گروپ انھیں دیکھ رہا تھا مگر فرق کسے پڑتا تھا.. جب ردا کو شرارت سوجی اور تھوڑا سا کیک کاٹ کر ایک پلیٹ میں رکھا اور آنکھوں میں شرارت لیے ان کے گروپ کی طرف بڑھی.. خنساء اور سحیقہ نے اسے روکنا چاہا تو وہ مزے سے ان سنی کرتی چل دی..

اس میں دو لڑکے اور ایک لڑکی موجود تھی جب ایکدم سے اس کے بالکل سامنے جا کر ردا لڑکھڑائی اور کیک سامنے والے کے منہ پر جا لگا...

سامنے والا کسی جوکر سے کم معلوم نہ ہو رہا تھا.. کہ ردا کا قہقہہ بلند ہوا...

"ان ہی دیدوں سے دیکھ رہے تھے نا مل گیا سکون.. اللہ کی طرف سے سزا ملی ہے وہ مزے سے بول کر واپس چل دی جب مقابل غصے میں گھورتا رہا.

.جب ایک آواز اس کے کان میں پڑی..

"حسن اپنے غصے پر ہاتھ ہولا رکھا کر.."

وہ خاموش ہو کر واش روم چل دیا..

جب کہ تینوں ہنسی سے لوٹ پوٹ ہونے لگی.. ردا کا کہنا تھا...

"میں نے کون سا اب دوبارہ ملنا ہے دفعہ کرو.."

سلیقے سے ہواؤں میں خوشبو گھول دیتے ہیں..

ابھی بھی کچھ لوگ ہیں جو محبّت کی زبان بول لیتے ہیں..

....

وہ تینوں باتیں کرتے ہوئے کلاس کی طرف جا رہی تھی جب اسے ایکدم خیال آیا..

"سحیقہ یار ا معلوم ہے تم پر یہ سوٹ بہت اچھا لگ رہا ہے.. میں نے کل پسند کیا تھا مگر کوئی انتہائی بد تمیز.. اکھڑو... سڑیل شخص لے گیا مگر تمھیں اس میں دیکھ کر دل سے خوشی ہوئی بیوٹی فل.."

"مانو پلیز مجھے انسانوں والے ناموں سے بولا کرو.. ورنہ شرم آتی ہے"

وہ بولی اور تینوں ہنستے ہوئے کلاس میں داخل ہوئے...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نظر نا لگے اس رشتے کو زمانے کی

ہماری بھی تمنا ہے موت تک دوستی نبھانے کی

از یمنہ سیٹھی..

....

ماضی..

"بھائی میں کھیل رہی ہوں مجھے نہیں جانا.."

"اوہو گڑیا چلو تو سہی."

"نہیں نا بھائی میری باربی روئے گی.."

"نہیں روتی پیاری لڑکی چل آو ایک اور گڑیا دوں" دوسری آواز گونجی..

"جی اچھا.. مگر میں ماما کو بتا کر آتی ہوں.."

وہ آٹھ سال کی بچی ناجانے کیوں اپنے آپ کو بچا رہی تھی..

"میں نے سامی کو بتا دیا ہے.."

ہم سے ہمارے حال کی تفصیل پوچھئے

ہمدردیوں کی نام پر سازش بہت ہوئی

"سچ میں زین بھائی سامی بھائی مان گے.."

اس کے معصوم سوال پر تینوں کے چہرے پر شیطانیت ناچی..

"ہاں آو.. کمپیوٹر پر گیم کھلیں.."

وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر کمرے کے اُس پار لے گے..

"کسی کی قسمت میں لکھا ہے کوئی نہیں جانتا کہ کیا ہونے والا ہے.."

"لیکن کیا خدا انصاف کرنے والا نہیں ہے.."

انسان ہر وقت ایک جیسا نہیں رہتا

خدا سے بڑھ کر کوئی ساتھ نہیں دیتا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ وَمَنْ يَّتَّبِعْ
خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ ۭ

وَلوِ لاَفضۡ لُ اللہِ عَلَیۡ کُم وَرحۡ مَتُہٗ مَازَکٰی مِن کُم مِّن

اَحدٍ اَبَدًا وَّلٰ۔کنَّ اللہَ یُزَکِّی مَن یَّشَاءُ وَاللہُ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ﴿۲۱﴾

اے مومنو! شیطان کے قدموں پر نہ چلنا۔اور جو شخص شیطان کے

قدموں پر چلے گا تو شیطان تو بے حیائی (کی باتیں) اور برے کام ہی بتائے

گا۔اور اگر تم پر خدا کا فضل اور اس کی مہربانی نہ ہوتی تو ایک شخص بھی تم

میں پاک نہ ہو سکتا۔ مگر خدا جس کو چاہتا ہے پاک کر دیتا ہے۔اور خدا سننے

والا (اور) جاننے والا ہے ﴿۲۱﴾

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

....

"خذیفہ بیٹا کیا تمہاری خنساء سے بات ہوئی.."

ارشد صاحب نے اسے مخاتب کیا جس کی انگلیاں مسلسل موبائل سکرین پر

دھڑک رہی تھیں..

"جی جی بابا کل بات ہوئی ہے میری.. وہ اس کے فائنل کے پیپرز ہیں اس

کے بعد ہی اُسامہ کے ساتھ آئے گی..."

"اچھا یہ تو اچھا ہو گیا ہے ارشد صاحب ہم حمیدہ بہن سے بات کر لیں پھر
"..

وہ جو دوبارہ موبائل میں مگن تھا.. متوجہ ہوا..

"کیا بات ہے امی خیریت.."

"ہاں بیٹا جی آپ تو بہت شریف ہیں نا کوئی کام کاج کر لیں.. ورنہ جنھوں
نے بیٹی دی ہے انھیں سوچنا پڑے گا.."

ارشد صاحب نے طنز کیا..

"اللہ بابا.. بس آپ کو باقی دونوں سے پیار ہے میں تو سوتیلا ہوں نا.."

جب اس کا فون بجا..

"بھائی پیار کرنے والی آجائے گی.."

اُسامہ جو دروازے میں کھڑا کب سے باتیں سن رہا تھا.. اس نے فوراً
خزیفہ کو مسیج کیا وہ چونکہ اور جب دروازے کی طرف دیکھا تو آگے بڑھا اور
اسے گلے لگایا....

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آگیا ہمارا دو نمبر ڈاکٹر.."

اس نے چیڑا تو ماں نے جھڑکا...اور سب ہنس دیے..

....

وہ لوگ کلاس میں بیٹھے ٹیچر کا انتظار کر رہے تھے جب ایچ او ڈی اندر داخل ہوئے..اور ان کے ساتھ ایک نوجوان لڑکا بھی موجود تھا..

"تو ایم بی بی ایس.. سمسٹر ون جیسا کے آپ سب کو پتا ہے کہ آپ لوگوں کے فائنل آنے والے ہیں..ایسے میں میں چاہتا ہوں کہ آپ سب دل سے محنت کریں اور ان کی مدد کریں...یہ ہمارے نیو سوڈنٹ ہیں جن کا کچھ فارم غلط ہونے کی بنا پر لیٹ ایڈ مشن لے کر آنا پڑا ہے.. مگر اُمید ہے ..کہ آپ سب ان کی مدد کریں گے..انٹڑیوس یور سلف.."

"میرا نام حسن ہے..اور میں امید کرتا ہوں کے آپ سب کے ساتھ خوب جمے گی..."

ردا خنساء اور سحیقہ یک ٹک اس کو دیکھ رہے تھے..جب خنساء کو ہوش

آیا تو اس نے ردا کو ہلایا مگر وہ تو صدمے میں تھی.."

"میں نے اب کون سا ملنا ہے.."

اس کی اپنی بات کانوں میں پڑی تو سر پیٹ لیا...

"خیر کیا کرلے گا.. مجھ سے پٹنا ہے اس نے"

وہ ہمت سے سحیقہ کے کان میں بڑبڑائی جب حسن اس کے پاس سے گزرا

اور ساتھ والی سیٹ پر نمرہ کے ساتھ جا بیٹھا...

نمرہ جو پہلے دن سے ہی سب کو اپنی اداؤں سے بہلاتی....اپنے ساتھ

موجود گبرو جوان دیکھ کر اس کی تو باچھیں پھیل گئیں....

....

وقت کا کام ہے گزرنا...ہفتہ پر لگا کر اُڑ گیا..وہ تینوں اس وقت گراونڈ

میں بیٹھے پڑھنے میں مصروف تھے...جب نا جانے ردا کو اپنے اوپر کسی کی

نظروں کی تپش کا احساس ہوا..اس نے ارد گرد دیکھا مگر سب پڑھتے

ہوئے نظر آئے..جب کہ دیکھنے والا شخص دور سے مسکرایا...

ردا ہولے سے خنساء سے بولی...

"مانو...یار عجیب معلوم ہو رہا ہے..."

"تم پیپر کی ٹینشن لے رہی اس لیے...."

اس نے پڑتے ہوئے ردا کو پچکارا...

"ہمم"

وہ کہہ کر دوبارہ پڑھنے لگی کہ ایکدم یہ احساس اسے دوبارہ ہوا..اس مرتبہ وہ پریشان ہوئی...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"لڑکیوں کی یہ ایک حساس بات ہوتی ہے کہ وہ اپنے پر پڑھنے والی ہر نظر کو جان جاتی ہے.."

اس میں خوف کی ایک لہر دوڑ اُٹھی...وہ ایک بہادر لڑکی ضرور تھی.. مگر ایک ماضی اس کا بھی تھا...اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثر بڑھنے لگے خوف سے پاس بیٹھی خنساء کے ہاتھ پر دباؤ بڑھا...

وہ ناجانے کیا کیا پل میں سوچنے لگی..خنساء چونکی تو سحیقہ بھی ان کی طرف

متوجہ ہوئی...

"کیا ہوا ہے ردا تم ٹھیک ہو نا...."

"خنساء پلیز یہاں سے کہیں اور چلو.. پلیز اس کے چہرے پر بے بسی کے تاثر تھے... دور سے دیکھنے والی بھوری آنکھیں چونکی... جب وہ دونوں ردا سے بات کرنے لگے کہ پاس سے آنی والی آواز پر چونکے....

"کیا میں آپ لوگوں کو جوائن کر سکتا ہوں..."

آنے والا حسن تھا

"نہیں... چلو تم دونوں.. جلدی.."

ناجانے ردا کو کیا ہوا وہ فوراً انھیں لے کر اُٹھی اور گھر کو چل دیے....

حسن پیچھے بیٹھا... سوالوں سے سوال نکلتا رہ گیا...

ہر ورق پر ایک نئی داستان ہے

میں پلٹوں تو زخم ہی زخم ہیں

....

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماضی..

"اے لڑکے اُٹھ جا کتنا سونا ہے..."

وہ مسلسل اسے نشے پر نشہ دے رہے تھے...اور جسمانی طور پر اسے مار مار کر بے حال کر چکے تھے...

"پاااانی ی ی ی...."

"اوو بے بی نے پانی پینا ہے.."

وہ چھ لوگوں کا گوپ مسلسل اسے ہراس کر رہے تھے..وہ 8 سال کا لڑکا ..اس میں اور برداشت کی ساکت نا تھی....

"باباا.. چھوڑیں گے... نہیں...."

وہ ہلکا کر بولا...نشے میں دھت ہونے کے باوجود وہ سمجھ رہا تھا سب...

"ہاہاہاہاہاہا...آج اپنے باپ کی وجہ سے یہاں ہے..کیون نا تیری بہن کے ساتھ مزے کیے جائیں..."

وہ حیوانیت سے بولا...

تو وہ بچہ چیخ اُٹھا

"میں مار دوں گا سب کو کوئی نہیں بچ پائے گا.."

"تھا تو بھائی نا کیسے اپنی بہن کی عزت جانے دیتا.."

وہ بولا تو وہ درندے اس پر ٹوٹ پڑے یہاں تک کہ معصوم کے سانس تھم گی ظلم کی انتہا کی گئی مار مار کر اس کو بے حال کر دیا کہ در و دیوار چیخ اُٹھے مگر ان حیوانوں کو فرق کہاں پڑتا .... وہ تسلی سے ایک طرف ہو دیے اور ایک کو اشارہ کیا...

ضمیر نہیں کانپے یہاں زمین کانپ گئی..

"اس کے گھر والوں تک لاش پہنچا دو اور کہنا..

اے ایس پی... صاحب بدر سے پنگا لو گے تو اب بیوی اور بیٹی جائے گی

..."

وہ قہقہہ لگا کر ہنسا کہ قسمت سے دور سے ہی آنکھیں موند لی... فرشتے رو دیے حیوانیت پر..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ان کو اگر حیوان کہا جائے تو وہ لفظ بھی ان لوگو کے مقابلے میں کچھ نہیں تھا
کیوں کے انہوں نے اس معصوم لڑکے کی ساتھ حیوانوں سے بھی بد تر
سلوک کیا تھا..

"کیا لوگ بھول جاتے ہیں اوپر اللہ موجود ہے.."

"بے شک اللہ بہتر حساب کرنے والا ہے.."

وَاَمۡطَرۡنَا عَلَيۡهِمۡ مَّطَرًا‌ؕ فَانْظُرۡ كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الۡمُجۡرِمِيۡنَ ﴿۸۴﴾

اور ہم نے ان پر (پتھروں کا) مینھ برسایا۔ سو دیکھ لو کہ گنہگاروں کا کیسا
انجام ہوا ﴿۸۴﴾

....

ردا جیسے ہی گھر میں داخل ہوئی سامنے اویس صاحب کو دیکھ کر ان کے گلے
لگ گئی اور شدت سے رو دی...جب کہ اویس صاحب اور سلیمہ بیگم گھبرا
گے...

"کیا ہوا ہے میری جان.."

اویس صاحب نے اسے حصار میں لیتے ہوئے کہا مگر وہ مسلسل روئی جا رہی تھی....

"بابا وہ..."

وہ روتے ہوئی یونی کا واقع بتایا تو اویس صاحب نے ٹھنڈی آہ خارج کی اور اسے لے کر صوفے پر بیٹھ گے....

"میری جان یہ آپ کا وہم ہو گا...ادھر بابا کی طرف دیکھو.. مجھ پر یقین ہے نا...اللّٰہ سب بہتر کر دے گا...اور سب کو سزا بھی ہو گی اب رونا بند کرو اور جلدی سے فریش ہو کر آو.."

انھوں نے اسے سمجھایا...اور سلیمہ بیگم کو اسے کمرے میں لے جا کر کھا پلا کر سلانے کا کہا... عرصے بعد وہ اس اٹیک کے زیر اثر آئی تھی جس کی وجہ سے وہ پریشان ہوئے..اور کسی کو کال ملانے لگے...

....

"سر وہ اپنے کام پر لگ چکا ہے..."

خان نے تمام رپوٹ بیان کی وہ اس وقت ایک خاموش کمرے میں موجود دو لوگ تھے..

"خان ڈی ایس پی صاحب پریشان ہیں..اور ہمارا ایجنٹ..."

"سر یہ سب اللّٰہ کے کرم سے ٹھیک جا رہے ہیں. مگر آپ نے اچھا نہیں کیا وہ ایک لڑکی ہے اگر کوئی مسلہ ہو گیا.."

"نہیں ہو گا جب انسان کے اندر جنون ہو تو وہ کر گزرتا ہے..."

"اپنی پہچان کھو کر ملک کے لیے ہر کوئی کام نہیں کر سکتا.."

"اسے کوشش کرنے دو.."

کرنل نے ٹوکا..."

"جی بہتر.."

"ہمم..وہ کیسی ہے.."

وہ بے بس سے لہجے میں بولے..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیوں دور رہتے ہیں جب رہا نہیں جاتا.."

"میں مجبور ہوں..اپنی بہن کا قرض ہے مجھ پر..."

"بیٹی ہے وہ پھر کیسی مجبوری.."

"تم سب جانتے ہو.."

"خواب میں دیکھتی ہے سب اُس کو کیا معلوم کہ وہ سب اس کے ساتھ ہو چکا ہے.."

"جلد آوگا..."

"باپ بن کر کب.."

"شاید شہادت پا کر....."

"اور اگر.."

"کیپٹن خان مجھے لگتا ہے مشن زیادہ ضروری ہے.."

"راجر باس..."

وہ کہہ کر کے انویلپ ان کے ہاتھ پر رکھ گیا...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بھائی اپنی بہن سے چاہے کتنی ہی لڑائی کیوں نا کر لے

لیکن اپنی بہن کی آنکھوں میں کبھی آنسو نہیں دیکھ سکتا

....

"بدر..آپا کی شادی آرہی ہے..."

وہ سگریٹ پھونکتا ہوا بولا...

"توکیا یار چل کریں گے ہم شادی پر..باس کو بتادیں گے..."

"وہ بھی ہو گی.."

وہ شیطانیت سے بولا

"ہاہاہاہا...تو ہم مزے کریں گے..."

"ہاہاہا...اور وہ کمینہ..."

"ٹھوک دیں گے..."

تیسرا مزے سے بولا..جیسے کسی کی جان کی پرواہ نا ہو..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہونی ہی کیوں انھیں پر واہ

یہ کہتے ہی... تینوں نے قہقہہ لگایا...

فَاِنَّ لِلَّذِيْ نَ ظَلَمُوْ ا ذَنُوْ بًا مِّثْ لَ ذَنُوْ بِ اَصْ حٰبِهِمْ فَلَا

يَسْ تَعْ جِلُوْ نِ ﴿۵۹﴾ فَوَيْ لٌ لِّلَّذِيْ نَ كَفَرُوْ ا مِنْ

يَّوْ مِهِمُ الَّذِيْ يُوْ عَدُوْ نَ

کچھ شک نہیں کہ ان ظالموں کے لئے بھی (عذاب کی) نوبت مقرر ہے

جس طرح ان کے ساتھیوں کی نوبت تھی تو ان کو مجھ سے (عذاب)

جلدی نہیں طلب کرنا چاہیئے ﴿۵۹﴾ جس دن کا ان کافروں سے وعدہ

کیا جاتا ہے اس سے ان کے لئے خرابی ہے ﴿۶۰﴾

....

آج ان کا پہلا سمسٹر اختتام ہونے کو تھا.. وہ تینوں پیپر دے کر آئیں تو

چہرے پر خوشی واضح تھی..

"اف شکر پیپر اچھے ہوئے.. جان کا عذاب بنے ہوئے تھے... میں تو اب

گموں گی پیروں گی.."ردا نے کہا...

وہ مزید دو دن اس کیفیت میں رہی مگر سنبھل گئی...

"یار شکر اچھا ہوا.. میں تو اب گھر جاؤں گی.. اور اب 3 ہفتوں میں بھائی کی شادی کروا کر آؤں گی.. اور تم دونوں نے لازمی آنا ہے.."

"ہاں ضرور.. سحیقہ تم کیا کرو گی.."

"میں میں کچھ نہیں دیکھو.."

"یار جانی...

(خنساء سحیقہ کو جب جب پیار سے تنگ کرنا ہوتا تو جانی بلاتی..)

میرے ساتھ چلو... مزہ آئے گا مل کر شاپنگ کریں گے اور مزہ آئے گا

.. میں ڈانس بھی کروں گی.."

وہ مزے سے بول رہی ہوتی کہ سحیقہ مسکراتی..

"بس بس میں شادی پر آجاؤں تو بہت ہے.."

وہ تینوں ہنسنے لگے جب.. ردا کی گاڑی آگی اور وہ چل دی...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اچھا دونوں اپنا خیال رکھنا میں چلتی ہوں اور رابطے میں رہنا..."

وہ دونوں سے ملی اور گھر چلی گئی..جب کہ اتنے میں خنساء کو بھی لینے آ گئے

..

خنساء رہتی اکیلی تھی مگر فل ڈے ڈرائیور ہوا کرتا تھا..

"سحیقہ آج انکل لینے نہیں آئے پتہ نہیں یار... تم بھی چلی جاؤ گی تو میں کیا کروں گی..."

وہ روہانسی ہو کر بولی...

"اچھا اچھا ابھی ادھر ہی ہوں... انکل آ جائیں پھر چلتے ہیں..."

سحیقہ کو اس کے بابا سرکار لینے آتے تھے...جب کہ آج نا جانے کیوں نا آئے...اور وہ سوچ سوچ کر پریشان ہو رہی تھی..

....

وہ جو پچھلے آدھے گھنٹے سے انتظار کر رہا تھا...اند کی جانب بڑھ گیا..

ابھی وہ یونی گراونڈ میں کھڑا دیکھ رہا تھا جب اسے خنساء نظر آئی...

وہ اپنی بھرپور وجاہت کے ساتھ پینٹ شرٹ پہنے...6'1 کی ہائیٹ کے ساتھ موجود بالوں کو سیٹ کیے ہوئے تھا...آنکھوں پر نظر کی عینک ہونے کے باوجود وہ پُرکشش لگ رہا تھا..جب وہ خنساء کے پاس آیا اور بولا..

"اسلام علیکم گڑیا..."

خنساء حیران رہ گئی جبکہ سحیقہ اس کے سحر میں ایک پل کے لیے قید ہوئی....خنساء کی آواز پر ہوش آیا..

"اُسامہ بھائی آپ..."

وہ کہتے اس کے گلے لگی.. مگر ان کے ہائیٹ کا فرق واضح تھا..خنساء 5'5 ہونے کے باوجود اس کے سامنے بچی معلوم ہو رہی تھی..

"میں کب سے انتظار کر رہا تھا تم آئی نہیں تو میں خود آ گیا"

وہ سنجیدگی سے بولا کیونکہ یہ اس کی شخصیت کا خاصہ تھا..اُسامہ نے خنساء کو اپنے حصار میں لیا ہوا تھا..بہن بھائی کا یہ منظر بالکل مکمل تھا.

"اوہو بھائی میں بھول گئی..یہ میری دوست سحیقہ...مگر اسے ابھی تک

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لینے نہیں آئے تو اس وجہ سے.."

وہ تو مسلسل نظریں جھکائے کھڑی تھی..

"اچھا آجائیں ہم چھوڑ دیتے ہیں.."

اُسامہ کا اتنا کہنا تھا کہ اس کی کنچی آنکھوں میں خوف ہلکورے لینے لگا

...اور خنساء یہ دیکھ کر اس کے قریب ہوئی..

"جانی ریلکس..بھائی ہیں میرے میں خود گھر تک چھوڑ کر آؤ گی.."

جب سحیقہ نے نفی میں سر ہلانے لگی..وہ پریشان تھی نا اس کا بھائی فون اُٹھا

رہا نا ہی بابا سرکار..

اس سب میں اُسامہ خاموش کھڑا تھا...

"کیوں یار مجھ پر ٹرسٹ نہیں ہے.."

اب ڈر لگتا ہے ان لوگوں سے

جو کہتے ہیں میرا یقین کرو

"نہیں ایسا نہیں ہے.. میرے بابا کہتے ہیں ہر ایک کے ساتھ نہیں چلے جاتے.."

اس نے معصومیت سے کہا اور اس کا اشارہ سمجھ کر زور سے ہنسی... جب کہ اُسامہ غصے میں تاؤ کھا کر رہ گیا...

اور پھر ہنسی مزاق میں ہی خنساء نے سحیقہ کو منا ہی لیا جب وہ بابا سر کار کو مسیج کر کے چل دی...

....

"انکل آپ اتنے لاپروہ کیسے ہو سکتے ہیں... اب تک تو یونیورسٹی خالی ہو گئی ہو گی..."

"بیٹا اس کا مسیج آیا ہے ابھی دوست کے ساتھ آرہی ہے.."

"جائیں دیکھیں یار وہ پریشان ہو گی.. میری بھی میٹنگ تھی.. وہ آئے تو کال کرے گا.."

"جی بیٹا پریشان نا ہو.."

....

"تمھیں پکا یقین ہے کہ یہ کیپٹن خان کا گھر ہے.."

"ہاں سرکار میں نے نظر لگائی ہوئی وہ ادھر ہی آتا جاتا ہے"

"بدر کو کہو...اپنے بندوں کے ساتھ کام پر لگ جائے اس بار کام نا ہوا تو سزا

بری ہو گی.."

"جی سرکار..."

"جا اب نکل یہاں سے.."

ان دونوں کی گفتگو ان کے علاوہ بھی کسی نے سنی اور مسکرایا..

برائی اپنی تباہی خود لاتا ضرور ہے..

یٰاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّبِعُوۡا خُطُوٰتِ الشَّیۡطٰنِ ؕ وَ مَنۡ یَّتَّبِعۡ

خُطُوٰتِ الشَّیۡطٰنِ فَاِنَّہٗ یَاۡمُرُ بِالۡفَحۡشَآءِ وَ الۡمُنۡکَرِ ؕ

وَ لَوۡ لَا فَضۡلُ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ وَ رَحۡمَتُہٗ مَا زَکٰی مِنۡکُمۡ مِّنۡ

اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّ لٰکِنَّ اللّٰہَ یُزَکِّیۡ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰہُ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ﴿۲۱﴾

اے مومنو! شیطان کے قدموں پر نہ چلنا۔اور جو شخص شیطان کے قدموں پر چلے گا تو شیطان تو بے حیائی (کی باتیں) اور برے کام ہی بتائے گا۔اور اگر تم پر خدا کا فضل اور اس کی مہربانی نہ ہوتی تو ایک شخص بھی تم میں پاک نہ ہو سکتا۔ مگر خدا جس کو چاہتا ہے پاک کر دیتا ہے۔اور خدا سننے والا (اور) جاننے والا ہے ﴿۲۱﴾

....

سحیقہ بالکل خاموشی سے بیٹھی تھی جبکہ.. خنساء مسلسل کچھ نا کچھ بول رہی تھی یا کوئی فرمائش کر رہی تھی..

جب اُسامہ کی بات پر وہ متوجہ ہوئی..

"میڈم آپ کے گھر کا راستہ کیا ہے بتا دیں مجھے وحی میں تو نہیں آئے گا ...کچھ بتائیں کہاں جانا ہے..."

جب سحیقہ ایک دم سے گھبرائی...

"وہ وہ مجھے خود نہیں معلوم کہ میرے گھر کا راستہ کیا ہے.. وہ بابا ہی آتے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہمیشہ.."

اس کی بات پر خنساء ہنسی اور اس کے گال پر چٹکی کاٹی...

"اچھا جانو.. گھر کا پتہ بتا دو. کچھ تو پتا ہو گا..."

"نہیں.. وہ میں بابا سے پوچھتی ہوں.. اس نے جلدی سے اپنے بابا کو مسیج کیا اور جواب ملنے پر اس نے فوراً سے گھر کا پتہ بتایا اور اللہ اللہ کر کے گھر پہنچی...

....

ماضی..

"بھائی صاحب میری بچی.."

وہ ہارے ہوئے لہجے میں بولے..

"عثمان تم.. ہانیہ کو لے کر یہاں سے چلے جاؤ... خان بابا کو میں دیکھ لوں گا..."

"مگر سکندر ایسے میرا باپ.."

"عثمان خدا کے لیے بچی کو بچا لو.. بھاگ جاؤ.. مر گیا تو اپنی بہن کو در بدر نا کرنا اور میرا بیٹا..."

وہ یہ بول کر انھیں کچھ چیزیں تھما کر باہر کی طرف نکل دیا کہ اتنے میں باہر کا دروازہ زور زور سے بجنے لگا....

"سنکدر دروازہ کھولو..."

"میرے بچے.. میری جان اپنی ماں کا خیال رکھنا..."

"بابا میں آپ کو بچا لوں گا.."

"میری بچے یہ آپ کی ذمہ داری ہے.."

یہ کہہ کر سکندر صاحب نے انھیں رومیزہ بیگم کا ہاتھ اور دو ماہ کی بچی اس 6 سالہ بچے کے ہاتھ میں پکڑا کر اسے عثمان صاحب کے پیچھے نکال دیا جب دروازہ کھولنے کی آواز آئی اور خان بابا سمیت چھ سات لوگ اندر داخل ہوئے..

"کہاں ہے وہ لڑکی.."

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کون بابا.."

"بکواس بند کرو برخودار.. تم میرے داماد ہو... مگر اپنی عزت پر آنچ کے لیے ایک پل نہیں رکوں گا.."

"وہ پلیس گے ہیں.."

سکندر صاحب نے جھوٹ کا سہارا لیا... جب پاس ہی بچے کی آواز آئی..

"چھوڑو میرے بابا کو میں ماردوں گا سب کو.."

"غازیان جاؤ یہاں سے"

سکندر صاحب اسے ایک شخص کے ہاتھ پر دانت گاڑھتے دیکھ کر بولے

..جب کے رومیزہ بیگم اور عثمان صاحب دور نکل چکے تھے..

"خان سرکار یہ آپ کا داماد تو بہت ضدی ہے..اور آپ کا نواسا.."

جب ملک اپنے کارندوں کے ساتھ وہاں آدھمکا..اور مونچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے خباثت سے بولا

"خیر...آپ کی پوتی چاہیے تھی.. مگر کوئی نہیں میرے بندے اسے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ڈھونڈلیں گے.."

جب وہ آگے بڑھا اور خان صاحب کے سامنے اُن کے نواسے کو باپ سے الگ کر کے ایک طرف پھینکا وہ خان بابا کے قدموں میں آ گرا..

جب تک وہ بچہ اُٹھا اور پلٹا اپنے باپ کو خون میں نہائے دیکھا..

خان کے ہاتھوں میں موجود خنجر اس کے باپ کو لہولہان کر چکا تھا وہ باپ کو پائی پائی جمع کر کے حلال کا کھلاتا تھا.. وہ رویا نہیں.. نا آنکھوں میں خوف تھا.. بس اس کی آنکھیں باپ پر تھیں... جب خان نے بالوں سے پکڑ کر روز سے سکندر کو زمین پر مارا.. خان بابا خاموشی سے سب تماشہ دیکھ رہے تھے.. جب غازیان آگے بڑھا اور اپنے تڑپتے باپ کو کا ہاتھ تھما اور لبوں سے لگایا.. اور ان کے ماتھے پر بوسا دیا.. باپ کی آنکھوں میں وہاں سے چلے جانے کا پیغام دیکھ کر.. وہ اُٹھا اور اپنے نانا کی طرف گیا..

"غازیان سکندر خان واپس آئے گا.."

یہ کہہ کر ملک کو دھکا دے کر بھاگا تھا... یہاں تک کے آسمان بھی آج اس

بچے کے ساتھ ماتم کناں تھا اور برس رہا تھا...

وہاں دور کہیں.. تین مزید لوگ عثمان.. دو ماہ کی بچی اور رومیزہ بیگم بھاگ کر ایک جھونپڑی میں جا چھپے...اور غازیان اور سکندر کے لیے دعا گو تھے

..

وہ بچہ 6 سالہ غازیان..اپنے باپ کو نا بچا سکا..

زبان سے معاف کرنے میں وقت نہیں لگتا

مگر دل سے معاف کرنے میں عمر بیت جاتی ہے...

شاید وہ ساری زندگی اپنے باپ کے قاتلوں کو معاف نہیں کرنے والا تھا..کوئی کیسے اپنے باپ کے قاتل کو معاف کر سکتا ہے..کوئی پتھر دل..

اللہ معاف کر دیتا ہے

ہم انسان معاف نہیں کرتے..

اور بے شک اللہ بہترین انصاف والا ہے..

....

اُسامہ 20 منٹ بعد اس گھر کے باہر موجود تھا..ایک منٹ کے لیے اس کے چہرے پر شناسائی آئی مگر وہ چھپا کر بولا..

"مس کیا یہ گھر ہے.."

"ہاں ہاں خنساء میرا یہ ہی گھر ہے شکریہ بابا پریشان ہوں گے.."

وہ خوشی سے ایک دم سے بولی اور فوراً سے گاڑی سے نکل کر گھر کا دروازہ بجایا..

جب ایک ساٹھ سال کی عمر کا شخص باہر آیا..اور سحیقہ کو دیکھ کر گلے لگایا..

"آگئی میری بچی میں کتنا پریشان تھا اور وہ.."

ابھی بول ہی رہے تھے کہ اُسامہ نے سلام کیا اور خنساء کو چلنے کا کہا..جب سحیقہ شرمندہ ہوئی..

"بابا یہ میری سہیلی خنساء اور یہ ان کے بھائی.."

"اوو بچے اندر آو.."

اُنھیں دونوں اچھے لگے سلجھے ہوئے...دور ہی دو کالی آنکھیں انھیں اپنی نظروں کے حصار میں لیے ہوئے تھا..

"نہیں انکل ہم چلتے ہیں پھر کبھی آپ خیال رکھیے گا..."

اُسامہ نے کہہ کر خنساء کا ہاتھ پکڑا جب وہ بولی..

"انکل پلیز اسے میرے بھائی کی شادی پر بھیجیے گا.."

وہ یہ کہہ کر سحیقہ سے مل کر چل دی..

سحیقہ ایک چھوٹے سے 10 مرلے پر مشتمل گھر میں رہتی تھی..جو اس کی یونی سے 20 منٹ کی دوری پر تھا...بحریہ 7 میں ان کا یہ گھر ایک سکون دہ علاقے میں موجود تھا....خنساء اور اس کے بھائی اُسامہ کے جانے کے بعد کالی آنکھیں کہیں اور توجہ ہوئیں...

....

"اے ایس پی صاحب..تم کیا چاہتے ہو..تم اس آرمی والے کے ساتھ مل کر ملک کو پکڑو گے...

اس وقت اس روم میں 5 لوگ موجود تھے.. آواز فون سے آتے سپیکر سے گونج رہی تھی..

"تو ملک اپنے ایک بندے کے پکڑے جانے پر ڈر گیا.."

اے ایس پی آیان طنزیہ بولا.. کمرے میں موجود سب میں سے ایک شخص بول رہا تھا

"ہاہاہا.. ملک ڈرتا نہیں ہے ہمت سے مارتا ہے.."

"ہاں جیسے آج تک نا جانے پیسے کے لیے کتنے لوگوں کو مار چکا ہے.. اور بچوں کو بھی.."

"تجھے بہت درد اُٹھ رہا اے ایس پی.. اپنے باس سے پوچھ کیا حال کیا تھا اُس کے خاندان کا اور وہ خان کا خاندان.. ہاہاہا.. اے ایس پی تو کچھ نہیں کر سکتا.."

"ملک زوال کا وقت آئے گا... اور خان اپنے دشمن نہیں بھولتے... خیر.. ایک مہینے کا وقت ہے تیرے پاس یا تو سرنڈر کر دو یا تیاری پکڑ لو."

یہ کہتے ہی آیان نے فون بند کر دیا...

ہم نے چکھ کر دیکھا ہے

دنیا کھارا پانی ہے

....

خنساء جیسے ہی گھر آئی تو سب خوشی سے جھوم اُٹھے... آتے ہی خزیفہ نے اس کے بال کھینچ کر تنگ کرنا شروع کر دیا.. جب وہ چیختی اور باپ کے ساتھ لگ جاتی...

یہ ایک مکمل خاندان تھا..

ارشد صاحب اور سمیرا بیگم کی شادی کو 28 سال تقریباً ہو گے تھے

.. ارشد صاحب اپنے والدین کے اکلوتے سپوت تھے.. جب کہ سمیرا بیگم کی ایک اور بہن جن کی ایک ہی بیٹی حریم... ارشد صاحب اور سمیرا بیگم کی زندگی ایک بہترین زندگی کی مثال آپ ہے. ارشد صاحب خود ایک جانے

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مانے سرجن ہونے کے ساتھ ساتھ بہترین والد اور شوہر بھی ہیں...ان کی تین اولادیں.. بڑا بیٹا خزیفہ جو کہ 27 سال کا اور اس کی اس ہی ماہ شادی طہ پائی تھی.اور وہ راحت بیکرز کا ہیڈ بھی ہے...جب کہ اس سے چھوٹا اُسامہ جو کہ 24 سال کا اور ایم بی بی ایس مکمل کرنے کے بعد اس کی جاب ایک ہسپتال جو کہ اسلام آباد میں موجود ہے وہاں لگی گئی جہاں اس نے اب جانا شروع کرنا تھا...اُس سے چھوٹی خنساء کو کہ 19 سال کی اور ابھی ہی ایم بی بی ایس میں پڑھائی شروع کی تھی...ان کا یہ چھوٹا سا کنبہ اور اب خزیفہ کی شادی تھی جس کی وجہ سے ایک فرد کا اضافہ ہونے جا رہا تھا..

....

"بدر یار آج مہندی ہے میری بہن کی.."

ولید نے کہا..

"تو یار..بس یہ کام کر کے چلتے ہیں.."

بدر نے جھنجھلاتے ہوئے کہا...

وہ تینوں دو دن سے اس کام میں لگے ہوئے تھے..

نشے کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کر کے بُرائی میں اپنا حصہ مزید کر رہے تھے..

جب ولید کا فون بجا..

"ہیلو ولید کہاں ہو.."

دوسری طرف سے اس کی بہن کی آواز گونجی...

گھر والے بے خبری میں مارے جاتے ہیں..

"آپا بس میں دوستوں کے ساتھ آفس میں ہوں..رات کو آجاؤں گا.."

"اچھا جلدی آنا بھائی ہو میرے...وہ لوگ بھی پوچھ رہے.."

"اوکے..."

وہ یہ کہہ کر جلدی سے فون بند کر گیا..

جب بچوں کے رونے پر بدرنے کوفت سے فون ملایا..

"ملک کام ہو گیا ہے...اور یہ بچے اس سے پہلے میرے ہاتھوں مریں.
.لے جاوا نھیں...اور ہمیں اپنے شکار کے لیے تین دن کے لیے جانا ہے
"..

"جاو عیش کرو میرے چیتوں اور یاد رکھنا... گڑ بڑ ہوئی تو ایک ہی سزا ہونی
ہے.."

ملک ڈھار کر رعب سے بولا...

"او کے باس"

وہ تینوں بولے..اور گھر چل دیے..جہاں سے ان کا زوال شروع ہونا تھا.

کبھی درد ہے تو دوا نہیں, دوا ملی تو شفا نہیں
وہ ظلم کرتے ہیں اس طرح جیسے میرا کوئی خدا نہیں

وَاَمۡطَرۡنَا عَلَيۡهِمۡ مَّطَرًا‌ؕ فَانۡظُرۡ كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُجۡرِمِيۡنَ ﴿۸۴﴾

اور ہم نے ان پر (پتھروں کا) مینھ برسایا۔ سو دیکھ لو کہ گنہگاروں کا کیسا انجام ہوا ﴿۸۴﴾

....

"بھائی پلیز آپ مجھے جانے دیں نا...ورنہ وہ ناراض ہو جائے گی..."

"دیکھو گڑیا کس کے ساتھ جاؤ گی...میں بزی ہوتا ہوں اور تمھیں اسے جانتے ہوئے وقت ہی کتنا ہوا ہے.."

وہ سحیقہ کی خنساء اور ردا سے دوستی پر حیران ہوا..

"بھائی ردا بھی جائے گی..اپنے ڈرائیور کے ساتھ اگر آپ اجازت دیں تو.."

"میں یہ رسک نہیں لے سکتا جانتی ہو.."

"تو آپ چلیں..."

"اچھا تم اپنی دوست ردا کی طرف کل کا پلین کر لو.. پھر وہ بھی ہماری ساتھ چلی جائے.."

"او و بھائی شکریہ.."

وہ خوشی سے اس کے گلے لگی... جب اس نے پیار سے اس کا سر تپکا...

....

آج گھر پر ہی ایک چھوٹی سی ڈھولک رکھی گئی تھی.. جبکہ مہندی کا فنکشن بھی کل گھر پر تھا مگر دھوم دھام سے..

خنساء اور محلے کی کچھ عورتیں.... ڈھولک کی تاپ پر گانے گا رہے تھے....

گھر کو پھولوں اور لائٹوں سے دلہن کی طرح سجایا گیا تھا... ہر طرف خوشی کا سما تھا.. اس طرح ہنسی مزاق اس رات کا اختتام ہنسی خوشی ہوا...

....

"یار کل مہندی ہے آجاو.. صبح نکلو گے تو رات تک پہنچ جاو گے.."

"یار بھائی نے کہا ہے صبح ردا کے پاپا سے بات کریں گے پھر کنفرم کریں گے.."

سحیقہ نے مطلع کیا

"اور میرے بابا کہتے سحیقہ جائے گی تو چلی جانا.."

"یار تم دونوں کل مل کر اکٹھے آجاو بس آجاو.. بہت مزہ آئے گا.."

"اچھا کل جواب ڈسائڈ ہو گا ہم بتادیں گے.. تم انجوائے کرو.."

اور اس طرح کچھ دیر باتوں کے بعد تینوں سونے چل دیں...

....

وہ اس وقت بستر پر چت لیٹا نا جانے کن سوچوں میں گم تھا.. چہرے پر سختی عروج پر تھی.. جب آنکھیں بند کرتے ہی ایک چہرہ اس کی آنکھوں کے سامنے آیا.. ہنستا مسکراتا چہرہ, کھلکھلاتی, اپنے خوف کو جھٹلاتی.. وہ اسے اچھی لگی...

چہرے پر موجود سختی کی جگہ مسکراہٹ آئی..

وہ ہلکے سے بڑبڑایا..

"آرہاہوں میں.."

یہ کہہ کر وہ آنکھیں موند گیا..

سچائی تو اس نے جان کر ہی سکون لینا تھا.

ایک عجیب سی کیفیت ہے اس کے بغیر

رہ بھی رہے ہیں اور رہا بھی نہیں جا رہا

....

آج خذیفہ کی مہندی تھی.. صبح سے پورے گھر میں اُدھم مچا ہوا تھا.. کوئی مٹھائی کی ٹوکریں تیار کر رہا تھا تو کوئی.. پھولوں کا تھال لیے پھر رہا تھا...

"افف امی..میری مہندی ابھی گیلی ہے مگر آپ کام کرنے کا کہہ رہی ہیں.."

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہاں تو کل ہی لگوا لیتی.. مگر اپنی دوسری ماں سے جان چھوٹے تب نا

.. آگ لگے ایسے فون کو جو بچوں کو نافرمان بنا دیتی ہیں.. "

"اومیری پیاری اماں کیوں صبح صبح اپنی انرجی اس غصے پر ضائع کر رہیں ہیں

.. بیٹے کی شادی ہے.. آرام کریں.. غصہ نہیں"

"اُسامہ اتنے کام ہیں اور یہ اس وقت مہندی لگوا کر بیٹھ گئی ہے.. اس کی

دوستوں نے بھی آنا ہے خود تیار بھی ہونا ہے.. "

وہ بول رہیں تھی کہ اُسامہ نے ان کی بات کاٹی..

"امی میں ہوں نا مجھے بتائیں.. آئیں میں بناؤں آپ کے بال"

وہ بولا تو خنساء کھلکھلا کر ہنسی..

"شریر کہیں کے جا کر اپنے بھائی کو دیکھو وہ تو ناچ رہا ہوگا.. "

یہ کہتے وہ کمرے سے چل دیں.. جبکہ اُسامہ نے خنساء کے ہنستے ہوئے

چہرے کو دیکھ کر دل سے دعا دی..

ہم پرورش لوح و قلم کرتے رہیں گے

جو دل پر گزرتی ہے رقم کرتے رہیں گے

....

"ہیلو آیان... میں دو دن کے لیے میانوالی جا رہا ہوں.. اُمید کرتا ہوں تم سنبھال لو گے.. اور کوئی تو سُراغ ہاتھ لگے گا.."

"چلو خیر سے جاو.. اور اگر کسی طرح کی مدد چاہیے ہو تو فوراً بتانا.."

"ظاہر ہے میرے بھائی.. مروں گا تو بھی تجھے بتا کر ہی.."

"چل دفعہ ہو جب بولنا فضول ہی بولنا خان.."

یہ سن کر وہ قہقہہ لگا گیا...

کبھی چاہو تو آزما لینا

ہم سر کا سودا کریں گے دوستی کا نہیں..

.. ..

غازیان سحیقہ کو لے کر دادا کے گھر پہنچا تو شناسائی اس کے چہرے پر چھائی وہ

چھپا گیا..اور سحیقہ کو اپنی دوست کو بلانے کو کہا...اور دروازہ کھُلتے ہی
دونوں اندر کی طرف بڑھ کر..

یہ ایک کنال کا گھر ایک اچھی جگہ پر بنا ہوا تھا..

وہ دونوں اندر بڑھے تو صوفے پر رداکے ابا (اویس صاحب) بیٹھے اخبار کا
مطالعہ کر رہے تھے جب دونوں کے سلام پر متوجہ ہوئے..

غازیان کو سامنے دیکھ کر وہ حیران ہوئے.. مگر ساتھ سحیقہ کو دیکھ کر ردا کی
بات یاد آئی..

"بابا میری دوست اپنے بھائی کے ساتھ آئے گی..پلیز اجازت دے دینا
"..

غازیان کی اُنکھوں میں موجود وہ پیغام پڑھ چکے تھے..

"او و بچوں بیٹھو..ردا بیٹا آپ کی دوست آئی ہے.."

ان کی اُواز پر سلیمہ بیگم کچن سے باہر آئیں..غازیان نے غور سے دیکھا..وہ
دونوں ہی بہت بڑھے لگ رہے تھے جب کے اُن کی عمر 5045 تک ہو

گی...

جب ایک لڑکی بھاگتی ہوئی..اس کے ساتھ بیٹھی سحیقہ کے گلے لگی..

"جانی آئی مس یو یار.."

ردا کے بولنے پر سحیقہ نے اس کے بازو پر ہلکا سا تھپڑ مارا جب کہ غازیان ہنس دیا.. کیونکہ وہ جانتا تھا یہ الفاظ سے سحیقہ کو خاص چڑ ہے..

جب وہ دور ہٹی اور اسے سلام کیا..

"سلام بھائی...کیسے ہیں..بھائی سحیقہ میرے ساتھ چلی جائے.."

وہ سلام کر کے بولی جب غازیان نے بڑے بھائی کی طرح اس کے سر پر ہاتھ رکھا..ایک شخص شدت سے اس وقت ردا کو یاد آیا.. مگر بولنے کی شوقین پھر بولی..

"چلی جائے..."

جب اس کا سر نفی میں ہلا دونوں کے چہرے لٹک گے...

"انکل دراصل میں یہاں آپ سے اجازت لینے آیا ہوں میں نے فیصلہ کیا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہے کہ میں دونوں کو خود لے کر جاؤں گا.. کیونکہ مجھے کسی پر بھروسہ نہیں

تو سحیقہ کے ساتھ ردا بھی میری چھوٹی بہنوں کی طرح ہے..اگر آپ کو

مسلئہ نا ہو تو.."

"نہیں بیٹا مجھے کوئی مسلئہ نہیں بلکہ اب تو بالکل بے فکر رہوں گا.."

یہ سن کر سحیقہ اور ردا ایک ساتھ چیخے

"یاہو.."

"آپ دونوں گاڑی میں چلو میں آتا ہوں.."

وہ دونوں اویس صاحب سے مل کر گاڑی میں چل دی..

جب وہ اویس صاحب کے گلے لگا اور انھیں یقین دلایا..

"انکل میں بھی آپ کا بیٹا ہوں..ردا کی جان کی حفاظت میری ذمہ داری

ہے.. مگر ابھی یہ بات راز رہنی چاہیے..میں بس سحیقہ کا بھائی ہوں..اللہ

حافظ.."

"اللہ حافظ بچے.."

وہ ان سے مل کر چل دیا..

شریکوں سے کہنا جلنا چھوڑ دیں

دوست خدا دیتا ہے لوگ نہیں

....

"خنساء اس وقت مہندی کے فنکشن کے لیے تیار ہو رہی تھی... گھر پر فنکشن ہونے کی وجہ سے وہ زیادہ تیار نا ہوئی.. کیونکہ اسے ان چیزوں میں دلچسپی نا تھی... جب اس کا فون بجا..

"ہاں جی جانی کیا پلین بنا.."

"یار مانو مار کھانی تم نے پہلے ہی اس ردا نے بول بول کر دماغ کھایا ہوا ہے .. یار ہم یہاں تمہارے دیے ہوئے ایڈریس کے پاس ہیں پلیز اگر تم کسی کو لینے بھیج دو.."

گاڑی چلاتا غازیان مسکرایا... گھر کے سامنے کھڑے ہونے باوجود وہ فون

کروانے کو ترجیح دے گیا..

"اچھا اچھا تم رو کو.. میں اُسامہ بھائی سے کہتی.."

خنساء اپنے آپ کو آخری بار شیشے میں دیکھ کر نیچے کی طرف بھاگی.. جب راستے میں ہی اسے اُسامہ مل گیا..

وہ اس وقت لال پینٹ کوٹ میں وائیٹ شرٹ پہنے.. نظر کا چشمہ لگائے نظر لگ جانے کی حد تک پیارے لگ رہا تھا...

جب خنساء نے آکر اس کا بازو تھاما.. وہ لال پیروں تک آنے سوٹ پر لال بلٹ لگائے ہوئے تھی.. بہن بھائی کا بہترین نمونہ وہ اس وقت پیش کر رہے تھے.. کیمرے کی آنکھ نے یہ منظر قید کر لیا..

جب خنساء کو یاد آیا تو بولی..

"بھائی وہ میری سہلیاں آئیں ہیں آپ انھیں اندر لے آئیں پلیز.."

"ہاں بیٹا جی میرے لیے بس اتنا ہی کام رہ گیا ہے.."

وہ یہ کہہ کر اس کے سر پر ہلکا سا تھپڑ لگا گیا..

....

جب تک اُسامہ انھیں اندر لے کر آیا تب تک لڑکی والے آ چکے تھے ..اُسامہ کو داخلی دروازے پر ہی ولید اور اس کے دوست مل گیا..اس کے چہرے پر آتی سختی دیکھ کر غازیان ٹھٹکا...جب اُسامہ نے شرافت سے ردا اور سحیقہ کو اندر کا راستہ دکھایا...اور اس کی طرف متوجہ ہوا..

"بھائی صاحب کیسے ہیں آپ.."

"بہتر ہو گا تم اپنی حد میں رہو..تمہاری بہن کی شادی ہے..بچے اس لیے احتیاط کرو.."

اُسامہ اس کے گال تھپک کر گیا تو وہ غصے سے کھولنے لگا..جب کہ غازیان اس سب میں خاموش رہا..

ہم امن چاہتے ہیں مگر ظلم کے خلاف
گر جنگ لازمی ہے تو پھر جنگ ہی سہی

....

خنساء ان دونوں کو دیکھ کر خوشی سے گلے لگی.. اور انھیں لے کر بھائی بھابھی کی طرف بڑھی.. خزیفہ مسکراتا ہوا مسلسل اسے بلا رہا تھا...

"بھائی یہ ملیں میری دوستوں سے.. سحیقہ اور ردا اور یہ میرے بندر بھائی خزیفہ جن کی شادی پیاری سی بھابھی اسماء سے ہونے جا رہی ہے.. "

وہ دونوں اس وقت ایک ساتھ بلاشبہ حسین لگ رہے تھے خزیفہ سفید شلوار اور پستہ گرین رنگ کی قمیص پہنے ہوئے تھا.. جب کہ آسماء سفید چوڑی دار پجامے کے ساتھ پستہ گرین کام والے پاؤں تک آتے فراک کے ساتھ.. پیچ رنگ کا ڈوپٹہ میں ملبوس تھی.. خنساء کی بات پر سر جھکا ہنسی تو خذیفہ نے سب کو گھورا...

OBJ

اس طرح ہنستے مسکراتے سب نے رسم کی...

لڑکوں نے خوب بھنگڑا ڈالا.. خوب شور مچایا.. سارے فنکشن میں خنساء

احتیاط سے رہی وہاں ہی...اُسامہ کی دھمکی کی بنا کر وہ لوگ دور دور باز رہے... یہ سب غازیان کی آنکھوں میں کھٹکا ضرور تھا. مگر وہ ارشد صاحب کے ساتھ رہا یا اُسامہ کے وہ وہاں کسی کو جانتا نا تھا...

اس طرح ہنسی مزاق میں رات کا اختتام ہوا...

....

مہندی کا فنکشن ختم ہوا تو خنساء سحیقہ اور ردا کو لے کر کمرے میں آ گئی ..خنساء کے گھر والے اس کی سہیلیوں کو دیکھ کر مطمئن ہوئے کیونکہ وہ دوستی نہیں کرتی اور جس سے کرتی اسے چھوڑتی نہیں..ارشد صاحب اور سمیرا بیگم کو وہ سلجھی ہوئی اچھے خاندان کی بچیاں لگی..اور وہ غازیان سے بھی بہت پیار محبت سے ملی..چند ہی گھنٹوں میں اُسامہ اور غازیاں کی خوب جم چکی تھی...یہ کہنا سہی ہو گا..دونوں کھڑوس ایک ساتھ....اُسامہ تمام چیزیں سمیٹ کر آیا تو جا کر بیڈ پر گر گیا...جب خذیفہ کی آواز پر متوجہ ہوا...

"سامی صاحب یہ آپ نے کیا مہمانوں کو لاونج کے صوفے پر سلانا ہے کیا..."

خذیفہ ہنستے ہوئے غازیان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا..اُسامہ 24 کا تھا..جب کہ غازیان 25 کا اور خذیفہ 27 کا.. مگر دوستی عمر کہاں دیکھتی ہے....اس طرح خذیفہ چند باتیں کر کے اپنے کمرے میں چل دیا...

....

"اس سالے کمینے کی وجہ سے..آج مچھلی ہاتھ میں نا آئی..."

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ولید غصے میں بولا...

"اوو یارا چھوڑ کل ایک بار نکاح ہو جانے دے پھر مزے..تو بھی پھر یاد کرے گا کس سخی سے پالا پڑا ہے"

اس کی بات کا مطلب سمجھ کر زین ولید اور بدر نے قہقہہ لگا گیا...

الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي ◌ْفَاج◌ْلِدُو◌ْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّن◌ْهُمَا مِائَةَ جَل◌ْدَةٍ وَّلَا
تَأ◌ْخُذ◌ْكُم◌ْ بِهِمَا رَأ◌ْفَةٌ فِي◌ْ دِي◌ْنِ اللّٰهِ اِن◌ْ كُن◌ْتُم◌ْ
تُؤ◌ْمِنُو◌ْنَ بِاللّٰهِ وَال◌ْيَو◌ْمِ ال◌ْاٰخِرِ وَل◌ْيَش◌ْهَد◌ْ عَذَابَهُمَا
طَآئِفَةٌ مِّنَ ال◌ْمُؤ◌ْمِنِي◌ْنَ ﴿۲﴾

بدکاری کرنے والی عورت اور بدکاری کرنے والا مرد (جب ان کی بدکاری ثابت ہو جائے تو) دونوں میں سے ہر ایک کو سو درے مارو۔اور اگر تم خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو شرع خدا (کے حکم) میں تمہیں ان پر ہرگز ترس نہ آئے۔اور چاہیئے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت بھی موجود ہو ﴿۲﴾

....

مہندی کے فنکشن کے بعد وہ تینوں کمرے میں گھسی مووی دیکھنے کے لیے بیٹھی تھیں...جب ہارر مووی کے دوران سحیقہ کی آواز گونجی..

"یار مجھے ڈر لگ رہا.."

"یار مجھے نیند آ رہی.."

ردا نے اُونگتے ہوئے کہا..جب خنساء نے اسے زور سے چت لگائی..

"یار مجھے بھوک لگی ہے..رو کو میں بھائی سے کہتی ہوں کھانے کا..."

وہ دونوں کو کمرے میں چھوڑتی ہوئی اُسامہ کے کمرے میں بڑھی..

"اُسامہ بھائی مجھے بھوک لگی ہے..کچھ بنا کر دیں..."

وہ آرڈر کرنے والے انداز میں بولی اُسامہ جو کہ لیٹا ہوا تھا..ایک دم سے اُٹھ بیٹھا...خنساء ایک وقت ڈھیلی سی ٹی شرٹ کے ساتھ کھلے پجامے میں ملبوس تھی..غازیان جو اس وقت صوفے پر بیٹا لیپ ٹوپ استعمال کر رہا تھا ایک نظر اسے دیکھ کر نظریں جھکا گیا..

اُسامہ کا دل چاہا ماتھا پیٹ لے..کیونکہ وہ کسی باہر والے کے سامنے ذلیل نہیں ہونا چاہتا تھا..اوپر سے تھکاوٹ سے بُرا حال..

"خنساء بچے کچن میں سب موجود ہے..آپ دوستیں کر لو ڈیسائڈ کہ کیا کھانا
.."

"بھائی یار آپ کو میرا پتا ہے نہ مجھ سے یہ کچن والے کام نہیں ہوتے..بس 10 منٹ میں کچھ اچھا سا بنا دیں..میں بتا رہی ہوں.."

اس نے اُسامہ کو دھمکی دی..غازیان کے چہرے پر بھرپور مسکراہٹ آئی..جو وہ چھپا گیا... مگر اُسامہ کی آنکھوں سے پوشیدہ نا رہی.. مگر اس نے نظریں ناں اُٹھائیں اور یہ بات اُسامہ کو بہت اچھی لگی..جب کہ خنساء جیسے ہی پلٹی تو چیخ اُٹھی..

"ممممم..."

"تم تم یہاں کیا کر رہے ہو تم وہ ہی ہو نا جس نے مجھے گرایا تھا..میرے گھر میں کیا کر رہے ہو.."

غازیان نے قہقہہ بہت مشکل سے روکا..

اُسامہ نے فوراً اسے پکڑا کیونکہ وہ مارنے کے لیے اگے بڑھ رہی تھی..

"بھائی میں بتارہی ہوں یہ وہ ہی بد تمیز شخص ہے جس کی وجہ سے مال میں گری تھی..اور دو دن درد رہا تھا.."

اُسامہ اسے حصار میں لیے کھڑا تھا کہ کہیں وہ گھر آئے مہمان کو کچھ کہہ نا دے...

"ہاں تو خود ہی نازک سی ہو اس کی کیا غلطی..اور اوپر سے تمہاری دوست کا بھائی ہے..تم خود سر پھاڑنا چاہتی ہو..تا کہ وہ بابا سے ہمدردی لے"

اُسامہ نے اس کے کان میں کہا تو اس نے گھورا..اور غازیان کو بھی..

"مجھے میرا کھانا چاہیے.."

وہ کہہ کر چل دی...جب کہ اُسامہ شرمندہ ہوا وہ غازیان نے مسکرا کر اس کی شرمندگی دور کی اور اس کے ساتھ باہر نکل گیا..جو دوستی میں اس کی مدد کا کھلا پیغام تھا..وہ دونوں مسکرا دیے....

اور اس طرح دونوں نے مل کر کھانے پینے کا انتظام کیا اور خود جا کر سو گے..اور ایک پر سکون رات اپنے اختتام کو پہنچی.

اے کاش وہ بن جائے تمام عمر کیلئے اپنا

بار ہا دل نے اسطرح کا سوچا تو خوش ہوئے

....

"کیپٹن خان آپ جانتے ہیں کہ اس وقت آپ کس سٹیج پر ہیں.. دو دن بعد کتنا بڑا دن ہے اور آپ یہاں سے غائب ہیں کیا میں جان سکتا ہوں کیوں.."

کرنل سلیم نے اسے غصے سے مخاطب کیا..

"سر دو دن بعد آپ کے پاس ہوں گا. ابھی میں ضروری کام سے آیا ہوا ہوں..."

"خان.. تم نے ندیم کو دوبارہ کچھ کہا ہے؟.."

"کہاں سر میری اتنی جرات کہاں.."

"خان مجھے ڈر ہے کہ اس کی خاموشی کچھ تو اُدھم مچائے گی.."

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کوئی نہیں سر.. میں ہوں نا.. ایسا کچھ نہیں ہو گا.. آپ آرام کریں.."

صبح کے چار بجے وہ بالکونی میں کھڑا باتیں کر رہا تھا...

....

آج بارات کا دن تھا تمام لوگ صبح ناشتے کے بعد اپنے اپنے کاموں میں مگن تھے.. جب کہ خنساء کی انگلیاں مسلسل فون پر لگی تھیں..

"دیکھو تم نے مجھے کہا تھا.. میں نے ایک شخص کو ڈھونڈا ہے.. مگر تمھیں اس کے لیے مجھے بتانا ہو گا کہ تم میری مدد کرو گے ٹیسٹ میں.."

جب دوسری طرف سے جواب آیا..

"پہلے تم مجھے ثبوت دو کہ تم نے کیا ڈھونڈا ہے.."

"میں تم پر یقین کیوں کرو.. مسٹر"

"اگر میں تمھیں اپنی پہچان بتا دوں تب بھی"

"آئی اس آئی میں یہ منع ہے.. تم اصول توڑو گے.."

"شاباش سب جانتے ہوئے بھی آپ بچی بنتی ہیں.."

"میں تمھیں بلوک کر دوں گی.. ہو ہی دو نمبر انسان آیا بڑا آرمی والا.."

خنساء فون میں لگی تھی.. جب ردا نے آکر اسے زور سے تھپڑ لگایا...

"کیا ہے یار کمر توڑ دی.. پہلے ہی اس سحقیہ کی بچی کہ بھائی کو کل سے دیکھا ہے.. دماغ خراب ہوا پڑا ہے..."

"میرے بھائی کو کچھ نا کہو خنساء..."

سحیقہ چیخی جب کہ ردا نے اسے گھورا..

"اچھا اچھا معافی.."

"اب تیار ہو جاو بھائی کی شادی ہے تمہاری"

"اچھا چڑیلوں پانچ منٹ میں ہوتی... وہ کہہ کر فون کی طرف متوجہ ہوئی

..

. . ..

"یار اس لڑکی کو مجھ پر شک ہے یعنی کرنل پر.."

وہ بے بسی سے بولے..

"تو سچ بتا دیں.."

خان نے مزے سے کہا..

"سب تمہاری وجہ سے ہے"

"توبہ توبہ بڈھے وارے جوان ہونے کی کوشش آپ کر رہے ہیں .."

"خان میں جوان ہوں اور میں بتا رہا میں ثبوت حاصل کر کے رہوں گا.."

وہ غصے سے کہہ کر فون بند کر گیا..

جب کہ وہ ہنسنے لگا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یوں تو ہر رنگ جچتا ہے برابر ہم پر

مگر یونیفارم میں آتے ہیں تو چھا جاتے ہیں

....

بارات کا فنکشن زور و شور سے شروع ہو چکا تھا..

لڑکے والوں کی زبردست انٹری کے ساتھ آئے تمام لوگ انھیں سہرائے

بنا نہ رہ سکے..

حال میں سب سے آگے خزیفہ کے ساتھ سمیرا بیگم اور ارشد صاحب داخل ہوئے.. جب کہ ان سے پیچھے.. خنساء اپنی دونوں سہیلیوں کے ساتھ اور پھر اُسامہ اور باقی تمام لوگ داخل ہوئے..

کچھ ہی دیر بعد نکاح کے تمام فرائض انجام پائے گے...اور اس طرح آسماء عبدالصمد سے آسماء خزیفہ بن گی...

....

خزیفہ کی خواہش کی بنا پر خزیفہ کو آسماء کے پاس بھیج دیا گیا...اُس کا کہنا تھا .. کہ وہ نکاح کے بعد اپنی بیوی سے مل کر اُس کے ساتھ آئے گا...

وہ دونوں اس وقت ایک دوسرے کے آمنے سامنے موجود تھے.. خذیفہ کے چہرے کی خوشی واضع تھی...ہر لڑکی کے لیے یہ مشکل دن ہوتا ہے .. مگر وہ خوش تھی.. کیونکہ وہ خوش نصیب تھی کہ اسے خزیفہ جیسا شوہر ملا...

خذیفہ بلیک پینٹ کوٹ میں ملبوس جب کہ آسماء مہرون رنگ کی میکسی میں ملبوس..لال ڈوپٹہ لیے ہوئے آنکھیں جھکائے ہوئے تھی..

OBJ

خذیفہ نے جھک کر اس کا ہاتھ تھاما اور لبوں سے لگایا....کمرے میں موجود کیمرہ مین نے یہ منظر قید کر لیا....وہ دونوں ایک دونوں کا ہاتھ تھامے اسٹیج تک آئے ہر طرف زبردست قسم کی ہوٹینگ کی گئی..

....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

غازیان جو ناجانے ایک کونے میں کھڑا تمام لوگوں کو دیکھ رہا تھا...جب ارشد صاحب اس کے پاس آئے..اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا..

"برخوردار اتنے اکیلے کیوں کھڑے ہو..میرے ساتھ آجاو...اب اتنا بھی میں بور نہیں کروں گا.."

اُن کی بات سن کر وہ ہلکا سا ہنسا اور اُن کے ساتھ چل دیا...وہ دونوں ادھر اُدھر کی باتیں کرنے لگے..جب ارشد صاحب کا فون بجا..اور وہ اپنے ساتھ کسی کو اس تک لے کر آئے...جس پر غازیان کو اچھی خاصی کانسی لگی

کہ ایک دم سے دونوں پریشان ہو گے.. جب کہ اُسامہ اس تک آیا..

"بیٹا تم ٹھیک ہو.."

اُسامہ نے اس کی کمر سہلائی تو اس نے اثبات میں سر ہلایا...

"عثمان.. یہ ملو ہمارے نئے دوست کو... ہاں جوان ہے مگر کمال کا بندہ ہے..."

ارشد صاحب نے اس کی پیٹھ تھپتھپا کر کہا...

"اور غازیان بیٹا یہ میرا دوست ہے کرنل عثمان... بڈھا ہو گیا ہے مگر دوست دوست ہے..."

ارشد صاحب اچھے موڈ میں ہونے کی وجہ سے خوب باتوں کے موڈ میں تھے... جب کہ غازیان نے عثمان صاحب کو ایسے دیکھا جیسے کہہ رہے ہوں..

"بھئی آپ کمال ہیں..."

پرانے دوستوں کی ایک خوبصورت ادا یہ ہوتی ہے

کہ کمبخت بوڑھے ہو جاتے ہیں بڑے نہیں ہوتے

جب اُسامہ کے پاس تین لڑکیاں آئیں جب ارشد صاحب کو دیکھ کر سلام

کیا...

"بابا میں اُسامہ بھائی کو لے جاؤں.."

خنساء نے ہلکی آواز میں پوچھا... جب انھوں نے ہاں میں سر ہلایا اور بولے

..

"عثمان یہ میری بیٹی.. خنساء مریم ارشد.. اور بیٹا یہ میرا دوست ہے

...اُسامہ جاؤ بہن کے ساتھ.. اور غازیان کو بھی ساتھ لے جاو.."

جب کہ ردا خنساء اور سحیقہ تینوں نے سر جھکا کر ارشد صاحب اور عثمان

صاحب سے پیار لیا...

جب کرنل عثمان کی آنکھوں میں بے بسی دیکھ کر غازیان نے جلد وہاں سے

ہٹ جانا بہتر سمجھا...

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

....

"وہ دیکھ یار یہ ہی مست پیس ہے..اور اُس کے ساتھ دو اور.."

ولید کے کہنے پر تینوں نے قہقہہ لگایا...

"یار یہ اُسامہ کے ساتھ کون ہے.."

زین نے آنکھیں چھوٹی کر کے پوچھا...

"جو بھی ہے گالی...کو سیدھا کر دوں گا...ابھی تم دونوں آنکھیں سیکھو.."

وہ تینوں شطانیت سے ہنسے..

تم ظُلم کرتے ہو اس طرح

جیسے کہ میرا کوئی خدا نہیں

....

وہ تینوں اس وقت ایک ساتھ کھڑی مختلف طریقوں سے تصویریں بنوا رہی تھیں ...جب اُسامہ نے انھیں گھورا...خنساء اُسامہ کو اپنی تصویریں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بنوانے کے لیے لائی تھی کیونکہ اُسے کوئی تصویر پسند نا آتی..

جب کہ خنساء سفید گھٹنوں تک آتی قمیض کے ساتھ کیپری پہنے ہوئے

... تھی جبکہ ساتھ لال ڈوپٹہ لیے ہوئے..اس کے مقابل ردا سفید شلوار

سوٹ کے ساتھ پینک ڈوپٹہ لیے ہوئے...اور سحیقہ جو خنساء جیسی نازک

سے وجود کے ساتھ سفید شلوار قمیض کے ساتھ نیلے رنگ کا ڈوپٹہ لے

ہوئے تھی..خنساء اور سحیقہ نازک وجود لیے ہوئے...جب کہ ردا کا وجود

تھوڑا ابھرا ہوا تھا مگر وہ موٹی نا تھی..ان تینوں کی خوبصورتی اپنی مثال آپ

تھی...جب تصویریں لیتے ہوئے..خنساء نے سحیقہ کو کیمرے دیا اور خود

اُسامہ کے ساتھ کھڑی تصویر بنانے کا کہا...سحیقہ بوکھلائی اس سے پہلے کہ

کیمرہ زمیں بوس ہوتا..غازیان نے فوراً اسے تھام کر اُسے تسلی دی..اور

اس طرح تصویروں کا سلسلہ اختتام کو پہنچا...

....

ماضی...

سکندر کے مرنے پر آسمان بھی خوب رویا مگر جو نا رو یا وہ غازیان سکندر خان تھا..

وہ بھاگ تو گیا تھا... مگر تین دن تک جو بچہ اندھیری رات قبرستان میں رہ کر آئے اس پھر خوف نہیں آتا..اور ہوا بھی ایسا..وہ ڈرنا بھول گیا۔..وہ انسانوں کی بستی میں خوف کو بھول گیا....

رات اندھیری ہے تو اندھیری ہی سہی..

شیر اندھیروں سے نہیں ڈرتے..

....

کھانا کھلتے ہی سب ادھر اُدھر ہو گے..جب خنساء اکیلی ایک میز کے پاس کھڑی مگر پاس سے آتی آواز پر متوجہ ہوئی..

"او و سوہنیے کیسی ہو.."

"تم تم یہاں کیا کر رہے ہو.."

"او و میری معصوم رانی تم تو کچھ جانتی ہی نہیں.."

"تم کیسے مرد ہو.. تمہاری اپنی بہنیں ہیں... اور"

"ہاں ہیں مگر تو تو.."

اس سے پہلے کہ وہ کوئی اور غلاظت پھلاتا... اُسامہ کے آتے ہی وہاں سے چل دیا... جب کہ وہ غصہ اور بے بسی سے خنساء کو لیے چل دیا.

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ
شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ
شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۙ ﴿۴﴾ اِلَّا
الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵﴾

اور جو لوگ پرہیز گار عورتوں کو بدکاری کا عیب لگائیں اور اس پر چار گواہ نہ لائیں تو ان کو اسی درے مارو اور کبھی ان کی شہادت قبول نہ کرو۔ اور یہی بدکردار ہیں ﴿۴﴾ ہاں جو اس کے بعد توبہ کر لیں اور (اپنی حالت) سنوار لیں تو خدا (بھی) بخشنے والا مہربان ہے ﴿۵﴾

....

سحیقہ جیسے ہی کھانا ڈال کر پلٹی ردا کو وہاں نا پا کر اس کے ہاتھ پیر پھول گے وہ جلدی جلدی چل رہی تھی جب زبردست قسم کا تصادم ہوا.. جب کہ اس کی پلیٹ اگلے کے کپڑوں پر سلامی پیش کر کے اس کے قدم چوم رہی تھی..

"آہا...ایم سو سوری..."

وہ بوکھلا کر بولی.جب اُسامہ جو سامنے پا کر مزید گھبرائی..

"اووہو میڈم آپ نے میری مدد کا اچھا صلہ دیا ہے.."

وہ سنجیدگی سے بولا..

"نہیں نہیں میری غلطی نہیں ہے.."

"ہاں جی میری غلطی ہے..جو مجھے چھوٹی سے چیونٹی نظر نہیں آئی...."

"ہنہ خود تو ہاتھی..ویڑے..پتھر....کہیں کے..."

وہ جھنجھلا کر بولی....

جب اُسامہ نے کندھے اچکا کر ویٹر کو صفائی کا اشارہ کیا اور اپنا کوٹ صاف کرتے چل دیا... جب کہ دور سے یہ منظر کسی نے دیکھ کر مسکراہٹ چھپائی...

پرانے شہر کے منظر نئے لگنے لگے مجھ کو

ہے تیرے آنے سے کچھ ایسی فضائے شہر بدلی

.. ..

سحیقہ غصے سے ردا کے سر پر آ کر کھڑی بولی..

"کہاں گی تھی مجھے چھوڑ کر شرم نہیں اٗتی اور پوچھا بھی نہیں تم نے کہ دوست کو دیکھ لوں."

"اووہو کیا ہو گیا ہے جانی..اور کھانا کہاں ہے.."

"کھانا...پتہ نہیں.."

وہ غصے سے بول کر بیٹھی...

جب دو منٹ بعد اُسامہ اور غازیان ویٹر کے ساتھ ان کے ٹیبل تک آ ئے

...

"آپ ان کے ٹیبل پر کھانا لگا دیں...اور غازیاں تم بھی ساتھ ہی کھالو

..اور ہاں خنساء"

"جی بھائی.."

"کسی نے تمہارے ہنڈ سم بھائی کو ہاتھی کہا ہے"

"کیا..کون ہے بھائی کسی کی اتنی ہمت.."

یہ سب کر سحیقہ نے سر جھکایا جب کہ اُسامہ قہقہہ لگا گیا....

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

....

اس طرح کچھ دیر بعد آسماء کی بہن حریم نے دودھ پلائی کی رسم کی اور پھر ہنسی مزاق میں ہی رخصتی ہو گئی اور آسماء اپنے گھر والوں کو چھوڑ کر پیا دیس سدھار دی....

اور ایک خوبصورت رات کا اختتام ہوا..دو روحوں کا ملاپ ہوا...

خوشیوں کو ان کی راہ ملی..

....

"بدر تم کس کے انتظار میں ہو وہ گالی.. آج بھی ہاتھ نہیں ائی..."

"یار تم فکر کیوں کرتے ہو... آج تو میں نے ایک اور مرغی تاری ہے.. کل وہاں ولیمہ ہو گا.. اور اُدھر ہماری دعوت.."

ااور یہ سن کر تینوں نے قہقہہ لگایا..

وَالذِيْ نَ يَرْ موْ نَ ال مُحْ صَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَا تُوْ ا بِاَرْ بَعَةِ
شُهَدَآءَ فَاجْ لِدُوْ هُمْ ثَمٰنِيْ نَ جَلْ دَةً وَّلَا تَقْ بَلُوْ ا لَهُمْ
شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓـ ـِٕكَ هُمُ الْ فٰسِقُوْ نَ ۙ﴿۴﴾ اِلَّا
الَّذِيْ نَ تَابُوْ ا مِنْ بَعْ دِ ذٰلِكَ وَاَصْ لَحُوْ ا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْ رٌ رَّحِيْ مٌ ﴿۵﴾

اور جو لوگ پرہیزگار عورتوں کو بدکاری کا عیب لگائیں اور اس پر چار گواہ نہ لائیں تو ان کو اسی درے مارو اور کبھی ان کی شہادت قبول نہ کرو۔ اور یہی بدکردار ہیں ﴿۴﴾ ہاں جو اس کے بعد توبہ کر لیں اور (اپنی حالت) سنوار

لیں تو خدا (بھی) بخشنے والا مہربان ہے ﴿۵﴾

....

مہندی بارات کے فنکشن کے بعد آج ولیمے کا فنکشن شہر سے تھوڑا دور ایک کھلے آسمان تلے رکھا گیا تھا.. یہ ایک خالی اور پر سکون علاقے تھا ..ایک اچھے خاصے انتظام کے بعد فنکشن رکھا گیا..ایک خوبصورت سی روش بنائی گی تھی.. جس پر سب آجارہے تھے...تو کوئی تصویریں بنوارہا تھا..

سب باتوں میں مصروف تھے جب تمام بتیاں بجھ گئیں...خذیفہ آسماء کا ہاتھ تھامے اندر داخل ہوا..سب نے زبردست ہوٹینگ کی.. خزیفہ بلیک پینٹ کوٹ میں ملبوس تھا..جب کہ آسماءاوف وائٹ سوٹ جو کہ لمبی ٹیل لیے ہوئے تھا....خوشی دونوں کے چہروں پر عیاں تھی..

ایک زبردست گانے اور شور کے ساتھ استقبال کیا گیا...

اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ
لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ
اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ
كَرِيْمٌ ﴿٢٦﴾

ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کے لئے اور ناپاک مرد ناپاک عورتوں کے لئے۔اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لئے۔اور پاک مرد پاک عورتوں کے لئے۔یہ (پاک لوگ) ان (بد گویوں) کی باتوں سے بری ہیں (اور) ان کے لئے بخشش اور نیک روزی ہے ﴿٢٦﴾

اور دیکھتے دیکھتے کوئی تبصروں میں مصروف ہوا تو کہیں تصویروں ک سلسلہ شروع ہوا۔ .

....

اس وقت تینوں کالی گھٹنے تک آتی قمیض کے ساتھ کیپری پہنے لال رنگ کے ڈوپٹے لیے ہوئے تھیں..وہ تینوں اس وقت مختلف پوز میں تصویریں

بنوارہی تھیں..جب سمیرا بیگم نے خنساء کو اپنی طرف بلایا...وہ بھاگتی ہوئی سمیرا بیگم تک گئی جب اُنھوں نے مٹائیاں اور کچھ چیزیں لانے کا کہا..جب ان کے کہنے پر وہ منہ بناتی ہوئ ہال کے دوسری جانب چل دی جہاں خاموشی کاراج تھا...کالی اندھیری رات میں..کالے سوٹ میں ملبوس وہ پری ناجانے کتنی نظروں میں تھی..

وہ ابھی اُدھر پہنچی ہی تھی..جب اس کو چیزیں ڈھونڈتے پانچ منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ کمرے میں کچھ کھٹکنے کی آواز آئی...سانس تھا جو رکنے لگا..خوف اندھیرے میں حاوی ہونے لگا..اس کو سمجھ نہیں آرہی تھی کے اس وقت اس کے علاوہ یہاں کون ہو سکتا ہے...جب وہ آنکھیں زور سے میچ کر ہلکے سے مڑی..مڑتے ہی اس نے آنکھیں کھولیں مگر یہ کیا اپنے سامنے تین لوگوں کو دیکھ کر نہ صرف اس کی ہلکے سے چیخ نکلی بلکہ اس کا سانس اٹکنے لگا..اس کے قدم پیچھے کی طرف بڑھنے لگے ..اس سے پہلے وہ اور چیختی اور وہاں سے بھاگتی...اس میں سے ایک آگے بڑھا اور اس

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کے منہ پر ہاتھ رکھا اور اس کی آواز کا گلہ گھونٹا..

....

"امی خنساء کہاں ہے..؟"

اُسامہ جو کب سے عثمان صاحب اور غازیان کے ساتھ گپیں لڑا رہا تھا..خنساء کو ہال میں کہیں بھی موجود نا پا کر پریشان ہوا..پاس سے گزرتی ماں سے سوال کر ڈالا..

"بیٹا کچھ چیزیں لینے بھیجی تھیں حویلی کے پاس سے ابھی تک آئی نہیں.."

سمیرا بیگ یہ کہہ کر وہیں سے چل دی

"اچھا امی..."

وہ یہ کہہ کر دونوں سے معزرت کرتا..دوسری طرف چل دیا..جب کہ غازیان نے سحیقہ سے کچھ سوال کیے..اور اُسامہ کے پیچھے بھاگا

....

"بہت اُچھل کود کر رہی تھی نا لڑکی اب آئی ہے ہمارے حوالے۔۔"

بدر نے منہ دبوچتے ہوئے کہا... وہ کہیں دور ماضی میں جانے لگی... جب ناجانے اس میں ہمت کہاں سے آئی اس نے بدر کے ہاتھ پر دانت گاڑھ دیے... وہ درد سے بلبلا اُٹھا..

ولید نے زوردار تھپڑ لگانے کے لیے ہاتھ اُٹھایا ہی تھا کہ کسی نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا...

شاید یہاں اُن تینوں کے علاوہ بھی کوئی تھا جو یہ سب دیکھ رہا تھا...

ہاں وہاں اللہ موجود تھا.. وہ اپنے بندے پر ظلم نہیں ہونے دے گا..

ہاں بے شک اللہ ہر جگہ موجود ہے..

ہر چیز پر قادر ہے..

خنساء اپنی آنکھیں بھیچ گئی.. جب اپنے منہ پر سے ہاتھوں کی سختی کم ہوئی تو اپنی انکھوں کے سامنے ایک شخص نظر آیا.. جو اس کے لیے کسی مسیحا سے کم نہ تھا۔۔اس سے پہلے کے وہ اس کے ساتھ کچھ برا کرتے یا اُس کو مارتے پیٹتے اللہ نے اپنی مدد بھیجی تھی...

وہاں کوئی اور نہیں غازیان تھا...جو نا جانے کب اور کیسے اس تک پہنچا...

...وہ ولید کا ہاتھ پکڑے کمر کی طرف لے کر آیا اور زور سے ہاتھ موڑا کے

ولید کی زوردار چیخ گونجی...خنساء منہ پر دونوں ہاتھ رکھے یہ سب دیکھ رہی

تھی..

جب بدر آگے بڑا اور اُسے چھڑانے کی کوشش کرنے لگا..

"چھوڑ سالے...تو ہوتا کون ہے میرے بندے کو ہاتھ لگانے والا.."

زین وہاں سے بھاگنے کی کوشش میں تھا...اور کامیاب ہوتا ہوا وہاں سے

نکل گیا..

"تو کون ہوتا ہے...اپنے ہی گھر کی عزت پر ہاتھ ڈالنے والا..."

إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ

بے شک ظالم کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔

Indeed, the wrongdoers shall never be successful.

غازیاں نے اس کے پیٹ میں ٹانگ مارتے ہوئے اُسے چھوڑا.. وہ کرہتا ہوا زمین پر گہرا بولا..

"تجھے بڑی مرچی اُٹھ رہی ہے.. گالی.. یہ تیری لگتی کیا ہے.."

وہ کمینے پن سے بولے.. غازیان نے نا آؤ دیکھا نا تاؤ دونوں کی خوب پینٹی لگائی..

دور کھڑی خنساء خاموش تماشائی بنی سب دیکھ رہی تھی.. اس سے پہلے کہ وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہوتی... ناجانے اس وقت اُسامہ کیسے پہنچ گیا اور اسے تھامہ اور وہ اس کی باہوں میں جھول گئی۔ اور غازیان کو آپے سے باہر دیکھ کر وہ تمام معجرہ سمجھ گیا..

....

"آیان... تمہیں یہ کام کرنا ہو گا.."

"خان کام تو ہو جائے گا.. مگر ملک اور اس کے ساتھی.. یہ خبر سنتے ہی بھوکے شیر بن جائیں گے.."

"ہاہاہا... تم بھول رہے ہو.. مجھے بھوکے شیروں کو مزید تڑپنا اچھا لگتا ہے
..اور شکار کو پکڑتے ہی جال میں پھستے ہیں.."

"ہاں یہ تو ہے.. کیا کچھ پر نسل پوچھوں.."

"ہمم.."

"کیا وہ ٹھیک ہے؟.."

"شاید.."

وہ یہ کہہ کر فون بند کر گیا..

کیونکہ وہ کچھ دیر آنکھیں موندے سکون لینا چاہتا تھا..

....

ماضی..

ایک 12 سال کے جوان بیٹے کی موت پر قیامت برپا ہو سی گئی...

اے ایس پی کے گھر ایک اُجڑی لاش اُتاری گئی... وہاں ہی بے ہوش بیٹی

اپنے بھائی کی لاش کے ساتھ لگی ملی... اتنا دردناک منظر دیکھنا ایک باپ

کے لیے آسان نا تھا.. مردہ بیٹا اور لاش کے برابر بیٹی..

آسمان بھی ماتم کناں تھا ہر کوئی اس باپ کے دکھ میں شریک تھا.. وہاں ہی شیطان اپنے کامیاب ہونے پر جشن منا رہا تھا... وہاں ہی ایک کونے میں بیٹھا..12

سالہ بچہ اس دردناک منظر کو دیکھ رہا تھا.. جو کسی طرح بھٹک کر یہاں پہنچ گیا تھا... جنازہ اُٹھایا گیا ہر طرف شور تھا... مگر وہ اس منظر میں گم سب دیکھ رہا تھا.. بے ہوش ننھی پری اپنی ماں کی گود میں دردناک تاثرات لیے ہوئے تھی...

....

وہ بھٹکتا ہوا.. نا جانے کتنے دن اس قبر کے سراہنے بیٹھا رہا جب ایک دن کوئی امام کا رُخ اس طرف تھا... باپ کی قبر سے سر ٹکائے 8 سالہ بچہ .. بھوک پیاس سے نڈھال.. ارد گرد سے بے خبر.. بیٹھا تھا..

"بیٹا آپ یہاں کیا کر رہے ہو..؟"

وہ درمیانی عمر کا آدمی اُس سے بولا..

وہ ڈرا نہیں گھبرایا نہیں بس بولا تو اتنا..

"آپ مجھے مارنے آئے ہو؟"

اس کے سوال پر مقابل حیران رہ گیا اور پاس ہی مٹی کے بنے ٹیلے پر بیٹھا..

"نہیں بیٹا.. میں سکندر کا دوست ہوں.. حنان مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے.."

اور ان کے سوال پر وہ اٹھ سالہ بچہ بولنے پر آیا تو مقابل کو رولا گیا..

اور ملک اور دادا کی زیادتی سے لے کر اپنی ماں, بہن اور ماموں کے گمنے تک کا تمام واقع بیان کر ڈالا...

"کیا تم میرے ساتھ چلو گے؟"

"آپ مجھے مار دو گے؟"

پھر وہ ہی سوال کیا گیا..

جب وہ آگے بڑھے اسے اپنی گود میں بیٹھا کر اس کا منہ چوما..

"نہیں تم میرے دوست کی نشانی ہو.. تم اب میرے ساتھ رہو گے.."

"نہیں میں بابا ساتھ رہوں گا.."

"آپ نے بابا نے مجھے کہا تھا کہ میرے بیٹے کا خیال رکھنا.. میں تمھیں ماروں گا نہیں مارنا سکھوں گا .."

"پکا.."

"ہاں.."

وہ یہ سب سوچتے ہوئے ہی مسلسل نڈھال اُویس صاحب کو دیکھ رہا تھا..ان زندگی کے 4 سالوں میں بہت لوگوں کو مرتے دیکھا.. مگر ایسے نہیں..

اُویس اور حنان صاحب ایک دوسرے کے رشتے دار تھے جس کی بنا پر وہ حنان صاحب کے ساتھ آیا..

وہ خاموشی سے اُگے بڑھا اور اویس صاحب کے کندھے پر ہاتھ رکھا...

اویس صاحب اس کے ننھے ہاتھ کندھے پر دیکھ کر چونکے..

"انکل.. آپ روئیں نہیں.. میرے ساتھ چلیں.. ہم مل کر سب کو ماریں

گے.."

اس کے ننھے زہین میں دشمن سے بدلے کی آگ پر اُویس صاحب بُری

طرح چونکے..

"تم کون کو..؟"

"میں.."

اس نے اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا..

"ہاں تم.."

"غازیان سکندر خان..."

اس کا اتنا کہنا تھا کہ اویس صاحب بُری طرح چونکے کہ حنان صاحب نے

غازیان اور اُویس صاحب کو لیا اور کمرے میں چل دیے..

"کیا ماضی کی تمام گہرائیں..سب کا حال بدلنے والی تھیں..؟"

ظالم کو اللہ مہلت ضرور دیتا ہے

لیکن کیا تم نے سنا نہیں؟

اس کی پکڑ شدید ہے.

....

خذیفہ کی شادی کو ایک ہفتہ ہو گیا تھا..ان کا سمسٹر بریک ختم ہو گیا تو آج سحیقہ اور رداد دونوں یونی گراونڈ میں بیٹھے تھے..جب پاس ہی کسی کی آواز سنائی دی..

"اسلام علیکم..کیسی ہیں آپ دونوں..؟"

"جی الحمداللہ.."

"کیا میں ایک سوال کر سکتا ہوں.."

"کر لیں میرے روکنے سے کون سا روک جانا تھا آپ نے"

ردا نے طنز کیا...جب کہ حسن سے ایسے گھورا جیسے کہہ رہا ہوں...

"آئی بڑی.."

"بھائی سوری آپ پوچھیں..؟"

سحیقہ نے معذرت کرتے ہوئے کہا....

"وہ آپ کی تیسری دوست نہیں آئی؟"

حسن نے جیسے ہی سوال کیا.. ردا ایک دم بولی..

"نہیں مطلب آپ کو کیا کہ وہ آئے یا نہیں آئے.."

"دیکھیں مس وہ میری بہن ہیں. میں نے ان سے نوٹس لیے تھے وہ دینے ہیں.."

"اووا چھا اچھا مجھے دے دیں"

حسن سے نوٹس اسے تھمائے اور موڑتے ہوئے ہلکے سے بڑبڑایا..

"آئی بڑی..."

....

خنساء گھر بیٹھے ہوئے ردا سے ذلیل ہو رہی تھی کیونکہ ان کے امتحان اور خزیفہ کی شادی کو ہوئے وقت گزر گیا.. مگر وہ آج بھی یونی نہیں آئی...

"یار میں ٹھیک فیل نہیں کر رہی تھی.."

"شٹ آپ تم جانتی ہو آج وہ حسن پھر میرے منہ لگا تھا.."

"تو تم نا لگتی منہ.."

خنساء نے اس کی بات ہوا میں اُڑائی اور کندھے اچکائے..

"تو بہت ہی ڈیش ہے.. وہ تیرا ہی پوچھ رہے تھے...."

"اووا چھا... میرے بھائی میرا پوچھ رہے تھے.."

"جی جی تم کل آؤ ورنہ میں وہاں آجانا ہے.."

"شاباش شاباش جلدی آو.."

خنساء خراب موڈ کے ساتھ بولتی کھٹک سے فون بند کیا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نا یاروں میں دل لگتا ہے نہ اپنوں میں

اک خاموشی ہی کو اپنا مان لیا ہے میں نے

....

"اے ایس پی آیان.. تم جو چاہتے ہو وہ کبھی نہیں ہو گا.."

فون پر سے غراتے ہوئے آواز آئی.

"ہاہاہا ملک تجھے کیا لگتا ہے تو مرنے کی عمر میں آ کر میرے منہ لگو گے

مطلب اے ایس پی کے اور تمہاری ہر بات پوری ہو جائے گی جو تم چاہتے ہو"

"تم گالی میرا غلام ہے.. تیری ایک ایک ہڈی نا توڑ دی تو میرا نام ملک نہیں "

"چلو میں بھی دیکھتا ہوں تو ملک نہیں کتا ہے"

وہ قہقہہ لگاتا ہوا بولا جب کہ دوسری طرف ٹھک سے فون بند ہوا..

جب کہ کمرے میں موجود تینوں کے چہرے پر مسکراہٹ تھی.

....

موسم تبدیل ہو رہا تھا ہر طرف ہلکی ہلکی خنکی پھیلی ہوئی تھی.. تمام لوگ اپنے کمروں میں گھسے بیٹھے تھے. جبکہ وہ اکیلی سادہ سے نیلے رنگ کے لباس پر شال اُڑھے جھولے پر ٹانگیں چڑھائے جھولا جھلا رہی تھی جب کوئی خاموشی سے اس کے پاس آبیٹھا..

"میری مانو اُداس ہے.؟"

"نہیں بھائی بس میں سب کو مس کر رہی مگر میرا ابھی آپ سب کو چھوڑ جانے کا دل بھی نہیں"

وہ اس کے کندھے پر سر رکھتے ہوئے بولی..وہ اس وقت خود کالے شلوار قمیض میں موجود تھا...

"میری جان ڈر گی ہے کیا میری مانو کو اپنے بھائی پر یقین نہیں؟"

"نہیں بھائی ایسی بات نہیں ہے آپ سو جائی کل مجھے چھوڑنے بھی جانا ہے"

وہ مسکرا کر بولی تو وہ اسے بازوں کے حصار میں لیے اندر بڑھ گیا...

بہن بھائی کا رشتہ بہت ہی خوبصورت اگر اسے محسوس کیا جائے..

جب میرے پاس فکر کرنے والا بھائی ہے

تو میں دنیا والوں سے کیوں ڈرو

....

"کیسے ہو کرنل"

اسے کے حال پوچھنے میں بھی گہرا طنز تھا...

"تم تم یہاں کیا کر رہے ہو"

کرنل ندیم گھبرا کر بولے اور ادھر اُدھر اپنے گارڈز کو دیکھا جو سر جھکائے کھڑے تھے..

"تم لوگ نمک حرام اس کو اندر کیسے آنے دیا تم لوگ جس تھالی میں کھاتے ہو اس میں ہی چید کرتے ہو.."

جب کہ سامنے صوفے پر وہ ٹانگ پر ٹانگ چڑائے خباثت سے ہنس رہا تھا..

جبکہ کرنل ندیم کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا.. جب اپنی بیٹی کی آواز سن کر حیران رہ گے..

"کم آن ڈیڈ ملک میرے ساتھ آیا ہے اینڈ ہی از مائے گیسٹ ریلکس.."

"کم آن مائی تم جانتی نہیں ہو اس شخص کو.."

"ڈیڈ لیوات کے وہ کیسا ہے.. کون ہے.. آلائک ہم"

وہ بول کر ملک کا ہاتھ پکڑ کر کھڑی ہوئی.. جب ملک کرنل ندیم کے پاس

آیااوراس کے کان میں سر گوشی کی..

"تمہاری بیٹی ہی اس ملک کو تباہ کرنے اور کیپٹن خان تک مجھے پہنچائے گی اور تم تم تب میرا ساتھ نادینے پر پچتاؤ گے"

جب کہ کرنل ندیم بے بسی سے صوفے پر بیٹھے اور کہیں دور اس کے کانوں میں خان کی آواز گونجی..

"میری مدد نہ کرکے آپ پچتائیں گے کرنل"

اوراس کو ابھی سے سب سچ ہوتا نظر آرہا تھا..

وہ ایک باپ, ملک کا رکھوالا بار بار کسی کو کال ملاتا اور کاٹ دیتا...

بے شک تیرے رب کی پکڑ سخت ہے.

varily, the Grip (punishment)of your lord is severe

....

ماضی.

"سر آپ ایک بار مجھ پر بھروسہ کر کے منیسہ کو باہر بھیج دیں اس کی حفاظت کا ذمہ میرا ہے"

"ہاں تم تو چاہتے ہی یہ ہو کہ اس کی تعلیم خراب ہو اور میں اپنی بیٹی کو ڈرپوک بنا دوں"

"سر میں ایسا کچھ نہیں چاہتا یقین جانیں اس کا آخری سال ہے اور ملک منیسہ کے پیچھے ہے"

کیپٹن خان مسلسل انھیں سمجھانے کی کوشش میں تھا..

"بس بہت ہوا کیپٹن اب تم کام کے علاوہ کوئی کام کرتے ہوئے نظر نا آو.. جاؤ یہاں سے"

"کرنل آپ ایک دن بہت پچتائیں گے"

وہ افسوس سے کرنل ندیم کو کہنے لگا جو آج انھیں سچ لگ رہا تھا..

اِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰہُ بَصِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

بے شک اللہ آسمانوں اور زمین کا غیب جانتا ہے۔اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس پر نگاہ رکھنے والا ہے

Surely Allah knows the unseen of the heavens and earth. And Allah is All-Seeing of what you do".

....

خنساء آج اُسامہ کے ساتھ یونیورسٹی پہنچی تو سامنے ہی سحیقہ اور ردا باتوں میں مصروف تھے.. سحیقہ نے نا آو دیکھا نا تاؤ فوراً اس کے گلے جا لگی .. وہ اس وقت بے بی پنک کرتے کے ساتھ پینٹ پہنے اور موسم میں آتی تبدیلی کی بنا پر کیپ شال لیے ہوئے تھی.. سحیقہ کی ناجنے خنساء سے ایک الگ قسم کی اُنسیت تھی وہ اسے یونی میں ملنے والی پہلی دوست ہمدرد اور ساتھی تھی...

"اف خنساء میں نے تمھیں بہت بہت مس کیا ورنہ یہ ردا بہت تنگ کرتی

ہے.."

وہ اس کے گلے لگ کر بولی..

جب کہ پاس کھڑا اُسامہ مسکرا رہا دیا.. یہ معصوم ادائیں اسے بہت پسند آئیں.. خنساء مسلسل ہنس رہی تھی.. جب کہ ردا کا بُرے بُرے منہ بنانا کسی کے دل کو چھو گیا.. اور خنساء کا کھلکھلا کر ہنسنا کسی کو ہنسا گیا..

جب اُسامہ نے گلہ کھنکھارا.

"چلا خنساء میں چلتا ہوں.. ویسے بھی میرے ہونے نا ہونے سے کیا فرق پڑتا.."

اُس نے سحیقہ کو دیکھ کر گہرا طنز کیا.. جبکہ نا جانے کیوں سحیقہ گھبرا گئی..

"بھائی اب آپ ہی لینے آنا ویسے بھی اب اُپ نے یہاں ہی رہنا.."

وہ اُسامہ کو گھور کر کہہ کر سحیقہ کا ہاتھ پکڑے آگے بڑھ گی جبکہ اس کا یہ انداز کسی کے دل کو بھا لے گیا.

اک دوست نے دوست سے کہا:

دوست کا مطلب کیا ہوتا ہے؟

دوست نے مسکرا کر کہا:

پاگل! اک دوست ہی تو ہے, جس کا کوئی مطلب نہیں ہوتا اور جہاں مطلب ہو, وہاں دوست نہیں ہوتا!

....

"حسن حسن حسن میں بہت خوش ہوں آج"

کیپٹن خان اس کے گلے لگتے ہوئے خوشی سے بولا..

جب کہ مقابل کی آنکھیں حیرت کی زیادتی کی وجہ سے آنکھیں پھیل گئیں ..اپنی 17 سالہ دوستی کے درمیان خان کا اس طرح خوشی سے ملنا معجزے سے کم نہیں تھا..جب کہ دل میں ہمیشہ اس کے اس طرح خوش رہنے کی دعا کی

"کیا ہوا ہے خان سب ٹھیک ہے نا؟"

حسن نے پریشانی سے اس کا ماتھا چھوا اور دریافت کیا.. جب اس نے فائل اس کے سامنے کی..

"یہ یہ سچ ہے.."

"ہاں میری جان بالکل سچ ہے... اور ساتھ ہی یہ بھی دیکھو"

چیتے کی رفتار شیر کی دھاڑ باز کی نگاہ رکھتے ہیں

اپنے وطن کو ضرب لگانے والوں کو چیڑ پھاڑ کر رکھ دیتے ہیں

ازاے آر بیلا

اس نے دوسری فائل پکڑائی تو حسن بھی خوشی سے ساتھ چیخا جب ایک دم کرنل عثمان کمرے میں داخل ہوئے..

"برخودار ابھی تو پہلی سیڑھی کامیابی کی چڑھی ہے تو یہ حال ہے حوصلہ رکھو اور تم.."

وہ حسن کی طرح گھومے جب وہ بول پڑا..

"پتہ ہے جا رہا ہوں اپنے سسُر کو امپریس کرنے"

"ہونے والے سُسر بیٹا جی"

"وہ بھی شاید ہو جائے"

خان نے کی بات نے جلتی پر تیل کا کام کیا تو ہو پیر پٹختا ہوا وہاں سے چل دیا

..

دنیا کی مسکراہٹ سمیٹ کر اسے دے دوں

دوست میرا جب اداس ہو

از اے آر بیلا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

....

"خنساء, ردا اور سحیقہ آج تینوں خنساء کی طرف اکھٹے تھے اور نا جانے تینوں بچپن کے قیصہ چھیڑ بیٹھی تھیں اور لڑکیوں کی باتیں جو کہ ایک نا ختم ہونے والا سلسلہ جاری تھا... تینوں ہنس ہنس کر دھری ہو رہی تھی.. تینوں اپنی زندگی میں موجود خلا کو چھپا گئی نا صرف اس لیے کہ سب کو پتہ لگے بلکہ یہ

پل خوشی سے منانا چاہتے تھے کو کہ ناجانے کتنی دیر کے تھے..جب خنساء نے دونوں کو گلے لگایااور زور وشور سے بولا..

تم میری زندگی کا

ایک سبجیکٹ ہو

جیسے اگلی جماعت کے لیے پاسنگ زریعہ ہو..

تم میری بیالوجی کی کتاب کااہم ترین ٹوپک ہو..

تم چپس کا پیکٹ ہو..

تم بستے میں میری کتاب ہو..

مختصر یہ..

کہ تم ضروری ہو..

تمہارے بن کوئی وجود نہیں

از زنیرہ علی

....

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"زین تمہیں پورا یقین ہے نا کہ میرا مال یہاں ہی ہے "

بدر خباثت سے بولا

"ہاں میں نے اور ولید ایک ہر طرح کی انفرمیشن نکالی ہے (گالی) سب

بھول کر ڈاکٹر بن رہی ہے "

"ہاہاہاہا اتنی اس کی ہمت کہ بدر کا کیا بھول کر مزے کرے گی وہ لڑکی اس کو

آج منہ دیکھانے کہ لائق نہیں چھوڑوں گا "

وہ تینوں کے قہقہے گونجنے لگے..

"اللہ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا"

(آل عمران:140)

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"مظلوم کی بد دعا سے بچو، اس لیے کہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی

حجاب نہیں ہوتا "

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

....

دو بھوری آنکھیں جو تھک کر چور ہو چکی تھی مگر سامنے گھر سے کھلکھلانے کی آواز پر اس کے اندر تک سکون اُترنے لگا.. تمام دن کی تھکاوٹ بھگانے کا ذریعہ تھا اس کا چہرہ

میری صبح میں تم میری شام میں تم

میری دھوپ میں میری چھاؤں میں تم

میرے حال میں تم میرے ماضی میں تم

میرے سوال میں تم میرے جواب میں تم

میری آنکھوں میں تم میری مسکراہٹ میں تم

میری نگاہ میں تم میرے الفاظ میں تم

میرے وہم میں تم میرے گمان میں تم

میری سوچ میں تم میرے خیال میں تم میری

میری چال میں تم میری ڈھال میں تم

میری آدا میں تم میرے انداز میں تم

دھڑکن میں تم میرے دل میں تم

میری رگوں میں تم میرے خون میں تم

میرے جسم میں تم میری روح میں تم

میں کون ؟کچھ بھی نہیں.

بس تم ہی تم؛ تم ہی تم

ازاے آر بیلا

وہ سوچتے ہی آنکھیں موند گیا مگر پاس موجود موبائل پر بجتی بتی نے خطرے کا آشارہ دیا.. وہ فوری طور پر اپنی تھکان بھول کر کسی کو کال ملانے لگا...

"ہیلو تم اس وقت کہاں کو"

دوسری طرف سے ناجانے کیا کہا گیا کہ وہ پرُسکون ہوا..

"جلدی گھر پہنچو.."

یہ کہہ کر کھٹک سے فون بند کیا..

....

آیان اس وقت پولیس کی وردی میں ملبوس ان کے گھر کہ آگے کھڑا تھا

ناجانے کیوں وہ پریشان ہورہا تھا.. جب اویس صاحب دروازے پر برآمد

ہوئے..

"آو آو بچے بڑی دیر کردی میں کب سے انتظار کررہا تھا"

"انکل معزرت وہ بس ایک کام پڑ گیا تھا.."

وہ شرمندہ سا بولا تو وہ اسکا کندھا تھتھپا کر شرمندگی دور کی..

"کوئی بات نہیں میں سمجھتا ہوں میری تو بیگم آدھا وقت اس ہی لیے مجھ

سے ناراض رہتی تھیں کہ میں وقت پر نہیں آتا"

وہ ہنستے ہوئے بولے..

وہ دونوں باتیں کرتے ہوئے لاونج میں آبیٹھے..

"اور یہ کون سامنا لیتے ہیں بچے ہم معصوم بیگمات خود ہی مان جاتی ہیں.."

سلیمہ بیگم نے جوس سرو کرتے ہوئے منہ بنا کر کہا تو مسکرا دیے..

جب کہ آریان اور اویس صاحب باتوں میں مگن ہو گے اور سلیمہ بیگم کھانے کی تیاری کرنے لگی.

وَقِّرِ الْكَبِيرَ وَارْحَمِ الصَّغِيرَ تُرَافِقْنِي فِي الْجَنَّةِ یعنی بڑوں کی تعظیم و توقیر کرو اور چھوٹوں پر شفقت کرو، تم جنّت میں میری رفاقت پالو گے۔

....

"کرنل ندیم آپ یہ سب کیسے کر سکتے ہیں.. کیا میں پھر خان کی بات کو سچ مانوں"

کرنل عثمان کی غراتی ہوئی آواز ان کی کانوں میں پڑی..

کرنل عثمان, کرنل سلیم اور کرنل ندیم تینوں بچپن کے دوست تھے ..دوستی میں ان کی مثال ایک جان کی سی تھی.. مگر وقت بہت ظالم ہے ..دوستی کے اس مقام پر تینوں آج کرنل کے مقام میں ایک ساتھ کھڑے تھے تینوں ملک کی خفاظت کے لیے.. مگر آج اتنے سالوں کے بعد ایسا کیا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہوا جو ایک دوسرے سے لڑ پڑے..

"عثمان میں مجبور ہوں میں ایک باپ بھی ہوں.."

وہ بے بسی سے بولے..

"مگر تم بھول رہے ہو عہد لیتے وقت ہم وعدہ لیتے ہیں گھر والوں کی جان لینی پڑے تو چوکے گے نہیں تو اب کیوں, کیوں غداری کرنے والے ہو.."

"میں غدار نہیں ہوں.. نہیں ہوں میں خود اس کی جان لوں گا مگر اپنے فرض سے پیچھے نہیں ہٹوں گا"

وہ آنکھوں میں نمی لیتے ہوئے بولے.. تو کرنل عثمان نے انھیں گلے لگایا..

جب دروازہ کھٹکا اور وہ اندر داخل ہوا..

"معذرت خواہ ہوں مگر میں ایک ریکوسٹ چاہوں گا.. یہ معاملہ میں خود حل کروں گا.. اس ملک کے جانشینوں کا خون اتنا سستا نہیں ہے کہ آسانی سے بخش دیا جائے"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ عزم سے بولا تو کرنل ندیم نے اس کی پیٹھ تھپتھپائی..

"ہمیں تم پر فخر ہے میجر ٹوبی"

وہ کہہ کر کمرے سے چل دیے جب کہ وہ اپنی اگی منزل کی طرف گامزن تھا..

سر پر کفن باندھ کر نکلتے ہیں مجاہدین

کبھی پرچم میں لپٹے کبھی اسے لپیٹے آتے ہیں

از اے آر بیلا

....

وہ تینوں باتوں کے ساتھ کچن میں کام کر رہی تھی.. کیونکہ خیال آیا کہ کھانا نہیں کھایا اور نا ہی کچھ بنا ہوا.. کیونکہ خنساء کے ساتھ جو بوا رہتی تھی وہ اپنے گھر گئی ہوئی تھیں جب خنساء کا فون بجا...

"یار سحیقہ پلیز یہ چاول دیکھنا لگ نا جائیں"

یہ کہہ کر وہ فون کی طرف متوجہ ہوئی

"جی بھائی..جی جی... نہیں بوا تو گھر نہیں..اچھا آجائیں ہم نے مل کر کھانا بنایا ہے..اوکے"

وہ بات کر کے جیسے کی کچن میں گئی تو ایکدم سے گھر کی تمام لائیٹ جھج کر دوبارہ چلیں..اور یہ سلسلہ چلتا رہا کہ اور بتی مدھم ہوتی گئی..جب تینوں کی چیخ بلند ہوئی اور سب سے اونچی چیخ سحیقہ کی تھی..

....

وہ جو مسلسل گھر پر نظر رکھے ہوئے تھا..گھر کی بتیاں گُل ہونے ہر پریشانی سے اُٹھ کھڑا ہوا..خطرے کی بو شدید ہوتی جا رہی تھی... مگر وہ نا آیا..اس نے جب فون اُٹھایا اور فوراً کال ملائی..

....

وہ جو صبح سے مسلسل کام کر کے اپنے گھر کے باہر پہنچا تھا کہ گھر کے اندر سے آنے والی چیخوں نے اسے حیران کیا تو ساتھ ہی ہنس دیا کیونکہ اس کو معلوم تھا کہ اس کی بہن ضرور کوئی ہارر مووی دیکھ رہی ہو گی مگر کیا معلوم

تھا کہ زندگی میں ہارر سین چل رہا ہے...

جبکہ ساتھ ہی اس کا فون بجا نمبر دیکھ کو چہرے پر مسکراہٹ آئی..

"ہیلو ہاں میں پہنچ گیا.."

اس کی بات ابھی مکمل نا ہوئی تھی کہ وہ بول پڑا

"ہری آپ..وہ لوگ خطرے میں ہیں"

اور ساتھ کی کال کٹ گئی..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

....

آیان اور اویس صاحب کھانے کے بعد چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے

جب اس کا فون بجا اور نمبر دیکھتے ساتھ کی کال اُٹھی.. مگر اگلی بات سنتے ہی

اس کا رنگ اُڑا..

"انکل وہ..وہ اُپ کی بیٹی کہاں ہے"

اسے سمجھ نا آیا کہ کس طرح سے دریافت کرے کہیں وہ کچھ غلط نا سمجھ

بیٹھیں.. مگر اگلے پل سپکر سے چنگارنے کی آواز آئی..

"اے اس پی آیان ہری آپ.. ہمارے پاس وقت نہیں.."

جب وہ انکل سے ردا کا معلوم کر کے فوراً بھاگا..

....

وہ تینوں ابھی چیخ رہیں تھی کہ خنساء کو کوئی اپنے پاس آتا ہوا معلوم ہوا..

وہ خوف سے قدم پیچھے بڑھانے لگی یہاں تک کہ کچن کے بنے شلف سے

جا لگی جب مقابل اس پر چھپٹا اور وہ اپنے بچاو کے لیے ایک طرف ہوئی

جہاں اس کا بازو گرم چولہے سے جا لگا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور گھر میں ایک دلخراش چیخ گونجی..

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ

الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ۭ بِيَدِكَ

الْخَيْرُ ۭ اِنَّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

آپ کہہ دیجئے اے اللہ! اے تمام جہان کے مالک! تو جسے چاہے بادشاہی

دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور تو جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے، تیرے ہی ہاتھ میں سب بھلائیاں ہیں*، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے.

....

خنساء کی پر شدت چیخ پر ردا اور سحیقہ جھنیں اندھرے میں کچھ نظر نا آرہا تھا زور و شور سے رونے لگی جب کہ.. مقابل دو قدم پیچھے ہوا..

....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُسامہ نے جیسے ہی گھر میں قدم رکھا.. تو پورا گھر اندھیرے میں پایا.. جہاں خنساء کی چیخ پر چونکہ وہاں ہی آواز سنتے ہی کچن کی طرف ڈورا..

....

"ارے تو چیخ کیوں رہی ہے"

بدر نے اس پر حملہ کرنا چاہا لیکن اس سے پہلے ہی کوئی بدر اور اس کے ساتھیوں سے گھتم گھتا ہوا.

جب کہ خنساء بازو جلنے کی درد پر وہاں ہی بیٹھتی چلی گئی... جب کہ رداوار سحیقہ اندھیرے میں خوف سے کانپتی ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے اللہ کا ورد پڑھ رہی تھی..

جب ساتھ ہی تمام گھر روشن ہوا اور اُسامہ نے کچن میں پیر رکھا تو دل دہلا دینے والا منظر آنکھوں کے سامنے تھا.. خنساء زور وشور سے بازو تھامے رونے میں مصروف تھی.. جب کہ باقی دونوں دوستیں خوف سے چھڑی پکڑے حملے کے لیے تیار تھیں.. جب وہ انھیں چھوڑتا خنساء کی طرف بڑھا..

"میری بہنا.. پیاری مانو کیا ہوا ہے"

جب کہ وہ بس روئی جا رہی تھی.. اُسامہ کے دماغ میں خطرے کی گھنٹیاں بج رہی تھی.. جب پیچھے سے مردانہ آواز اُبھری..

"ڈاکٹر اُسامہ کیس آپ دیکھ سکتے ہیں ان مس کا بازو بری طرح چھلے سے لگ کر جلا ہے"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُسامہ نے یکدم اس کا بازو پکڑا اور اسے صوفے پر لا کر بیٹھایا.. جب کہ روتی ہوئی سحیقہ بھی اپنے بھائی کے گلے جا لگی.. جب کہ ردا خاموشی سے ایک صوفے پر جا بیٹھی وہ ابھی تک خوف کے زیرِ اثر تھی.. دونوں بھائیوں کے حصار میں ان کی بہنوں کو دیکھ کر کیا کچھ یاد نا آیا... وہ ماضی کی یادیں جو اب صرف زخم اُدھیڑ دیتی..

"غازیان یہ سب.."

اُسامہ روتی ہوئی خنساء کے آنسو صاف کرتا اور اسے دوا لگاتا بولا...

"اُسامہ ہم بعد میں بات کریں گے.. پہلے تم انھیں کچھ کھلا کر دوا دے دو.."

جب تک باقی سب ہو جائے گا..

جب آیان پولیس کی وردی میں ملبوس دروازے پر برآمد ہوا..

"مسٹر اُسامہ؟"

سوالیہ نظروں سے اُسامہ کو دیکھتے ہوئے صدیق کی جو خنساء کو سینے سے

لگائے اپنے حصار میں لیے بیٹھا تھا..

"جی میں ہو ہوں بٹ آپ؟"

آیان سے پہلے غازیان بول پڑا..

"اُسامہ یہ میرا دوست ہے اور یہ سب کام سلجھا چکا ہے مگر اب ہمیں تمہاری ضرورت ہے"

"ہمم صیحیح.."

اس نے غازیان سے بات کرتے پاس بیٹھی سحیقہ کو دیکھا جو غازیان سے چپکی ہوئی تھی..جب کہ غازیان نے اس کا اشارہ دیکھ کر سامنے دیکھا تو ردا جو سوچوں کے تسلسل میں گھڑی بنی بیٹھی تھی..

"اُسامہ تم انھیں روم میں چھوڑ آو"

(وہ خنساء کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا)..

اور خود سحیقہ کو بھی ساتھ جانے کا اشارہ کیا وہ سر ہلاتی ہوئی کمرے میں چل دی جہاں خنساء کو اُسامہ چھوڑنے گیا تھا..

....

"گڑیا؟"

غازیان نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہہ تو وہ ناسمجھی سے اسے دیکھنے لگی..

"نہیں نہیں وہ مر گیا وہ تو مر گیا میرا بھائی"

وہ بے ربط جملے ادا کرتے ہوئے بولی... جب کہ آیان اس کی ایک ایک حرکت کو غور سے دیکھ رہا تھا..

"گڑیا یہ پانی پیئں ہم آپ کے بھائی ہیں اگر کوئی مشکل ہو تو ہم حاضر ہیں یہ صرف ایک چھوٹا سا حادثہ تھا..اب کوئی نہیں ہے"

اُسامہ نے بھی اس کی بات سن کر اسے حوصلہ دیا تاکہ وہ نارمل ہو جائے..

"اچھا آئیں آپ کو گھر چھوڑ آئیں.."

غازیان نے آفر کی..

"نہیں نہیں میں نہیں جاؤں گی وہ مار دے گا مجھے بابا کہ پاس جانا ہے.. بابا کو بلا دیں"

جب وہ اُسامہ اور غازیان دونوں سے نا سنبھلی تو آیان آگے بڑھا..

"میری طرف دیکھیں ردا.."

آیان کی بات پر ردا نے بھیگی پلکیں اُٹھا کر اسے دیکھا.. خمدار پلکیں..کالی آنکھیں جن میں خوف ہلکورے لے رہا تھا.. سامنے موجود شخص کی براؤن آنکھوں میں جھانک رہیں تھیں...

"میں آپ کی آپ کے بابا سے بات کروا دوں گا مگر آپ اب نا تو روئیں گی اور ان سے بات کرنے کے بعد چپ کر کے گھر جائیں گی..

اس نے جھٹ سے اپنے آنسو صاف کیے اور اثبات میں سر ہلایا..

آیان کے چہرے پر ہلکی دبی مسکراہٹ آئی جسے وہ چھپا گیا مگر ردا کے پاس کھڑے غازیان کے چہرے پر آنے والی گہرائی مسکراہٹ ناڈھلی...

....

آیان نے کال ملا کر فون ردا کی جانب بڑھایا..

"بابا"

وہ فون کان سے لگاتے ہچکی لیتے ہوئے بولی.. آنسو موتی کی صورت میں آنکھوں سے بہنے لگے.. آیان فرصت سے اسے دیکھ رہا تھا..

"ردا رونا بند کریں ورنہ میں نے فون لے لینا ہے.."

آیان نے پیار سے دھمکی دی..

"نہیں رو رہی نہ آپ چپ کریں.."

وہ روتے ہوئے بولی.. اور باپ سے بات کی..

"ردا میری جان آپ آیان کے ساتھ آجاو یہ میرا پولیس والا بندہ کا اب آپ رونا بند کرواور چپ کر کے آجاو میرا اچھا بیٹا"

اویس صاحب سمجھاتے ہوئے بولے..

"او کے بابا.."

وہ اپنی سٹیسس میں بلکل معصوم بچوں والی حرکات کر رہی تھی..

فون بند کرتے ہی وہ آیان کی طرف متوجہ ہوئی..

"آپ مجھے بابا کے پاس لے جائیں میں اب نہیں روئیں گی پکا.."

"اوکے چلو"

وہ کہتا کھڑا ہوا جب وہ بھی اس کے پیچھے چھپتی گاڑی میں جا بیٹھی..

....

"اُسامہ مجھے ان تینوں کے بارے میں ایک ایک بات چاہیے کہ یہ کیوں ہر وقت اسے تنگ کرنے میں لگے ہیں ابھی تو وہ اپنے انجام سے ناواقف ہیں شاید مگر اُمید ہے کہ تم جھوٹ نہیں بولو گے"

وہ کرخت لہجے میں بولا..

"مگر غازیان میں کیسے یقین کر لوں..جو میں نے کبھی کسی کو نہیں بتایا میں کیوں اپنی عزت اُچھالوں"

"یہ لو یہ رکھو..اسے پڑھو سمجھو اور پھر فیصلہ کرو کہ تم مجھے سچ بتاؤ گے کے نہیں..اب میں چلتا ہوں.. مگر ہاں میری بہن تمہاری حفاظت میں ہے مگر میری تم پر ہر پل نظر ہے.."

غازیان نے کندھا تھپتھا کر کہا تو وہ گڑبڑایا..

"ہاں ضرور"

یہ کہہ کر غازیان گھر کو چلا گیا جب کہ وہ کچھ اُلجھا سا اس کاغز کو دیکھ رہا تھا..

....

غازیان نے گھر سے نکلتے ہی سب سے پہلے سحیقہ کو کال کی..

"بھائی کی جان کیسی ہے"

"بھیو میں اب ٹھیک ہوں مگر میں بہت ڈر گئی تھی..مانو کو بھی اتنی چوٹ لگ گئی.."

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اداس سے لہجے میں بولی...

"میری جان یہ کچھ بھی نہیں تھا..بس اب آپ نے ڈرنا نہیں جب تک آپ کا بھیو زندہ ہے کچھ نہیں ہوگا.."

"جی بھیو آئی لو یو.."

"لو یو ٹو میری جان..اچھا آپ آج اپنی دوست کے پاس رہو..اُسامہ باہر ہی ہے اگر کوئی مسلہ ہو تو اسے کہہ دو ورنہ مجھے کال کر دینا گھبرانا نہیں ہے

"

"اوکے بھیو... بائے خیال رکھیے گا..."

....

ماضی:

ماضی

اندھیرے میں وہ ڈرا سہما سا بچہ ہر طرف سے کتوں کے بھونکنے کی آوازیں ،اس جگہ کو حد سے زیادہ خوفناک بنا رہی تھی۔۔ مگر وہ ہمت سے بیٹھا صرف اپنے رب کو یاد کر رہا تھا۔۔آج پھر وہ گھر سے بھاگا تھا۔۔ایک دفعہ اپنی وجہ سے پھر کسی کو اپنی نظروں کے سامنے مرتا نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔وہ آنکھیں بند کیا کچھ بڑ بڑایا۔۔

کچھ دیر گزری جب ایک بار پھر اُن شفیق ہاتھوں نے اس 8 سالہ بچے کو تھاما۔۔وہ حیران تھا دماغ میں ایک سوال تھا کیا سچ میں اللہ نے میری سن لی کہیں سے آواز آئی

"بے شک اللہ سننے جاننے والا ہے"

"بچے کیس ہو گیا ہے تم تو بہت بہادر ہو پھر کیوں"

"مجھے ماما بولا رہی ہیں۔۔"

وہ نم لہجے میں بولا۔۔

"میں لے چلوں گا اپنے بچے کو۔۔"

حنان صاحب نے اسے زندگی سے لڑنا سیکھا دیا۔۔اسے ایک ماہ ہو گیا مگر ماں اور ماموں کی کوئی خبر نا آئی اس کی زندگی نے خاموشی اختیار کر لے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

---------------------------- ----------------

ان دونوں کو بھاگتے بھاگتے ناجانے کتنے دن ہو گے وہ ایک ماہ کی بچی کو لے کر بھاگتے تھکن، پیاس کی شدت سے ٹوٹ رہے تھے ناجانے بھاگتے بھاگتے دونوں بہن بھائی کون سی سڑک پر نکل آئے۔۔رات کے اندھیرے میں ہر طرف خوفناک خاموشی کا راج تھا جب سامنے سے آنے

والے گاڑی نے مسز سکندر کو اُچھال کر دور پھینکا۔۔ماحول میں ایک سوگوار سی خاموشی تھی جب مسٹر عثمان کی گود میں موجود بچی کی رونے کی آواز نے ماحول میں ارتعاش پیدا کیا۔۔وہ ڈورتے ہوئے بہن تک گے ..جو زندگی کی آخری سانسیں لے رہی تھی وہ چیخے۔۔دل و دماغ میں ایک کی سوال تھا

"کیا آج سب ختم۔۔؟"

"اٹھو گڑیا ابھی تمھیں جینا ہے اپنے لیے اس بچی کے لیے،خان کے لیے"

عثمان صاحب ایک ہاتھ سے چھوٹی سی بچی کو سنبھالتے ہوئے رومیزہ کو جھنجھوڑتے ہوئے بولے۔۔

جب وہ ٹوٹتی ہوئی سانسوں کے ساتھ بولیں۔۔

"بھائی ی ی ی۔۔میری بیٹی کا اخیاال رکھیے گا اور میرا خان اسے اسے باپ کی طرح بنایے گا۔۔"

وہ جسم سے نکلتے ہوئے خون کو دیکھ کر رو دیے جب وہ درد سے کراہاتے

ہوئے مسکرا کر بولیں

"میں اپنے سکندر سے جنت میں ملوں گئی بھائی، مجھے ناز ہے"

یہ کہتے ساتھ مسکراتے لبوں کے ساتھ کہ ان کی روح قبض کر لی گئی

۔۔سیکنڈوں کا کھیل تھا۔۔

موت کا ذائقہ ہر انسان نے چھکنا ہے۔۔

وہ ایک ہاتھ سے بچی کو سینے میں بھیچے اور دوسرے ہاتھ ڈے بہن کو گلے

لگائے شدت سے رو دیے۔۔ بادل برسنے لگے۔۔ہر طرف شور برپا تھا

چند ماہ کی بچی روتے ہوئے سردی سے کھپکھپانے لگی۔۔جب وہ ہاتھ ہلا ہلا

کر آتی ہوئی گاڑیوں کو روکنے لگے۔۔۔بے حس دنیا آپنے گھروں کی طرف

گامزن تھے جب وہ بے بسی سے گھٹنوں کے بل ڈھے گے۔۔جب پاس

گاڑی روکنے کی آواز آئی۔۔

بے شک اللہ غیب سے مدد کرنے والا ہے۔۔

"اسلام علیکم سر آپ خیریت سے۔۔۔۔"

حنان صاحب نے گاڑی سے نکل کر روتے ہوئے شخص سے سوال کیا ابھی بات مکمل نہیں ہوئی تھی جب مقابل نے رونے کی وجہ سے سرخ آنکھیں اور جھکا چہرہ اوپر کو اُٹھایا۔۔

دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر حیران رہ گے جب حنان صاحب کو ہوش آیا۔۔

"عثمان تم تم یہاں کیا کر رہے ہو"

"حنان حنان میری بہن بہن کو لے چلو میں اسے یہاں نہیں دفنا سکتا میری گزارش ہے"

ابھی وہ بول رہے تھے جب حنان صاحب کے پیچھے موجود بچے کو دیکھ کر سکتے میں رہ گے۔۔

"کیا یہ حقیقت ہے۔۔"

جب کہ بچہ موجود لاش دیکھ کر چیخ اُٹھا۔۔

"مامااااا......"

وہ جو کرسی پر بیٹھا نا جانے کیا سوچتے سوچتے سو گیا جب ایک دم سے فون کی آواز پر بیدار ہوا۔۔

جب کہ کال آنے والے نمبر کو دیکھ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گی۔۔۔

"کیسی ہو گڑیا"

"بھیو میں ٹھیک ہوں وہ نا مجھے آپ سے کچھ پوچھنا ہے ؟"

"جی بھیو کی جان"

"وہ نا خنساء سو رہی تو ان کے بھائی دروازہ نوک کر رہے ہے۔۔تو کیا میں دروازہ کھول لوں مجھے سمجھ نہیں آرہا"

وہ دھیمے لہجے میں معصومیت سے پوچھ رہی تھی۔۔

"آپ دروازہ کھول کر پوچھ لو میں بس ابھی آپ کو لینے آتا ہوں"

"اوکے بھیو"

وہ کہہ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی جہاں اُسامہ ایک بار پھر دروازہ بجانے کے لیے ہاتھ بڑھا رہا تھا...

اسے سامنے دیکھ کر وہ ٹھٹھک گیا۔۔اُسامہ اس وقت بلیک پینٹ کے ساتھ بلیک ٹی شرٹ پہنے ہوئے تھا۔۔

"وہ وہ خنساء سو رہی ہے۔"

جب اس نے اُسامہ کو خاموش دیکھا تو خود ہی بول پڑی۔۔اور دھک دھک کرتے دل کے ساتھ اس کے منہ پر دروازہ بند کر دیا جب کہ وہ ہکا بکا سا دروازے کو دیکھتا رہ گیا۔۔

"بھئی عجیب بندی ہے"

ابھی اس نے یہ بولا ہی تھا کہ غازیان کی آواز پر چونکہ

"اسے تم سے ڈر لگتا ہے عجیب تم ہو اس کا مطلب"

غازیان نے مزے سے کندھے اُچکا کر کہا تو وہ پاؤں پٹخ کر صوفے پر بیٹھ گیا

اور اشارہ کیا جیسے کہا رہ ہو

"ہاں میں تو جلاد ہوں نکالو باہر پھر اسے "

اُسامہ کل ساری رات غازیان کے دیے کاغذوں کو پڑ کر مطمین تھا اور

اسے معلوم تھا کہ دوستی کس طرح اب نبھانی ہے

"گڑیا دروازہ کھولو میں بھیو "

غازیان کی آواز پر سحیقہ نے پٹ سے دروازہ کھولا تو وہ کُڑ کر رہ گیا۔۔

"اتنی میری بہن فرمابردار ہوتی تو کیا ہی بات تھی "

جس پر غازیان اور سحیقہ ہنس دیے جب خنساء کے کراہنے کی آواز آئی۔۔

-- ---------------------------------------

"کرنل ندیم تم اپنی بیٹی کو روکتے کیوں نہیں "

کیپٹن خان، کرنل سلیم اور عثمان تینوں اس وقت ان کے ساتھ تھے۔۔

"میں مجبور ہوں۔۔وہ مجھے وقفے وقفے سے مجھے دھمکاتا ہے مگر میں اپنے ملک کے ساتھ غداری ہم کرنے سے پہلے مرنا پسند کروں گا"

وہ ہارے ہوئے لہجے میں بولے

"کرنل صاحب مرنے سے بہتر ہے کہ یہ کام کریں جو میں بتارہا ہوں آپ کی بے وقوف بیٹی بھی بچ جائے گی اور آپ ہمت کریں گے تو ہی مشن کامیاب ہونا ہے۔۔"

وہ کہتا آگے بڑھا اور ان میں مختلف چپس انجیکٹ کرنے لگا۔۔

"اُمید ہے اللّٰہ ہمیں ہر بار کی طرح اس بار بھی کامیاب کریں گے"

"انشاءاللّٰہ۔۔پاکستان زندہ آباد"

وہ سب اپنے اپنے مضبوط ارادوں کے ساتھ چل دیے۔۔

تاریخ پھر رقم ہو گی یا کھلے گا باب نیا

دشمن ہے تاک میں اور اپنے ہیں خفا خفا

رحم کر میرے مالک اب تو ہے بس یہی دعا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ملک و قوم کے لیے جو ہو بہتر کر شمہ کر دکھا

"پلیز ہمیں چھوڑ دو۔۔ ہمیں معاف کر دو ہم غلطی سے اس گھر میں گھس گے تھے۔۔"

وہ تینوں ایک ہفتے سے مار کھا کھا کر نڈھال جان بچانے کے لیے جھوٹی دہائیں دے رہے تھے جب ایک بار پھر تینوں پر برف والا پانی ڈالا گیا تینوں چیخ اُٹھے۔۔

اس حادثے کو ایک ہفتہ ہو چلا تھا جب وہ غازیان نے اُسامہ سے درخواست کی کہ گھر والوں کو منایا جائے اور خنساء اور سحیقہ انکل کے ساتھ رہیں گے ۔۔ بڑی مشکل سے گھر والے مانے اور اس دن سے وہ ڈونوں غازیان کے

گھر رہ رہے تھے۔۔جہاں وہ خود تو بس ایک دو بار چلا جائے کام سے تو چلا جائے۔۔خنساء پہلے سے بہتر تھی اور وہ تینوں دوبارہ یونیورسٹی جارہی تھیں۔۔

"کہاں ہیں (گالی)"

ملک داور اپنے بندوں پر چیخے۔۔

"اس کمینے کی بہن کی شادی نہیں ختم ہوئی ملک کو پاگل بناتے ہیں۔۔"

وہ غصے سے چیختے ہوئے بولے۔۔

جب ان کا خاص ملازم ان تک آیا۔۔

"صاحب جی وہ کوئی کرنل ندیم آئے ہیں"

یہ سنتے ہی ملک صاحب قہقہہ لگا گے

"لاو لاو اندر لے کر آو"

"او و کرنل کہا تھا نا ایک ہی موقع ہے تمہارے پاس بڑے فرمابردار نکلے

میرے تمہارے اس کیپٹن نے کیسے تمہیں بھیج دیا"

"اُسے نہیں معلوم مجھے میری بیٹی صیحیح چاہیے۔۔ایک بار خاں کی بات نا

مانی اس لیے تو تمہارے سامنے ہوں"

وہ سر جھکا کر بولے۔۔

"ہاہاہاہا۔۔آج میں غصہ تھا مگر تمہیں دیکھ کر اب میں جشن مناوں گا آخر کو

ایک کرنل کو یرغمال بنایا ہے"۔

وہ ابھی قہقہہ لگا کہ ہنس رہا تھا کہ دروازے سے اندر آتے شخض کو دیکھ کر

ایک اور بلند بانگ قہقہہ لگا گیا۔۔

"ارے سرکار یاور خان آئے ہیں"

وہ قہقہہ لگا کر بولا

"آج تو میرا دن بن گیا"

جب کہ کیپٹن خان جو ایک ایک بات سن رہا تھا بمشکل اپنے پر ضبط کیا اس کی

سرخ ہوتی آنکھیں اس بات کی گواہ تھیں۔۔

"وہ تینوں جیسے ہی کلاس سے نکلی تو سامنے حسن کو کھڑے پایا۔۔خنساء چونکہ اس حادثے کے بعد تھوڑا ڈر گئی تھی اس لیے کچھ نا بولی،ردا نے منہ دوسری طرف پھیر لیا جب سحیقہ بولی۔۔

"بھائی آپ کو کوئی کام ہے"

"وہ یہ کچھ نوٹس ہیں آپ تینوں نہیں آرہیں تھی اس وجہ سے اور ہاں ایک بات میں چاہوں گا کہ آپ لوگ پلیز مس شاکہ گروپ سے دور رہیں"

وہ ردا کہ طرف دیکھتا تنبیہ کر گیا۔۔کیونکہ جب سے یونیورسٹی سٹارٹ ہوئی تھی۔۔ردا ان سے دو تین بار لڑ چکی تھی۔۔

پورے کمرے میں اندھیرا تھا ہر سو خاموشی کا راج تھا جب غازیان کی آواز گونجی۔۔

"مجھے سچ جاننا ہے اور یہ بات ہم دونوں کے علاوہ کوئی نہیں جانے گا یہ میرا وعدہ رہا"

اور اُسامہ جب بولنا شروع ہوا تو غازیان کے ہاتھ میں موجود گلاس ناجانے کتنے حصوں میں تقسیم ہوا۔۔

وہ آٹھ سال کی تھی جب

ماضی:

"ولید، بدر، زین سکول کے دوست تھے اور وہ اٹھارہ سال کے تھے جب خنساء 8 سال کی تھی رشتہ داری شروع سے تھی آنا جانا لگا رہتا جب ایک دن سب کی دعوت تھی۔۔اس وقت پر خنساء اپنے خاندان کی سب سے چھوٹی اور لاڈلی بچی تھی۔۔جب وہ بھائی کے روپ میں چھپے بھیڑیے اُسے ناجانے میرا کہہ کر کمرے میں لے گے۔۔

اور"

آنسوں کا گولہ اُسامہ کے حلق میں اٹھک گیا۔۔

"مگر اللہ نے میری بہن کی عزت بچالی وہ بچی ضرور تھی مگر خدا نے عورت کو ایک ایسا آلہ دیا ہے کہ وہ اپنے اوپر پڑنے والی نظر پہچان جاتی ہے ۔۔اس سے پہلے کہ وہ خنساء کے ساتھ کچھ کرتے میں پہنچ گیا مگر شاید وہ خود اپنے آپ کو اس سب کی قصوروار سمجھتی ہے میرے علاوہ کسی کو نہیں پتہ یہ خنساء نے سپنے آپ کو بدل لیا وہ اپنے آپ کو لڑکی ہونے سے چھپا کر ہر لڑکوں والا کام کرتی مگر وہ زیادہ لوگوں میں ناجاتی گھر والوں کو نہیں پتہ اسے تو پڑھی میں اتنی مشکلات کا سامنا کرناپڑا مگر وہ کہتے ہیں ناجب کوئی ایک بار بُرا کام کرنے لگ جائے تو عادت ہو جاتی ہے اب جب ولید وغیرہ نے اسے صیحیح سامنے دیکھا تو پھر اسے بھیڑیے کی طرح نوچنے کے لیے آگے۔۔"

وہ بے بسی سے بولا۔۔

غازیان آگے بڑھا اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"کیا یہ آسماء بھابھی (خذیفہ کی وائف) کا بھائی ہے؟"

"ہمم وہی ہے"

"تم فکر نا کرو مضبوط رہو اور اپنی بہن کا حوصلہ بنو اس کے ساتھ کچھ ہوا ہے یا نہیں یہ اللہ بہتر جانتا ہے۔۔اور تم بے فکر رہو ایسے لوگ بدترین موت مریں گے"

غازیان سرخ آنکھوں سے ضبط کیے خود زخمی ہاتھ لیے اسے گلے لگا گیا جب اُسامہ سرگوشی میں بولا۔۔

"شکریہ"

عکس کتنے اتر گئے مجھ میں۔۔

پھر نہ جانے کدھر گئے مجھ میں۔۔

میں نے چاہا تھا زخم بھر جائیں۔۔

زخم ہی زخم بھر گئے مجھ میں۔۔

وہ پل تھا جو کھا گیا صدیاں۔۔

سب زمانے گزر گئے مجھ میں۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

------------------------------- -- -----

-- --

ماضی:

آج کا دن قیامت خیز دن تھا دو دل بند ہوئے دو روحیں قبض ہوا اور ان ملاپ جنت میں یقینی تھا دو جنازے اُٹھے تھے۔۔آسمان بھی ننھے بچوں کے نقصان اور معاشرے کے ظلم پر اشک بار تھا۔۔

حنان صاحب اپنے دوست عثمان کو اس مردہ عورت جے ساتھ گھر لائے جب صدمے سے چور غازیان آگے بڑا اور رومیزہ بیگم کا سر دچہرہ تھام کر چیخ کر رو دیا۔۔

"امی"

باپ کی تڑپتی لاش قبر پر باپ کی بیٹھ کر رونا اور اس ہی دن مردہ ماں کو دیکھنا قیامت سے کم نا تھا اتنا رو دیا کہ اس میں آنسو کم پڑ گے، اتنا رو دیا کہ بادل تھک

کر چور ہو گے۔۔۔آسمان پر کالی گھٹا ایک عجیب سوز لیے ہوا ماحول تھا جب

وہ ماں کو اپنے ننھے ہاتھوں سے دفنا آیا۔۔عہد مضبوط تر ہو گیا۔۔۔

--------- ---------------------------------------

وہ چھوٹا بچہ خاموش ہو گیا۔۔آنکھوں میں وحشت اور بدلے کی آگ

جب ننھی سی بچی نے ان کی زندگی میں آواز بھری وہ چند دن کی بچی کا رونا

اسے متوجہ کر گیا۔

جب عثمان صاحب اور حنان صاحب نے وہ ننھی بچی اس کی گود میں ڈالی۔۔

"تمہیں پتہ ہے غازیان تمہاری ماں مرتے وقت کہہ گی میرے بیٹے کو کہنا

کہ میری بچی کا خیال رکھے۔۔"

وہ یک ٹک بچی کو دیکھ رہا تھا جب وہ جھکا اور ہلکا سا بولا۔۔

"سحیقہ سکندر خان۔۔بھائی کی جان"

وہ دن اور اب زندگی میں کہی سالوں بعد بھی اور اپنے وعدے پر پورا

رہا۔۔۔

"یادماضی عذاب ہے یارب

چھین لے مجھ سے حافظہ میرا

دنیا میں تو پھر بھی گزارا چل جائے گا۔

سوچیں حشر والے دن کیا بنے گا۔۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

" پلیز ناسحیقہ میں جارہی ہوں تم بھی چلو ناں"

خنساء آج کہی دن بعد ٹھیک ہوئی اور غازیان اور اُسامہ کے مشورے کے

بعد سحیقہ کہ ساتھ رہ رہی تھی اور دو سیمسٹر جیسے تیسے ختم کر لیے تھے اور

پھر باہر جانے کی ضد کر رہی تھی۔۔

غازیان جو انکل سے ملنے آیا ہی تھا اس کی آواز سن کر مسکرایا۔۔

کہ یہ بات تواب تک سب سے زیادہ اچھی لگتی تھی کہ کوئی بات اپنے پر حاوی نہیں کرتی تھی اور اگر ہو بھی جائے تو ظاہر کر کے کمزور نہیں بنتی تھی۔۔جب سحیقہ کی نظر بھائی پر پڑی تو وہ ایک دم سے خوشی سے چیختی ہوئی اس کے گلے لگی۔۔خنساء ایک دم سے ہڑ بڑا کر کھڑی کوئی۔

" اسلام علیکم بھائی کیسے ہیں"

" وعلیکم السلام بھیا کی جان میں ٹھیک آپ بتاو کہاں جانے کا پلین بن رہا تھا"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے ایک نظر خنساء کو دیکھا جو بیلک قمیص کے ساتھ بلیک ٹراوزر پہنے لال ڈوپٹہ لیا۔۔ہلکا کا تیار ہوئے ہی اسے حیسن لگی اس نے سر جھٹکا۔۔اور سحیقہ کی طرف متوجہ ہوا جو بول رہی تھی۔۔۔

" بھائی اس نے اپنے گھر جانا اور بازار جانا مگر مجھے نہیں جانا مجھے سونا ہے."

وہ یہ کہہ کر بستر میں گھس گی کیونکہ وہ بالکل اس گھر میں جانے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی اور نیند کی دیوانی سحیقہ پانچ منٹ بعد سوئی ہوئی ملی۔۔

" چل آئیں میں لے جاوں آپ کو"

" وہ مگر میں اکیلی کیسے جاؤں گی۔۔"

اس کی زبان لڑکھڑائی

" میں اور آپ دو لوگ ہوئے ناکہ آپ اکیلی ہوئیں۔۔میں گاڑی میں انتظار کر رہا ہوں آپ آ جائیں۔۔"

" بھئی عجیب انسان ہے"

جب وہ پیر پٹختی سحیقہ کو گھورتے ہوئے باہر چل دی۔۔

غازیان اسے غصے سے دروازہ بند کرتے دیکھ کر مسکرایا جب اُسامہ کا مسیج پڑھ کر مسکرایا۔۔

" میری بہن سے زیادہ اپنا خیال رکھنا"

اور آگے ہنسنے والی ایموجی بنی ہوئی تھی۔۔

------------------------------------ -----

پورے کمرے میں سسکیوں کی آواز گونج رہی تھی۔۔ مگر سامنے بیٹھا انسان بے پرواہ نشے میں دھت تھا جب سامنے موجود لڑکی غرا کر بولی۔۔

" تم غلیظ انسان کیا سمجھتے ہو اللہ اوپر موجود نہیں ہے۔۔ تم کیا لگتا ہے تم ظلم کی حد کردو گے اور وہ تمہیں معاف کردے گا۔۔"

آج ایک اور ان درندوں کے ہاتھوں بنت حوا اجڑ گئی مگر وہ اپنی حالت کی پرواہ کیے بنا غرا کر بول رہی تھی۔۔

" تمہیں کیا لگتا ہے ہم لڑکیاں کمزور ہیں تھوکتی ہوں میں تم پر۔۔ کیا کر لو گے زندگی تو برباد کردی ہے اب اور کیا کرو گے مار دو گے مارو آؤ تم نامرد بزدل انسان ہو۔۔ عورتوں کی عزت کے ساتھ کھیلنا بہت پسند ہے نا مگر بھولو نہیں اگر تم پر کبھی ایسا وقت آگیا تو پھر ملک کیا کرو گے اپنے بندوں کو پیش کرتے ہو ہمیں میں بھی اپنا معاملہ اللہ کے حوالے کردیا ہے اور تم تنہیں ایسی موت ملے گی کہ تم تڑپتے رہو گے مگر قبر کا سکون راس نہیں آئے گا۔۔"

وہ چیخ کر والی۔۔جب ملک داور دھاڑا۔۔

" سالی کمینی اور اس کے چہرے پر تھپڑوں کی برسات کر دی۔۔اتنا مارا اسے کہ اس کی سانس روک گی مگر آخر لفظ زبان پر بنت حوا کی بس اللہ کا نام تھا کیا اللہ ان درندوں کو بخش دے گا کبھی بھی نہیں۔۔

--------------------------------------- ----

-

" سنیں"

خنساء کو سمجھ نا آیا کہ وہ اسے کیسے بولے۔۔بھائی کا مسیج پڑھ کر مان تو وہ گی اب بازار میں اس کے ساتھ شاپنگ پر جھنجھلائی۔۔غازیان نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔

" آپ کیا لڑکیاں تاڑنے آئے ہیں"

اس نے آئی برو اُچکا کر پوچھا۔۔

اور اس کے جواب دینے سے پہلے وہ بولی۔۔

" لیں یہ بیگ پکڑیں بہت شوق ہے آپ کو شاپنگ کا پتہ لگ گیا ہے مجھے بس لڑکیاں دیکھنے آئیں ہیں"

وہ بولتی اسے چیزیں پکڑا کر یہ جاوہ جا جب کہ وہ ہقہ بقہ رہ گیا۔۔

" بھئی واہ بھلائی کا زمانہ ہی نہیں ہے۔۔

نیکی کر دریا میں ڈال"

وہ بڑبڑایا

جب کہ مال میں غور سے دیکھیں چیزیں اور لوگوں کی حرکات وسکنات اس نے کسی کو مسیج میں لکھ کر بھیجی۔۔

. . . . --------

. . . .

" آیان تم آج رات جا رہے ہو زرا خیال سے"

" اووہو خان میں بچہ تھوڑی ہوا ور آج کا دن تم سپیشل اس سے ملاقات کے لے ہے"

" نہیں تم کوئی بیو قوفی نہیں جر و گے تم اس پر نظر رکھو گے بس تم نے آج اپنے لیے اس شام کو انجوائے کرنا ہے"

" او کے باس بٹ آئے مس یو بڈی"

وہ دونوں نے مسکرا کر فون بند کر دیا۔۔

کیا یہ شام ایک بڑا راز کھولنے جا رہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہر طرف رنگ کا میلہ سجا ہوا تھا تمام لوگ خوشبوں میں نہائے سج دھج کر اپنے اپنے گروپس بنا کر باتوں میں مصروف تھے۔۔جب دو بھوری آنکھیں اٹھیں اور دیکھتے ہی دروازے کی طرف اس کی آنکھیں جم گئی۔۔ کالے لباس میں ملبوس ردا اپنے والدین کے ساتھ سہم کر اِدھر اُدھر لوگوں کو دیکھتے ہوئے اندر قدم بڑھا رہی تھی جب باپ کو رُکتا دیکھ کر رو کی۔۔

" آ و آ و ڈی ایس پی کیا حال چال ہے ؟ ارے یہ تو تمہاری پیاری سی بیٹی ہے نا"

ملک نے خباثت سے دیکھتے ہوئے کہا جب وہ باپ کے پیچھے چھپی اس سے پہلے ملک اس کا اپنی گندی نگاہوں سے سالم نگلتا آیان آگے بڑھا اور ملک کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔

" او و ملک صاحب وہ دیکھیں آپ کی منظور نظر کسی کی باہوں میں آپ کا انتظار کر رہی ہے"

آیان نے ٹھیک نشانہ لگایا اور اسے منظر سے ہٹایا تو وہ غصے سے تن فن کرتا چل دیا۔۔جب اویس صاحب نے مسکرا کر اسے گلے لگایا۔۔جب کے اویس صاحب اپنی بیگم کو لے کر اور لوگوں سے ملنے چل دیے۔۔۔آیان ردا کو گہری نظروں سے دیکھتا ایک طرف ہو گیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ردا اس پارٹی میں بہت ان کمفر ٹیبل فیل کر رہی تھی اس لیے ایک کونہ تلاش کر کر سائٹ پر جا کر بیٹھ گئی۔۔۔ کالے جوڑے میں اداس بیٹی وہ حسین پری لگ رہی تھی۔۔۔ آج کل اداسی نے اس کی طرف بسیرہ کیا ہوا تھا وہ اپنی سوچوں میں مگن ہاتھ میں جوس کا گلاس تھامے ہوئے بیٹھی تھی جب پیچھے سے زبردست قسم کا کرسی کو دھکا لگا۔۔ جب سارا جوس ردا کے کپڑوں پر گر گیا۔۔ وہ ہڑ بڑا کر اُٹھی۔۔

ایک آوارہ اور غلیظ نظروں سے دیکھتے ہوئے ایک لڑکے نے بہت ہی تمیز کے ساتھ معافی مانگی۔۔ (جو کہ ملک داور کا آدمی تھا)۔۔

" او سوری سوری میم میں نے دیکھا نہیں بے دھیانی میں آپ کی کرسی کو دھکا لگ گیا" ..

اپنی گندی نظروں سے ردا کو بری طرح گھورتے ہوئے اس لڑکے نے وضاحت پیش کی۔۔۔

" کوئی بات نہیں"

ردا یہ کہہ کر اندر کی طرف بڑھ گئی اور اپنے کپڑے صاف کونے لگی۔۔

" جس شخص کے دل میں بُرائی ہو۔۔۔ کبھی بھلائی آ ہی نہیں سکتی۔۔"

-

ابھی وہ اپنی ڈریس صاف کر کے باہر جانے ہی لگی تھی جس تین چار لڑکوں نے اس کا راستہ روکا اور اس کے ارد گرد کھڑے ہو گئے اور اس کو وہاں سے جانے سے روک دیا۔۔۔

"آپ لوگ کیوں میرے ارد گرد کیوں جمع ہو گئے ہیں۔۔ دیکھیں پلیز سائیڈ پر ہو جائیں مجھے جانا ہے.."

ردا کی آنکھوں میں آنسو بھر گئے۔۔ اس۔ نے سہم کر کہا مگر مقابل اسے برے طریقے سے مسکراتے ہوئے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہے

تھے.. آنکھوں میں وحشت بھری ہوئی تھی۔۔

خوف کے باعث ردا کے ہاتھ پاؤں لرزنے لگے تھے۔۔

ردا کو اپنے ارد گرد کا ماحول گھومتا ہوا محسوس ہونے لگا وہ لڑکے اس کے قریب اور قریب تر آتے جا رہے تھے۔۔

جیسے ہی ان میں سے ایک لڑکے نے ردا کے بازو کو ہاتھ لگایا اس کا وجود سن پڑ گیا اور وہ چکر کھا کر گرتی اس سے پہلے ہی آیان نے اس کو تھام لیا۔۔

ایان نے ردا کو اپنے سہارے کھڑا کیا اور لڑکوں کو گھورتے ہوئے آگے بڑھا اور اس کے بعد ایک کے بعد ایک لڑکا ڈھیر پڑے تھے۔۔ردا جو بری طرح رو اور کانپ رہی تھی وہ اسے سہارا دیتے پارٹی سے باہر لے آیا۔۔

"پلیز پلیز مجھے مجھے مجھے بچا لے مجھے بچا لیں"

ردا بری طرح کانپتے ہوئے ہذیانی انداز میں آیان سے مخاطب ہوئی

"کچھ نہیں ہوا ردا آپ کو۔۔دیکھیں آپ بالکل ٹھیک ہیں۔۔آئیں میں آپ کو گھر چھوڑ دیتا ہوں"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"نہیں نہیں مجھے کسی کے ساتھ ہی نہیں جانا۔۔مجھے مجھے بابا پاس جانا ہے وہ وہ حمد کی طرح مجھے مار دے گا ہاں ہاں وہ مار دے گا۔۔آپ بھی میرا فائدہ اٹھائیں گے۔۔۔مجھے کوئی نہیں بچائے گا حمد حمد مگر گیا میرا احمد آپ مجھے لے جائیں گے اٹھا کر مجھے کسی کے ساتھ نہیں جانا۔۔میں میں مر جاوں گی"

وہ روتے ہوئے ہچکیوں سمیت توڑ توڑ کر لفظ ادا کر رہی تھی۔۔۔جہاں آیان کا دماغ الجھا وہاں ہی باتیں سن کر آیان کا دماغ گھوم گیا۔۔وہ چیخ کر اسے جھنجھوڑ کر بولا۔۔

"ردا آپ کا دماغ خراب ہو گیا ہے میں کیوں آپ کے ساتھ کچھ ایسا کروں گا میں آپ کو آپ کے فادر کے پاس چھوڑنے جا رہا ہوں چپ کر کے چلیں میرے ساتھ۔۔ورنہ میں نے آپ کو روڈ پر چھوڑ جانا ہے"

جب ردا ایک دم سے چپ ہوئی اور سہمی ہوئی آنکھوں سے اسے دیکھا ۔۔تو آیان کو شدت سے اپنے لہجے کا احساس ہوا۔۔۔وہ ڈری ہوئی ردا کو

نرم نگاہوں سے دیکھتے ہوئے اسے اپنے ٹھیک ہونے کا یقین دلانے لگا

۔۔جب اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا جسے خوف کے مارے ردا نے

مضبوطی سے تھام لیا۔۔

"دیکھیں ردا جب ان لڑکوں نے آپ کے بازو کو پکڑا تھا تو آپ کو برا لگا تھا

آپ کو معلوم ہو گیا تھا کہ وہ برے لوگ ہیں۔۔دیکھا ابھی آپ نے میرے

ہاتھوں کو پکڑا ہوا ہے۔۔کیا آپ کو اب بھی ویسا ہی لگ رہا ہے کہ میں ان

گھٹیا لوگوں جیسا ہوں۔۔

ردا نے نفی میں سر ہلایا

"آپ کو میرا ہاتھ پکڑنا برا لگ رہا ہے! جیسے حمد نے آپ کو بچایا تھا میں بھی

بچا لوں گا"

آیان معاملے سے ناواقف تھا مگر اسے کچھ کچھ سمجھ رہا تھا۔۔

ایک بار پھر ردا نے نفی میں سر ہلایا۔۔

"مجھے گھر جانا ہے میں آپ کو مرتا ہوا نہیں دیکھ سکتی۔۔وہ لوگ پھر آ جائیں

گے۔۔"

ردا کی معصومیت پر آیان مدھم سا مسکرایا۔۔

"کیا آپ کو میری شکل ان لوگون جیسی لگ رہی ہے کہ میں آپ کو اٹھا کر لے جاؤں گا میں تو بس آپ کو اتنا کہہ رہا ہوں کہ میں آپ کو آپ کے فادر کے پاس چھوڑ دیتا ہوں۔۔تو آپ کیوں فکر کر رہی ہیں۔۔کہ کوئی آپ کو یا مجھے مارے گا۔۔آپ جلدی سے رونا بند کریں پھر چلیں گے"

ردا کی آنکھوں میں بہت سارے آنسو تھے لیکن پھر بھی آیان کی باتوں نے اس کا دھیان اپنی طرف کر لیا تھا۔اس نے خاموشی سے آنسو صاف کیے۔۔

"چلیں۔۔"

وہ جھٹ سے معصومیت سے بولی۔۔

جب آیان اپنی بائیک سٹارٹ کرتا ہوا بولا

"چلیں بیٹھیں۔۔"

ردا کو بائیک دیکھ کر نہایت حیرانی ہوئی۔۔ کیونکہ اس پارٹی میں تو سب امیر امیر لوگ ہی آئے ہوئے تھے کوئی ڈی ایس پی تو کوئی اے ایس پی تو آیان کی بائیک دیکھ کر ردا کو بہت حیرت سے وہاں ہی کھڑی اسے دیکھتی رہی۔۔

"دیکھ کیا رہی ہیں بیٹھیے جلدی سے۔۔ پہلے ہی بہت دیر ہو چکی ہے۔۔ میں انکل کو بتا چکا ہوں وہ آپ کا انتظار کر رہے ہوں گے۔۔"

"لیکن لیکن مجھے بائیک پر بیٹھنا نہیں آتا.."

اس وقت ردا کے چہرے پر معصومیت ہی معصومیت تھی۔۔ آیان کو ردا کے معصوم چہرے پر بہت پیار آیا۔۔ وہ مسکرا کر گویا ہوا۔۔۔

"فکر نہ کریں آپ میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائیں۔۔ میں گرنے نہیں دوں گا۔۔"

ردا کو اس کے ساتھ بائیک پر بیٹھے ہوئے بہت عجیب محسوس ہو رہا تھا..

ایان نے اس کے چہرے کی گھبراہٹ دیکھ کر ردا کو ایک بار پھر سے سمجھایا

..

"دیکھیے ردا میں کوئی ایسا ویسا لڑکا نہیں ہوں آپ کے فادر نے مجھے خود کہا ہے کہ آپ کو لے آؤں گھر جا کر پوچھ لینا۔"

ابھی آیان بول ہی رہا تھا کہ ایک دم سے ردا بول پڑی۔۔۔

"تو کیا گاڑی لا نہیں سکتے تھے میں اس بائیک پر آپ کے ساتھ نہیں جا سکتی۔۔ڈر لگتا ہے نا"

ایسا نہیں تھا کہ آیان کے پاس گاڑی نہیں تھی لیکن وہ بائیک چلانا زیادہ پریفر کرتا تھا اور ہیوی بائیک تو اس کا پہلا پیار تھی۔۔اب اسے کیا پتہ تھا کہ یہ سب ہو گا۔۔وہ آئی بر و اُچکا کر بولا۔۔۔

"میرے پاس تو یہی بائیک ہے ابھی۔۔اب اگلی بار سے گاڑی ہی لایا کروں گا ٹھیک ہے۔۔ابھی بیٹھ جائیں اگر آپ نہ بیٹھیں تو میں آپ کو چھوڑ کر چلا جاؤں گا"

آیان کی یہ بات سنتے ہی ردا فوراً سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بائیک پر مشکل سے بیٹھ گئی اور سارے راستے اسے زور سے پکڑ لیا اسے کے

باوجود وہ کئی بار گرتے گرتے بچی تھی۔۔۔کیونکہ یہ اس کا پہلا تجربہ تھا

۔۔۔مگر آیان نے وعدہ پورا کیا اور اسکو ہر بار تھام لیا تھا۔۔

راستے میں ہر سپیڈ بریکر آتے ردا آیان کے کندھے کو مضبوطی سے پکڑ

لیتی۔۔اور اپنے لمبے لمبے ناخن اس کے کندھے میں گاڑ چکی تھی جانے

انجانے میں وہ آیان کے کندھے کو بری طرح زخمی کر چکی تھی۔۔۔

جیسے ہی ردا گھر پہنچی اور اپنے بابا کو سامنے دیکھا تو جٹ سے بائیک سے اتر کر

ان کے گلے لگی۔۔جب کہ آیان مسکرا کر کندھا سہلا گیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ جو تنکا تنکا اڑا گئیں

کوئی درد و غم کی ہوائیں تھیں

میری بندگی میں تھی کیا کمی

میرے واسطے جو سزائیں تھیں

میری زندگی میں جو دکھ لکھے

میرے مولا کیا وہ خطائیں تھیں

جنہیں آنسوؤں میں پرویا تھا

وہ میری ادھوری دعائیں تھیں

------------------------------------ --------

ماضی:

اس دنیا میں سچائی بہت کم ہے ہر کوئی مختلف مشکلوں کا شکار ہے۔۔ایسے میں ایمانداری تو کہیں ہے ہی نہیں۔۔ایک ایماندار کو مار ا اسے ڈرانا اب اس دنیا کا کام ہے۔۔ایک دن وقت پلٹا اور ظلم کے خلاف لڑنے کے لیے ایک شخص نے ہمت کی مگر کیا وقت اس کا ساتھ دے رہا تھا۔۔

اویس صاحب ایک ایماندار پولیس افسر بن کر اس معاشرے میں بڑھنے والی برائیوں ڈے لڑنے کے لیے بڑھے مگر ظلم دنیا وہ کہتے ہیں نا وقت جہاں سب سے بڑا امر ہم ہے وہاں ہی سب سے زیادہ تکلیف دہ بھی یہ وقت ہے۔۔

ایسے وقت میں وقت نے اویس صاحب جو ابھی ابھی نئے آئے ایس پی منتخب ہوئے تھے وقت نے گہرا زخم دے ڈالا کیا اب وقت ہی مرہم بھی بنے گا؟

جب اویس صاحب نے اپنا عہدہ سنبھالا تو ملک کے سارے غنڈے اور بدمعاش اس کو رشوت دے جرچپ کروانے جے در پر تھے مگر کیا ایسا ہوا ایماندار کبھی اپنی ایمانداری نہیں بیچتا اور ہوا بھی یہ ہی۔۔

وہ ان سب دشمنوں کے سامنے آ کھڑے ہوئے جس کا سامنہ ان کی فیملی کو کرنا پڑا۔

اسے ایک اندھیری رات کہہ لو جوان کی زندگیوں میں ویرانہ کر گئی..

اویس صاحب کیس کے سلسلہ میں لاہور گے ہوئے تھے جب ردا اور حمد ردا کا بھائی دونوں میں دو سال کا فرق تھا۔۔ردا چھ سال کی تھی جب حمد آٹھ سال کا دونوں باغ میں ہنسی خوشی کھیل رہے تھے جب سلیمہ بیگم مسکرا کرا انھیں دیکھ رہی تھی کہ کچھ لوگ گھر کا دروازہ توڑ کر اندر داخل

ہوئے۔۔اور زور زور سے چیخ کر اویس صاحب کو پکارنے لگے۔۔دونوں بچے ڈر کر ماں کے پیچھے چھپ گئے۔۔۔جب سلمہ بیگم پولیس والی کی بیوی تھی بہادر کیسے نا ہوتی۔۔

"کیا مسلئہ ہے۔۔کیوں میرے گھر میں کھڑے چیخ رہے ہو؟"

جب ملک خباثت سے بولا۔۔

"اووو میری جان کو غصہ آرہا ہے"

وہ آگے بڑھ کر سلمہ بیگم کا ہاتھ پکڑ گیا جب ردا نے ملک کو ماں سے بدتمیزی کرتے دیکھا تو اپنے دانت اس کے ہاتھ میں گاڑھ دیے اور یہ غلطی اسے ساری زندگی کے لیے بھگتنی پڑی۔۔

"ارے ماں کے ساتھ تو یہ چھوٹی شیرنی بھی بہت تیز نکلی۔۔"

"کریم پکڑو ان دونوں کو اور آج یہ میرے مہمان ہیں"

ملک کی بات سن کر سلمہ بیگم کی نظروں سے وحشت ٹپکنے لگی کیونکہ وہ جانتی تھیں ان حیوانوں کو

"ملک دیکھو میرے بچوں کو چھوڑ دو میں معافی مانگتی ہوں"

وہ اپنے بچوں کے لیے رودی مگر وہ حیوان تھا اور بے اسے رحم کہاں آنا تھا وہ تو اللہ کو بھولا بیٹھا تھا۔۔ سلمہ بیگم کو دھکا دے کر وہ انھیں لے گے۔۔ وہ دن ان کے لیے قیامت بن کر آیا۔۔ جس اویس صاحب کو معلوم ہوا تو جیسے تیسے کر کے انھوں نے پانچ گھنٹے کا کھٹن سفر کاٹا اور گھر کے باغ میں زخمی بیگم کو جو بچوں کے لئے نڈھال تھیں۔۔ حوصلہ کیا دینا تھا بس کہہ دیا گیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تیار رہنا ہمارا وارث ہے"

جیسے تیسے کر کے دو دن بعد ملک کے ایک کوٹھے پر رداسکڑی سمٹی اپنی بھائی کی لاش جے ساتھ ملی کیا وہ دن کسی کے لیے قیامت سے کم تھا۔۔۔

اویس صاحب ردا کے معصوم چہرے کو دیکھ کر بول رہے تھے۔۔ سوتے

ہوئے بھی سختی سے باپ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔۔۔جب آیان بولا۔۔

"انکل میں جاننا چاہتا ہوں وہاں کیا ہوا تھا۔۔"

آیان ردا کو چھوڑ کر وہاں ہی روکا اور ماضی کی ایک ایک گراہ کھل رہی تھی۔۔جو کرب ناک تھی

ماضی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ انھیں لے گے اور چوب مارا دونوں نڈھال ہو گے۔۔اور جسم کو نشے کا عادی بنا رہے تھے۔۔دو دن میں جب ملک اور اس کے آدمی بولے۔۔

"اے لڑکے اُٹھ جا کتنا سونا ہے..."

وہ مسلسل اسے نشے پر نشہ دے رہے تھے...اور جسمانی طور پر اسے مار مار کر بے حال کر چکے تھے...

"پاااانی ی ی ی...."

"اووے بی نے پانی پینا ہے.."

وہ چھ لوگوں کا گورپ مسلسل اسے ہراس کر رہے تھے..وہ 8 سال کا لڑکا

..اس میں اور برداشت کی ساکت نا تھی....

"بابااا.. چھوڑیں گے... نہیں...."

وہ ہلکا کر بولا...نشے میں دھت ہونے کے باوجود وہ سمجھ رہا تھا سب...

"ہاہاہاہاہاہا...آج اپنے باپ کی وجہ سے یہاں ہے..کیون نا تیری بہن کے

ساتھ مزے کیے جائیں..."

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ حیوانیت سے بولا...

تو وہ بچہ چیخ اُٹھا

"میں مار دوں گا سب کو کوئی نہیں بچ پائے گا.."

"تھا تو بھائی نا کیسے اپنی بہن کی عزت جانے دیتا..بچہ ضرور تھا مگر شاید دو

دن نے اسے بہت اچھے سے سب سمجھا دیا

وہ بولا تو وہ درندے اس پر ٹوٹ پڑے یہاں تک کہ معصوم کے سانس تھم

گی ظلم کی انتہا کی گئی مار مار کر اس کو بے حال کر دیا کہ در و دیوار چیخ اُٹھے مگر ان حیوانوں کو فرق کہاں پڑتا.... وہ تسلی سے ایک طرف ہو دیے اور ایک کو اشارہ کیا...

ضمیر نہیں کانپے یہاں زمین کانپ گئی..

"اس کے گھر والوں تک لاش پہنچا دو اور کہنا..

اے ایس پی... صاحب ملک سے پنگا لوگے تو اب بیوی اور بیٹی جائے گی..."

وہ قہقہہ لگا کر ہنسا کہ قسمت سے دور سے ہی آنکھیں موند لی... فرشتے رو دیے حیوانیت پر..

ان کو اگر حیوان کہا جائے تو وہ لفظ بھی ان لوگو کے مقابلے میں کچھ نہیں تھا کیوں کے انہوں نے اس معصوم لڑکے کی ساتھ حیوانوں سے بھی بد تر سلوک کیا تھا..

"کیا لوگ بھول جاتے ہیں اوپر اللہ موجود ہے.."

"بے شک اللہ بہتر حساب کرنے والا ہے.."

وَأَمۡطَرۡنَا عَلَيۡهِم مَّطَرٗاۖ فَٱنظُرۡ كَيۡفَ كَانَ عَٰقِبَةُ

ٱلۡمُجۡرِمِينَ ﴿٨٤﴾

اور ہم نے ان پر (پتھروں کا) مینھ برسایا۔ سو دیکھ لو کہ گنہگاروں کا کیسا

انجام ہوا ﴿٨٤﴾

وہ حیوان تو نا کا نپے مگر وہ معصوم بچی سب دیکھ کر ساکت رہ گی اس کا اپنا

آپ مفلوج ہو گیا کیا کرب ناک منظر تھس کہ مردہ بھائی اس کے پاس پڑا

تھا جو اس کی عزت کے لیے اپنا آپ ہار گیا۔۔ جب ملک کے بندے دونوں

کو چھوڑ کر چلے گے اور رات کے نا جانے کون سے پہر اویس صاحب نے

کوٹھے میں بیٹے کی لاش اور ساکت بیٹی کو دیکھا جس کی شاید زندگی تباہ ہو گی

وہ چھوٹی بچی پاگل کر گے تھے شاید نہیں یقیناً۔۔۔

باپ کو سامنے دیکھ کر بھی اس پتھر بنی ردا کو کوئی فرق نا پڑا۔۔۔

گھر لے جایا گیا۔ گر اس مے وجود میں حرکت نا ہوئی۔۔ چیخی تب جب بھائی کا جنازہ اُٹھا اتنا چیخی کہ اس چھ سال کی بچی کا نروس بریک ڈاون ہو گیا ۔۔وہ بچپن کی تلخ یاد ایسا اثر چھوڑ کر گی کہ آج تک شاید وہ وہاں ہی تھی۔۔

اویس صاحب سب بتاتے کرب سے رو دیے۔۔ مگر انھوں نے اب بھی ہمت نا ہاری۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آیان نے ضبط سے سرخ آنکھوں سے اس مضبوط باپ کو دیکھا جو اپنی بیٹی کا ماتھا چوم رہے تھے ایک آنسو اس کی آنکھ سے بہہ نکلا۔۔جب اس نے اپنے ہاتھوں سے اویس صاحب کا ہاتھ تھاما اور بولا تو یقین اور مضبوطی سے۔۔

"انکل میں ردا سے شادی کرنا چاہتا ہوں میرا وعدہ ہے اس کا ہر غم دور کر دوں گا اور میرا وعدہ ہے تمام وحیوانوں کو مار کر سکون لوں گا!"

جب اویس صاحب نے اس کا ماتھا چوما۔

"کیسے کر سکتے ہیں آپ ایسا مجھ سے پوچھا تو ہوتا"

غازیان غصے سے بولا..

"وہ اچھا لڑکا ہے تم جانتے ہو پھر کیوں؟"

وہ بے بسی سے اسے غصے کے آگے بولے۔۔

"وہ میری بہن ہے گڑیا ہے میں بہتر جانتا ہوں مگر میں اپنی بہن سے پوچھ کر ہاں کرنا چاہتا ہوں!"

وہ دوٹوک الفاظ میں بولا۔۔

"اور ابھی تو اسے بہت کچھ بتانا ہے"

"غازیان"

وہ بے بسی سے بولے۔۔

کون کہتا ہے کہ بیٹی سے رشتے کی اجازت نہیں لینی چاہیے۔۔

حضرت محمدؐ نے کہا فاطمہ علی کا رشتہ آیا ہے ہاں کر دوں!

"ابو"

مریم چیخ اُٹھی۔۔

"آپ نے مجھے بتائے بغیر بھائی کا رشتہ کر دیا میری کوئی امپورٹنس ہی نہیں ہے اس گھر میں"

وہ غصے سے جا کر کمرے میں بند ہوئی

-

"میری مانو یار معاف کر دو نا جو کہو گی۔۔۔مانو گا پکا"

اُسامہ گڑگڑایا۔۔

"ٹھیک ہے۔۔میں خود جاوں گی بابا کے ساتھ اور پھر ہاں ہو گی"

"اوکے میری ماں چلو کھانا کھو پھر بات کرتا ہوں"

وہ آنکھیں دیکھاتی یہ جاوہ جا۔۔

"واہ رے اللہ مجھے بھی بتادے لڑکی کون ہے!"

وہ ہاتھ اُٹھا کر دعا کے انداز میں بولا۔۔

"ردا بابا کی جان دیکھو سب سہی ہے اور آیان کتنا اچھا بچہ ہے نا اس نے آپ کو بچالیا"

اویس صاحب نے اسے باتوں میں لگایا اور یہاں اتنے عرصے میں ردا نے آیان کو جانا تو تعریفوں کا سلسلہ شروع ہوا مگر وہ نہیں جانتی تھی کہ یہ تعریفیں اسے لے ڈوبیں گی!

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔۔

"وہ سالے کمینے دھوکا دے کر بھاگ گئے اور سارا مال اس آرمی والے کے ہاتھ لگا تو لگا کیسے چھوڑوں گا نہیں میں اسے"

وہ پاگل کتوں کی طرح ادھر سے ادھر چکر کاٹتے ہوئے بولا۔۔

جب سرکار یاور خان پھنکارے

"تم ہار رہے ہو ملک تم نے وعدہ کیا تھا جیت تمہاری ہو گی تمہاری وجہ سے جب جلا کر آیا ہوں"

"اوئے بڈھے چپ کر سوچنے دے بیٹی کو مارتے ہوئے تو بڑی تجھے آگ لگی تھی اب تجھے اس عمر میں کڑی چاہیے"

کہتے ہیں ناذن، زمیں اور زر فتنہ ہے تو اب انھیں پیسہ ہی مارے گا۔۔

جب امینہ اندر داخل ہوئی۔۔اور ملک کے گلے کا ہار بنی

"اوڈار لنگ فجر نا کرو میرا وعدہ ہے جلد ہی خان دی آرمی آفیسر تمہارے پاس ہو گا۔۔"

اس نے تسلی دی جس پر وہ پر سکون ہوا۔۔ مگر اب ہی تو ٹینشن لینے والی بات تھی۔۔۔

"کیپٹن خان تم نے بڑا ہاتھ مارا ہے جتنی جلدی ہو سکے اس کیس کو ختم کرو اور ان لوگوں کو مار و کل بھی کوٹھے سے چند لڑکیاں ملی ہیں۔۔اور شکر کرو اس بندی کا جو سابر کرائم کے کیس میں مدد کر رہی ہے وہ بچی"

عثمان صاحب نے اسے سخت سنائی۔۔۔

"پلیز سر مجھے میرا کام کرنے دیں جو کر رہا ہوں یقین کریں"

خان نے ماتھا مسلتے ہوئے کہا۔

"کیا کوا ہے تم ٹھیک ہو خان"

انھوں نے پریشانی سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا

"ہمم میں ٹھیک ہوں مجھے لگتا ہے کہ سچ سامنے آجانا چاہیے اب"

"خان۔۔نہیں"

عثمان صاحب نے بے یقینی سے کہا انھیں وقت کٹھن لگنے لگا!

"مجھے چلنا چاہیے۔۔۔۔بس یہ دو مہینے اور ہمارا یہ ملک دشمنوں سے پاک ہو گا"

"بابا۔۔آپ جو کہیں گے مجھے قبول ہے"

ردا نے مدہم سی آواز میں کہا۔۔

"شاباش میرے بچے مجھے فخر ہے".

وہ اس کا سر تھپتپا کر چل دیے۔۔۔

"یہ یہ کیسے۔۔۔ ممکن ہے یہ حویلی میرے نام ہے۔۔کون ہے جس نے اسے گھرایا ہے۔۔اس کا نقشہ خود میرے بیٹے نے پاس کروایا تھا"

یاور خان صدمے سے چور پھنکارے۔۔۔جب ان کس فون بجا

"کیا حال چال ہیں یاور خان؟"

طنزیہ لہجے میں پوچھا گیا۔۔

"کون ہو تم اور کیا چاہتے ہو؟"

یاور صاحب نے کپکپاتے لہجے میں دریافت کیا!

"تمہاری جان! ویسے گھر کا حال دیکھ کر مجھے امید تھی کہ دل تمہارا ساتھ نہیں دے گا مگر بڑے ڈھیٹ نکلے"

"کون کون ہو تم"

"تمہاری موت اپنے یار ملک داور سے پوچھنا!"

یہ کہہ کر فون بند کر دیا گیا!

---------------------------- -- --- -- --------

"یسسسسسس" خنساء نے جیسے ہی لڑکی کی تصویر دیکھی وہ خوشی چیخ اُٹھی

"مجھے ابھی اور اس ہی وقت بھائی کا رشتہ منظور ہے بس چلیں جلدی ہاں کریں"

خنساء نے جوش سے باپ کو کہا۔۔

اس وقت گھر کے لاونج میں تمام گھر والے موجود تھے جب ارشد صاحب نے اُسامہ کو چھیڑا

"بیٹا جی طرف لڑکی نہیں دیکھنی ہوتی نا۔۔اپنا لڑکا بھی دیکھنا پڑتا ہے جس دیکھ کر ہاں ہوگی"

ان کی بات پر سب نے زبردست قسم کا قہقہہ لگایا۔۔

وہ ہنسی مزاق میں شام کٹ گی..

"کپیٹن خان تم کیا کرتے پیڑ رہے ہو"

کرنل سلیم نے اسے غصے سے دریافت کیا!.

"سر ایک کہاوت ہے!

جب دو شیر اکٹھے ہوتے ہیں تو تباہی مچتی ہے مگر جب دونوں میں شکار کے لیے پھوٹ پڑ جائے تو زیادہ تباہی مچتی ہے! اب وقت ہے کہ میں اکیلے جا کر دونوں کے شکار پر حملہ کروں" بے فکر رہیں! خالی ہاتھ لوٹنا نہیں سیکھا "۔۔

وہ آرمی کے لباس میں بھوری آنکھوں میں عزم لیے بولا تو کرنل سلیم نے فخر ڈے اس کی پیٹ تھپتھپائی۔

"اسلام علیکم انکل کیسے ہیں!"

غازیان نے گھر میں داخل ہوتے ہو پوچھا اور اپنی بہن کو تلاشہ

"میں ٹھیک ہوں بچے۔۔ سحیقہ کچن میں ہے آج کچھ نیا بنا رہی ہے"

انھوں نے سلام کا جواب دیتے ہوئے ہنستے ہوئے اس کو بتایا۔۔

"شکریہ آپ بیٹھیں میں نے آپ دونوں سے بات کرنی ہے!"

کہہ کر اس نے سحیقہ کو آواز لگائی..

"جی بھائی۔۔میں آگئی بس!"

سحیقہ بالوں کا جوڑا بنائے کچن سے ہاتھ صاف کرتی باہر آئی۔۔

"بھائی کی جسن کیسی ہو؟"

"الحمداللہ بھائی بس آپ کا انتظار کر رہی تھی بہت زبردست کھانا بنایا ہے میں نے!"

وہ خوشی ڈے بولتے ہوئے بتانے لگی۔۔

"اچھا یہاں بیٹھو۔۔اور میری بات غور سے سنو...میں اپنی گڑیا کو کہہ تھا کہ ایک گڈا لاوں گا جو میری جان سے پیاری چندا کی حفاظت کرے گا۔۔ایک رشتہ آیا ہے میری طرف سے رضامندی ہے۔۔اگر میری گڑیا کو مسلہ ہے تو بتادے.."

ابھی غازیان بول ہی رہا تھا جب سحیقہ نے اس کے ہاتھ کو مضبوطی سے تھاما..

"بھائی جو آپ کہیں گے مجھے منظور ہے بس میری پڑھائی.."

"بچے وہ تمہیں کبھی نہیں روکے گا بلکے ایسے اس نے کچھ سوچا تو تمہارا بھائی اس کی ہڈیاں توڑ دے گا"

غازیان نے اسے کہہ کر پیار سے گلے لگا یا۔۔

جس پر وہ سب ہنس دیے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"

جب میرے پاس فکر کرنے والا بھائی ہے تو دنیا والوں سے کیوں ڈروں"

--

آج جمعے کا دن رحمت اور برکتوں سے بڑا ہوا دن تھا۔۔جب اُسامہ کا نکاح رکھا گیا تھا۔۔ہال مہمانوں سے بھرا پڑا تھا۔۔خنساء کے تو خوشی سے زمین

پر پاوں نہیں ٹک رہے تھے۔۔اس کے جان سے عزیز بھائی کا نکاح تھا..جب نکاح شروع ہوا تو اُسامہ جواب تک انجان تھا لڑکی کون ہے اپنے باپ اور بڑے بھائی کو دیکھا۔۔جب پاس غازیان کو دیکھ کر مزید مسکینوں والی شکل بنائی۔۔غازیان اس کا اچھا دوست تھا۔۔ مگر ابھی دشمن لگ رہا تھا۔۔

جب نکاح شروع ہوا!

"اُسامہ ولد ارشد کیا آپ کو دختر سکندر سحیقہ سکندر بیمہ حق مہر 50 لاکھ رشتہ قبول ہے؟"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُسامہ نے حیرت سے خنساء اور غازیان کو دیکھا جب دوبارہ مولوی نے الفاظ دہرائے۔۔

تو اس نے جھٹ سے

"قبول ہے" کہا۔۔

اس طرح دونوں فریقین سے رضامندی کے بعد نکاح کی رسم پوری

ہوئی۔۔اُسامہ جہاں حیران تھا وہیں ہی اس کا دل اب اپنی دلہن کو دیکھنے کو للچایا۔۔بے شک وہ ایک میچور مرد تھا۔۔وہ اب تک سحیقہ کے ساتھ رشتے پر حیران تھا۔۔۔

جب غازیان سحیقہ کو اپنے بازوں کے حصار میں لیے ہال میں داخل ہوا۔۔دور کھڑے عثمان صاحب کی آنکھیں نم ہوئیں۔۔

دونوں کو ایک ساتھ کھڑا کیا گیا۔۔دونوں سفید جوڑے میں ملبوس تھے اُسامہ کے 6-3 قد کے آگے وہ ننھی پری معلوم ہوئی۔۔جب خنساء خوش سے آگے بڑھی اور سحیقہ کے گلے لگی

"میری جان میں بہت بہت خوش ہوں..اب میری بی بنو میری بھابھی بن کر ساتھ رہے گی۔۔"

جب سمیرا بیگم نے سحیقہ کو بلایا۔۔

سحیقہ اب تک حیران تھی

"کیا دعائیں ایسے بھی قبول ہوتی ہیں؟"

جب کیمرے مین نے فوٹو سوٹ کا کہا۔۔

تو سحیقہ ہلکی آواز میں منمنائی۔۔۔

"سنیں!! مجھے گھمائیں نا میں نے سپیشل شوٹ کے لیے یہ ڈریس لیا ہے"

اُسامہ نے حیرت سے اسے دیکھا اور عمل کیا۔۔ جس پر وہ کھل کر مسکرا دی۔۔اس کا سفید فراک ہوا میں گھومنے لگا۔۔

OBJ

وہ دونوں سوٹ میں مگن تھے جب غازیان کی آواز سپیکر میں گونجی۔۔

"میں آپ سب کو بتاتا چلوں کے آج میری ایک بہن کا نکاح نہیں نا ور نا ہی ایک دوست کا۔۔ آپ سب کی دعاوں سے جب رُخصت ہونا ہے میری ننھی کلیوں نے تو میری دوسری بہن کے لیے بھی دعائیں کریں۔۔ تو آج کا دوسرا کپل ہے۔۔

آیان اور رردا کا۔۔"

غازیان کے کہنے پر جہاں خنساء حیران پریشان ہوئی وہاں ہی سحیقہ کا منہ کھلا رہ گیا۔۔

جب اُسامہ کو شرارت سوجی۔۔

"بیگم منہ تو بند کرلیں"

جبکہ سحیقہ اسے گھور کر رہ گئی۔۔

دوسری طرف نکاح کی رسم شروع ہوئی تو ردا مسلسل اپنے ہاتھ مسل رہی تھی۔۔

جب مولوی کے الفاظ اس کے کانوں میں گونجے۔۔

"ردا ولد اویس کیا آپ کو آیان حسن ولد احمد حسن بیمہ حق مہر 50 لاکھ رشتہ قبول ہے؟"

"قبول ہے"

تین بار بولتے ہی ہر جگہ مبارک باد کا شور اُٹھا جب غازیان نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تمہارا یہ بھائی ابھی زندہ ہے۔۔ہاتھ توڑ دوں گا اگر کسی نے میری گڑیا کو کچھ کہا۔۔"

جس پر ردا نے روتے ہوئے آسودگی سے مسکراہٹ اُچھالی۔۔شاید آج اس کا حمد اسے مل گیا تھا غازیان کی شکل میں۔۔ایک اور محافظ مل گیا تھا آیان کی شکل میں۔۔جب دونوں کو نکاح کی رسم کے بعد سٹیج پر لایا گیا ۔۔دونوں اس وقت سکن سے رنگ کے جوڑے میں ملبوس تھے۔۔

OBJ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وَّخَلَقۡنٰکُمۡ اَزۡوَاجًا

and created you in pairs (as men (78:8) *and women)*

اور (غور کرو) ہم نے تمہیں (فروغِ نسل کے لئے) جوڑا جوڑا پیدا فرمایا (ہے)

بلاشبہ دونوں جوڑے ایک دوسرے کے ساتھ مکمل لگ رہے تھے۔۔جب غازیان نے رخصتی کا موضوع چھیڑا کہیں آنسو تھے۔۔کہیں خوشیاں۔۔۔یہ ایک اسلامی فریضہ ہے۔۔جو ہر ماں باپ کو ادا کرنا ہوتا ہے۔۔اپنے جان جگر کو خود سے الگ کرنا جسے محبت سے پالا ہو۔۔

ردا نے شکایتی نظروں سے اپنے ماں باپ کو دیکھا وہ اس سب کے لئے تیار نہ تھی۔۔لیکن شاید اس کی قسمت میں یہ لکھا تھا۔۔شاید نئی زندگی کا اب آغاز تھا۔۔

سحیقہ آنکھوں میں آنسو لیے اپنے بھائی کے گلے لگی دیکھ رہی تھی۔۔جس نے ساری زندگی اسے ماں باپ کی طرح پالا اور پھر آج وہ اسے کسی اور کو سونپ رہا تھا۔۔

قرآن کے سائے تلے اسے رخصت کیا گیا۔۔وہ اپنے پیا کے سنگ چل

دی۔

سحیقہ کی رخصتی کے بعد ردا کی رخصتی کے وقت وہ باپ کے گل لگ کر خوب روئی۔۔غازیان نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر بھائی کے ساتھ ہونے کا یقین دلایا۔۔

آیان کیونکہ اکیلا رہتا تھا اس لئے رخصتی کے بعد ردا کو اپنی گھر لے گیا جبکہ ان کے ساتھ غازیان تھا جو ان کو حفاظت کے ساتھ ان کے گھر چھوڑ کر آیا

دونوں دوستوں کی رخصتی میں سائیڈ پر کھڑی خنساء بھی رو دی مگر جلدی سے بھائی سے پیسے وصول کرنے کی رسم کے لیے گھر بھاگی۔۔

ہم پردیسی اس آنگن میں

دیس ہمارا دور، بابل یہ کیسا دستور

چھوڑ کے تیری نگری کو ہم

جانے پر مجبور، بابل یہ کیسا دستور

کوئی نہ جائے ساتھ ہمارے

ہم تنہا پنچھی بے چارے

اڑنے پر مجبور، بابل یہ کیسا دستور

بھائی بہناں راضی رہنا

ہم نے پہنا ہجر کا گہنا

بند زباں سے اب کیا کہنا

دل ہے چکنا چور، بابل یہ کیسا دستور

دنیا کے سب رشتے جھوٹے

ماں بیٹی کا ساتھ نہ چھوٹے

باپ کے قدموں کی مٹی ہے

بیٹی کا سندور، بابل یہ کیسا دستور

سورج ڈوبا، بڑھ گئے سائے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رخصت کرتے ہیں ماں جائے

ہم پردیسی کیوں کہلائے

کیا ہوا ہم سے قصور، بابل یہ کیسا دستور

بابل تیرے پیار کا سایا

آج مرے کیوں کام نہ آیا

اپنی آنکھ سے دور کیا کیوں

اپنی آنکھ کا نور، بابل یہ کیسا دستور

اپنی تو تقدیر یہی تھی

خوابوں کی تعبیر یہی تھی

اللہ کو منظور ہے جو کچھ

ہم کو بھی منظور، بابل یہ کیسا دستور

۔۔

سحیقہ اسامہ کے ساتھ بیٹھا کر چندر سمیں کی گئیں۔۔

سحیقہ اور آسماء بھابھی دونوں مل کر اس کو کمرے میں بیٹھا آئی اور ساتھ ساتھ ہی اس کا حوصلہ بڑھا رہی تھیں۔۔

اُسامہ دروازہ روکھائی کی رسم سے فارغ ہو کر کمرے میں جیسے ہی داخل ہوا تو سامنے ہی سحیقہ کو سویا پایا۔۔جو بستر ے کے بیچ میں لیٹی باقی کے بیڈ کر اپنا جوڑا پھیلائے سو رہی تھی۔۔اسے سوتے دیکھ کر اُسامہ ہلکا سا مسکرایا ۔۔۔اور بڑبڑایا..

"آج تو پاگل لڑکی انتظار کر لیتی۔"۔اور چینج کر کے آیا تو ہلکی سی آواز دے کر اُسے بلانے لگا مگر وہ ٹس سے مس نا ہوئی۔۔جب اُسامہ کا پارہ ہائی ہونے لگا۔۔۔

"میڈم میرے بیڈ پر پہلے ہی دن قبضہ کر گئیں ہیں"..

جب اُسامہ نے اس کا کندھا ہلکا سا ہلایا تو سحیقہ چیخ کر اُٹھی۔۔۔

جب اُسامہ نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا۔۔تاکہ اس کے چیخنے کی آواز باہر نا جائے۔۔

آیان جیسے ہی گھر کے دروازے بند کر کے اپنے کمرے میں داخل ہوا اسے ایسا معلوم ہوا جیسے چڑیا گھر ہو۔۔

ردا کی لال چادر صوفے سے نیچے پڑی تھی۔۔بستر سے تمام چیزیں بے حال اپنی ناقدری پر رو دہی تھیں۔۔آیان کمرے کا حال دیکھ دو منٹ تو چکرا گیا مگر اپنے پر ہونے والے وار پر فوراً سر نیچے کیا۔۔

نکاح کے جوڑے میں کھڑی ردا غصے سے اسے دیکھ رہی تھی..

"ردا دیکھیں میری بات سنیں۔۔مجھے معلوم ہے آپ غصہ ہیں مگر میں آپ کو بہت وقت دے رہا ہوں۔۔ہم مل کر بدلہ لیں گے میں آپ کو کچھ نہیں کہوں گا۔۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آیان پیار سے سمجھتے ہوئے قدم قدم آگے بڑھ رہا تھا جب وہ چہرا ہاتھوں میں چھپائے زور و شور سے رونے لگی۔۔

آیان دو منٹ تو بوکھلا گیا مگر پھر آرام سے بازوں کے حصار میں لیے اسے چپ کروانے لگا۔۔

وہ اس کی محرم تھی وہ جانتا تھا کہ اسے کس طرح سنبھالنا ہے!

۔۔

"تم نے چیخ کیوں ماری"

اُسامہ نے اس سے دریافت کیا۔۔

"تو آپ جو اپنی نئی نویلی دلہن کا گلا دبا رہے تھے اس کا کیا"

سحیقہ نے معصومیت سے آنکھیں مٹکاتے ہوئے سوال کیا۔۔

"اُف توبہ لڑکی۔۔ صرف اُٹھا رہا تھا کہ جا کر جوڑا تبدیل کرو اور مجھے سونے دو"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ یہ کہہ کر بتیاں گل کر کے سونے لیٹ گیا۔۔جب کہ سحیقہ اندھیرے میں غصے سے گھور کر رہ گیا۔۔

"خان تم کہاں ہو تم جانتے ہو کیا ہو رہا ہے یا نہیں تم مگن کہاں ہو"

رات کے دو بجے ہر طرف خاموشی کا راج تھا جب کرنل سلیم کی چنگارتی ہوئی آواز اس کے فون سے آئی جب کہ وہ پر سکون بیٹھا تھا۔۔۔ مگر وہ نہیں جانتا تھا کہ اس کا پل بھر میں سکون غارت ہونے والا ہے!

"سر مجھے سب معلوم ہے اور میرے پلین کے مطابق سب ٹھیک جا رہا آپ آرام سے سو جائیں!"

"کیپٹن خان۔۔آپ جانتے ہیں اس ملک کے کتنے جانباز آفیسر کا خون اس مٹی میں ملا جس کے بھروسے آج یہ دنیا کے نا جانے کتنے لوگ اس لیے پر سکون سے سو رہے ہے کیونکہ انھیں بھروسہ ہے اور ایک بھروسہ اس زمین

کا آپ سے جڑا ہے جو شاید آپ توڑنے کے در پر ہیں!"

اب کے خان الرٹ ہوا۔۔

"سر آپ کیا کہنا چاہتے ہیں سہی سے بتائیں؟"

"خان تم نے اس کے تین خاص لوگوں کو قید میں رکھا مگر مجھے نہیں بتایا

.. تم نے ہماری اہم رکن کو بھیجا اور میرے روکنے کے باوجود نار کے۔۔ تم

اندر ہی اندر کیا کر رہے ہو یہ مجھے نہیں معلوم مگر جو باہر میرے پاس آیا ہے

شاید تم اب تک ناواقف ہو امید کرتا ہوں تم جلد از جلد کسی بھی طرح اب

پلین پر عمل کرو گے یہ دیکھنے کے بعد! کیونکہ جانے انجانے تم سے غلطی

ہوئی ہے! میں ایک ویڈیو بھیج رہا ہوں امید ہے کہ کل ہم میس میں ملیں

گے"

"یس سر" وہ مدھم سا بولا جب کہ وہ فون بند کر گے۔۔ مگر جو ویڈوا سے

موصول ہوئی وہ اس کا سانس روکنے کے لیے کافی تھی"

--

جیسے جیسے وہ ویڈو دیکھتا گیا اسے لگا سب ختم ہو گیا ہے ! مگر ابھی تو لڑائی باقی تھی

سکرین کی چلتی ویڈو میں اس ضبط سے بُرا حال ہونے لگا۔

"سرکار یاور خان اور ملک داور نشے میں دھت تھے اور کرنل ندیم کو مار رہے تھے جب کے منیسہ (کرنل ندیم کی بیٹی) آنسو روکنے کے چکر میں ہلکان ہو رہی تھی"

خان کو جیسے ہی ساری بات سمجھ ائی اس نے زور سے فون اُٹھا کر زمین پر مارا

--

"اماں بس کر جائیں میں بچی نہیں ہوں میں آرام سے اکیلی رہ لوں گی بھائی کی کل تو شادی ہوئی ہے اب ایک دو دن انھیں سکون کرنے دیں میں

میڈکل کی سٹوڈنٹ ہوں مزید چھٹیاں نہیں کر سکتی!"

خنساء نے چڑ کر کہا!

"جاو بھئی جاو آج سے پہلے کبھی ماں کی سنی ہے جواب سنو گی سب باپ کی دی ہوئی شہ ہے"

وہ مصنوعی غصے سے کہتے اس کے سر پر چیت لگاتی کمرے کی طرف بڑھ گئ جب کہ لاونج میں سب کے سامنے بے عزتی پر منہ بنا گی اور شرماتی ہوئی سحیقہ کے زور سے گال کھینچ کر کمرے میں بھاگی! یہ اس کا بدلہ تھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہیلو اوسامہ"

وہ پریشانی سے ٹہلتے ہوئے بولا۔۔

"بس تم ان دونوں کو اکیلے نہیں چھوڑو گے"

"ہاں ہاں کل آجاو کل ملیں گے اب میرے پاس وقت نہیں ہے"

وہ اوسامہ کو بس جواب دے کر کھٹک سے فون بند کر گیا۔۔

"امی" اُسامہ نے لاؤنج میں کھڑے ہو کر پکار رہا تھا۔۔

"جی بچے؟"

سمیرا بیگم نے پیار سے پوچھا

"آپ خنساء اور سحیقہ کا سامان پیک کروا دیں۔۔ میں ان دونوں کے ساتھ اسلام آباد جاؤں گا۔۔ آپ جانتی ہیں نا کہ ہاوس جاب کے بعد اب بہت وقفہ آ گیا۔۔ اور ان دونوں کی پڑھائی بھی متاثر ہو رہی ہم جلد واپس آئیں گے۔۔ اب یہ دونوں میں ساتھ گھر میں رہیں گے"

اُسامہ نے تفصیلی بات سمجھائی۔۔

جس پر وہ اُداسی سے سر ہلا گئیں۔۔ اور کچھ دیر میں وہ لوگ اسلام آباد کے لیے رواں ہوئیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہر طرف جنوں تھا ہڑ بڑی کا ساماں تھا۔۔جب کرنل خان کی آواز گونجی

۔۔

"آپ سب تیار ہیں؟"

"یس سر"

"آج اس مشن کا اختتام ہے! یا تو سب جان دے کر آئیں گے یا سب کی خان لے کر ہار کر نہیں آنا"

"یس سر"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

....

"ردا میرا بچہ کیسا ہے"

شادی کے دو دن بعد وہ اویس صاحب سے ملنے آئی۔۔

"جیسی بھی بابا آپ نے تو پتہ نہیں کس کے حوالے کر دیا جس کا مجھے کچھ پتا بھی نہیں کل کو وہ میرے پر روب بھی جمائے گا!"

ردا نے غصے سے جواب دیا۔۔

"نہیں میری جان آیان نے کچھ کہا ہے آپ کو؟"

ردا خاموش رہی۔

جب کے اویس صاحب اس کا سر اپنے کندھے پر رکھ گے۔۔

وہ سچ جانتے ہوئے بھی چھپانے پر مجبور تھے۔۔

"ملک داور تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری زمینوں پر قبضہ کرنے کی اور ساتھ ہی ساتھ تم نے میرا گھر کرانے کی کوشش کی بھی کیسے؟!"

سرکار یاور خان چیخے۔۔

"ارے بڈھے آواز نیچے رکھ۔۔اپنی اولاد کو تو تو مار دیتا کے سانپ ہے تو! پیسے سے لڑکیاں تو لیتا اب اگر میں نے تیرا وہ پیسہ استعمال کر رہا تو تکلیف لگ رہی!"

ملک اپنی بندوں کو اشارہ کرتے ہوئے کمینگی سے بولا۔

"اتنامار و اس سالے کو کہ یہ میرے سے اگلی بار دھوکہ کرنے سے سو بار سوچے۔۔اپنا بیٹا میرے سامنے تو نے مروایا پیسے کے لیے! ساری زندگی میرے سے کام کرواتا رہا اور اب اپنا پیسہ دیکھا جرا الگ ہو رہا ہے! توڑ دو اس کی ساری ہڈیاں"

وہ کہتے ہیں نا!

باہر والوں کو کہاں علم ہوتا ہے تمہارا۔۔ڈستا تو تمہیں تمہارا اپنا ہے!

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

خنساء اور سحیقہ دلجمعی سے پڑھائی میں مصروف تھے۔۔ردا شادی کے بعد سمسٹر فریض کروا چکی تھی ان لوگوں کا تیسرا سال تھا۔۔اُسامہ سی ایم ایچ میں جاب کر رہا تھا۔اس سارے میں ردا اپنے باپ کے ساتھ تھی جبکہ

آیان اور غازیان دونوں 3 مہینے سے غائب تھے۔

۔

۔۔

۔

"بابا ابھی مانو کے دو سال رہتے ہیں ایسے کیسے آپ اس کی شادی کا سوچ سکتے ہیں!"

اُسامہ نے ہلکا سا احتجاج کیا۔ جبکہ حزیفہ، سمیرا بیگم ارشد صاحب کے سامنے خاموش تھے۔

"میں اس کا باپ ہوں۔ اچھے سے جانتا ہوں کیا کرنا ہے! لڑکا پڑھنے دے گا۔"

ارشد صاحب نے لڑکا دکھایا تو وہ۔ خاموش ہو گیا۔

"بابا پہلے آپ خنساء سے پوچھیں جو وہ کہے گی وہی ہو گا۔۔"

"میں پوچھ چکا ہوں۔وہ میری خوشی میں خوش ہے تم فکر نا کرو۔

اپنی بیوی کو شادی کی تیاری کرواو۔۔اور حزیفہ تم نکاح کی تیاری کرو"

ارشد صاحب کے حکم پر سب اپنے کاموں میں لگ گے کیونکہ دو ہفتے بعد

نکاح تھا۔۔

وہ کمرے میں بیٹھی شدت سے رو رہی تھی۔۔کچھ تو تھا جو ماضی میں اس کو

کھائے جا رہا تھا۔۔کیا وہ شادی کر کے ٹھیک کر رہی ہے؟کیا ساری زندگی

اپنے آپ پر نقاب چڑا کر اس نے ٹھیک کیا تھا؟

وہ نڈر لڑکی کیا اب اپنے ڈر کا سامنا کر سکے گی۔۔

مگر کہتے ہیں نا۔۔

"اللہ بہتر سے بہترین کا انتخاب کرتا ہے"

ٹھیک دو ہفتے بعد آج خنساء کا نکاح تھا کہیں ٹوٹ جانے کا خوف تھا تو کہیں عزم کی خوشی۔

اُداس اُداس سی ردا جو ایک کونے میں کھڑی دور مسکراتی سحیقہ کو اُسامہ کے ساتھ خوشی سے تصویریں بناتے دیکھ کر مدھم سا مسکرائی۔۔جب کسی نے اسے اپنے حصار میں لیا اس سے پہلے وہ چیخ مارتی۔۔ایک جانی پہچانی خوشبو کے حصار میں وہ مطمین ہوئی۔۔وہ اس وقت لال رنگ کی ساڑھی میں ملبوس قیامت ڈھا رہی تھی۔۔وہ حصار جو جانے انجانے میں اسے تحفظ، خوشی دیتا اور پر سکون کر دیتا۔۔6 ماہ بعد اپنے نکاح کے وہ اس خوشبو سے ملی تھی جس کی بنا پر وہ جانے انجانے اُداس رہنے لگی مگر خوف کہیں دور جا سویا تھا۔۔

"کیسی ہو؟"

آیان کی مدھم آواز گونجی۔۔

"کہاں تھے آپ؟"

الٹا سوال کیا گیا۔۔وہ مسکرایا۔

"مطلب میری بیگم نے مجھے مس کیا..؟"

آیان شوخا ہوا۔۔وہ کالے پینٹ کوٹ میں ملبوس خود بھی نظر لگ جانے کی حد تک پیارا لگ رہا تھا۔

"مرنے کے لیے چھوڑ گے تھے؟"

نم لہجے میں پوچھا گیا۔

آیان نے اس کا رُخ اپنی طرف موڑا اور اس کے ماتھے پر لب رکھا۔۔

"ردا آپ میری بیوی ہیں۔۔بلاشبہ میں کچھ عرصے آپ سے دور رہا مگر نا واقف نہیں رہا۔۔آپ سے کیے وعدے پورے کر کے آرہا ہوں۔۔اور جانتی ہیں سب سے زیادہ خوشی کب ہوئی جب آپ رات کو مجھے یاد کر کے

سوتی جبکہ ڈرنا بھی کم کر دیا ہے۔آپ بہادر ہیں۔۔آپ کو میرے سنگ ابھی بہت کچھ جاننا ہے۔۔اور بدلہ آپ کا آپ کی نظروں کے سامنے پورا ہو گا۔۔کیا آپ میرا ساتھ دیں گی۔۔"

آیان نے جھک کر اُمید سے اس کی آنکھوں میں دیکھا وہ جانتا تھا ہر رشتے کو وقت چاہیے بس اس کو اب ہمت دینی ہے۔۔

وہ نم آنکھوں سے ہاں میں سر ہلا گی۔۔جب آیان نے اسے اپنے حصار میں لیا۔دور کھڑے اویس صاحب نے بھی اپنی بیگم کو حصار میں لے کر نم آنکھیں صاف کیں۔۔

خنساء لال جوڑے میں سجی ضبط آزمانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی۔۔روئی روئی ہوئی سی آنکھیں۔۔آفسردہ سی وہ اُسامہ کے حصار میں امید لیے دیکھ رہی تھی۔۔وہ بھوری آنکھوں نے اسے بڑے غور سے

دیکھا۔۔دل میں ایک اور عزم پکا ہوا۔۔

جب ارشد صاحب مولوی صاحب کو لیے اندر داخل ہوئے۔۔

خنساء کا دل چاہا بھاگ جائے۔۔یہاں سب کو آگ لگا دے مگر باپ سے کہی زبان سے کیسے پھرتی ہامی بھی تو خود بھری تھی نا۔۔

خنساء کی ایک طرف اُسامہ سفید شلوار قمیض میں ملبوس اسے حصار میں لیے بیٹھا تھا۔۔جانے انجانے میں وہ اپنے آپ کو گنہگار ٹھہرا رہا تھا۔۔اسے اپنی بہن عزیز تھی۔۔دوسری طرف ارشد صاحب بیٹھ گے جبکہ حزیفہ، سمیرا بیگم اور اس کی دونوں بھابھیں اس کے پیچھے کھڑے تھے۔۔جب مولوی صاحب نے نکاح پڑھنا شروع کیا تو وہ بے یقینی سے اپنے باپ بھائی کو دیکھنے لگی!

اس کی آنکھوں میں موجود سوال پر وہ بھوری آنکھیں بھی تڑپ اُٹھا۔۔

اُسامہ تو بھائی تھا سچ کو سب سے چھپا کر باپ بن کر پال رہا تھا۔۔تڑپ کر سینے میں بھیجا تو خنساء ہاں میں سر ہلا گی۔۔ہاں وہ اپنا آپ کسی کے نام کر گئی

تھی۔۔

نکاح کے بعد سب اپنے اپنے کاموں میں مگن ہو گئے۔۔جب ارشد

صاحب نے پاس سے گزرتی سحیقہ کو بلایا۔۔

"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی ڈیڈی۔۔؟"

سحیقہ نے احترام سے پوچھا تو وہ بولے۔

"سحیقہ بیٹا یہ میرا دوست عثمان آپ لوگوں کے نکاح پر بھی تھے۔آپ

سے ملنا چاہ رہے تھے!"

سحیقہ کو عجیب لگا مگر احتراماً سلام کیا جس کے جواب میں انھوں نے نم

آنکھوں ڈے اس کے سر پر پیار دیا۔۔جب اسامہ کے بلانے پر معزرت کر

کے چل دی جب کہ ارشد صاحب ان کا کندھا تھپتھپا کر رہ گے۔۔

چند رسموں کے بعد خنساء کی رخصتی کا وقت آن پہنچا وہ مسلسل روئی جا رہی تھی۔۔ مگر اُسامہ نے اسے تسلی دی اور اسے سسرال چھوڑ آیا۔۔ وہ جانتا تھا مقابل اسے سنبھال لے گا۔۔ مگر وہ جیسے ہی آیان کے ساتھ خنساء کو چھوڑ کر آیا تو ردا اور سحیقہ دونوں کو سمیرا بیگم کے ساتھ روتے ہوئے دیکھا تو نفی میں سر ہلا گیا۔۔ جب وہ دونوں اپنی بیگمات کی طرف بڑھ گے جب کے حزیفہ اور ارشد صاحب ہوٹل کی طرف بڑھ گے کیونکہ شادی اسلام آباد میں تھی اور اُسامہ ابھی گھر کو آہستہ آہستہ بنا رہا تھا تو چند مہماں ہی وہاں رُک سکے۔۔

آیان ردا کو لیے اپنے گھر آ گیا اس نے رو رو کر اپنا آپ ہلکان کیا ہوا تھا۔۔۔

جب آیان نے اسے چپ کروایا اور ہلکے سے ڈانٹا۔۔

"ردا بس کر دیں میں مر نہیں گیا جو ایسے رو رہی ہیں۔۔ شکل دیکھیں چڑیل لگ رہی ہیں ہمت ہے میری جو میں برداشت کر رہا۔۔"

پہلی بات غصے میں تو دوسری شرارت سے کی۔۔ جب ردا نے اسے غصے سے غور کر دیکھا کیونکہ اسے شرارت بھاری پڑنے والی تھی۔۔

ردا غصے سے بازو پر تھپڑ مار کر فریش ہونے چل دی جو اس کے ٹھیک ہونے کی ایک علامت تھی۔۔

تم کہتی ہو۔۔۔

تمہیں پھولوں سے محبت ہے،

پر۔۔۔ جب پھول کھلتے ہیں، انہیں توڑ لیتی ہو۔۔

تم کہتی ہو۔۔۔

تمہیں بارش سے محبت ہے،

پر۔۔۔ جب بارش ہوتی ہے تو تم چھپتی پھرتی ہو۔۔

تم کہتی ہو۔۔۔

تمہیں ہوا سے محبت ہے،

پر۔۔۔۔جب ہوا چلتی ہے، تم کھڑکیاں بند کر لیتی ہو۔۔

میں اس وقت ڈر سا جاتا ہوں وصی

جب تم کہتی ہو، مجھے تم سے محبت ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

3 ماہ پہلے مشن پر!

کیپٹن خان، کرنل سلیم، کرنل عثمان، اے ایس پی آیان اور ساتھ ہی ساتھ ساری ٹیم نے راتوں رات ملک داور کی جگہوں پر حملہ کر دیا۔۔کئی اڈے ان کے تباہ ہو کر رہ گئے۔۔ مگر ملک دوار نا ملا۔۔ایسے میں سر کار یا ور اپنی زمینوں کے لیے تڑپ کر رہ گیا۔۔جب کہ دوسری طرف کیپٹن خان غصے

میں پاگل ہوا بیٹھا تھا۔۔

جب مشن شروع ہوا۔

جب مشن شروع ہوا تو کرنل ندیم ہی صرف ایک واحد انسان تھے جو کیپٹن خان کے ساتھ تھے ایسے میں ان کی بیٹی منیسہ جو ایک سیکرٹ انڈر ایجنٹ تھی۔۔وہ اپنا آپ قربان کرنے پر تیار ہوئی اور کئی عزت اور جانوں کے لیے اپنی جان، عزت داؤ پر لگا دی مگر کہیں خوف بھی تھا مگر عزم کے آگے جا سویا۔۔سب سہی جا رہا تھا جب کرنل ندیم سے شاید یہ کوتاہی ہو گئی کی جزبات میں آ کر اسے گلے لگا گئے۔۔بس وہ ایک گھڑی تھی جب ملک داور کو معلوم ہو گیا کہ کچھ ہے جو انھیں کیپٹن خان تک لے جائے گا۔۔

مگر کہتے ہیں نا کبھی تو ظلم کی پکڑ ہوتی ہی ہے!

جس وقت ملک داور نے منیسہ کو قبضے میں کیا۔۔ٹھیک اس وقت کیپٹن خان نے سردار یاور کی زمینوں پر ملک کے نام سے قبضہ جما لیا۔

جب دلوں میں عداوت اور شک آ جائے تو پھوٹ ڈلوانا اتنا مشکل کام نہیں

ہے!

بس اسی ایک لمحے میں کیپٹن خان کی کمزوری کے ساتھ ساتھ اس کی مضبوطی بن گئی۔۔۔۔

جلد یا بدیر ملک داور کو تو پکڑنا ہی تھا۔۔راتوں رات ملک داور کے اڈوں پر حملہ کیا گیا۔۔۔غازیان کے ساتھ آیان بھی ہر وقت ساتھ ساتھ رہنے لگا کیونکہ سب غازیان کے جنون اور دشمنی سے واقف تھے۔۔

ملک داور کے خاص اڈے پر حملہ کیا جس پر وہ خود موجود تھا۔

کیپٹن خان اور اس کی ٹیم نے رات اندھیری میں ایک ایک بندے کو مار کر اس کے کمرے پر حملہ کرنے کو تیار بیٹھے تھے۔۔جب ایک دم سے لڑکی کی چیخنے کی آواز پر سب دوسرے کمرے کی طرف متوجہ ہوئے۔بس ایک لمحہ تھا جب ملک داور نے کیپٹن خان پر حملہ کیا۔۔لیکن اس سے پہلے گولی خان کو لگتی اے ایس پی آیان نے اس دھکا دیا اور پوری ٹیم ملک داور پر ٹوٹ پڑی۔۔گولی ہلکی سے آیان کے کندھے کو چھو کر گزری۔۔۔

مگر دوسرے کمرے سے آتی آوازوں پر اپنی درد کی پرواکیے بغیر وہ دونوں احتیاط کے ساتھ کمرے کی طرف بڑھے اور حملہ کرنے کو تیار ہوئے جیسے ہی کمرے پر حملہ کیا تو منیسہ کو رسیوں کے ساتھ باندھے ہوئے شدید تشدد کا نشانہ بنایا جارہا تھا۔پل بھر میں کیپٹن خان کی آنکھیں سرخ ہوئی اور وہ تشدد کرنے والے پر ٹوٹ پڑا جب کے آیان منیسہ کو رسیوں سے آزاد کرنے لگا اور باقی فوجی آفیسر کمرے میں سے لڑکیاں نکالنے لگے۔۔سب کو گاڑی میں پہنچایا گیا۔ملک کے تمام لوگ درد سے کراہ رہے تھے۔جب کیپٹن خان ملک داور کے پاس گیا تو اس نے آیان اور باقی فوجی افسر کو باہر جانے کا اشارہ کیا اور اپنی بیلٹ سے ملک داور پر ٹوٹ پڑا وہ تمام ظلم جو کسی بھی ننھی جان پر ڈھائے تھے یاد آنے لگے۔۔کیا پتا آج ایک بدلا پورا ہو اور وہ چین سے سو سکے۔مگر ابھی تو کہی ظالم ایسے تھے جن سے اپنے ظلم کا بدلا لینا تھا۔۔جب کرنل ندیم،کرنل سلیم،کرنل عثمان اور کچھ رینجرز اندر داخل ہوئے اور کرنل نے مل کر خون سے بھرے ہاتھوں کو تھام کر ملک

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

داور سے دور کیا۔ کیپٹن خان نے خون چھلکتی آنکھوں سے تینوں کو دیکھا۔ وہ اپنا آپ چھڑوا کر باہر چل دیا اور رینجرز نے زخمی ملک داود کو اُٹھا کر لے جا رہے تھے۔ غصے سے بھرا خان گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔۔

--

وہ اس وقت وہاں موجود تھا جہاں مرنے کے بعد بھی نہ آنے کا وعدہ کیا تھا مگر آج اُسے اپنے اندر کی آگ بجھانی تھی۔۔وہ شدید لال آنکھوں سے اُس حویلی کو گھور رہا تھا جہاں اُس کی ماں نے اُس کے سامنے دم توڑا تھا۔ یہ وہ جگہ تھی جہاں اسکے باپ کو گولیوں سے بھن دیا گیا تھا۔۔۔ہاں آج اُس کے سر پر اس کہانی کو ختم کر دینے کا جنون سوار تھا۔ وہ وہاں کھڑا تھا جب اُس کے ارد گرد مختلف پولیس کی گاڑیاں اور کئی آرمی آفیسر موجود تھے۔۔ جب سرکار یاور کو سپیکر کے ذریعے متوجہ کر کے باہر آنے کا کہا گیا۔۔

"سرکار یاور ہم اس زمین کے پاک فوجی ہیں جو آج تمہارے اور تمہارے

ساتھیوں کا خاتمہ کرنے آئے ہیں بہتری اسی میں ہے کہ خاموشی سے باہر آجاؤ۔"

کرنل سلیم نے سپیکر میں علان کیا۔۔آج کی شام تمام مظلوموں کو انصاف دلوانے کے نام تھی۔۔

سرکار یاور کے باہر آنے پر کیپٹن خان آگے بڑھا اور بولا تو بس اتنا۔۔

"تمہارے تمام گناہوں کا حساب ہو گا۔تم تو اپنی بیٹی مارنے والوں میں سے ہو۔جب تمہیں تب تکلیف نا ہوئی تو لوگوں کی بیٹیوں کے لیے کہاں تمہیں کوئی درد ہونا تھا۔"

یہ کہہ کر آیان کو اُس کی گرفتاری کا کہا۔

"سرکار یاور خان میں تمہارا پوتا" کیپٹن غازیان خان"

نام تو یاد ہو گا۔میں روز قیامت بھی اپنی دنیا اُجاڑنے کے لیے معاف نا کروں گا۔مگر تمہاری موت ابھی میں نے آسانی سے لکھوا دی ہے"

وہ وہاں سے چل دیا۔

3ماہ کے طویل عرصے میں اس مشن کو کرنے کے بعد نجانے کون کون سے ٹھکانوں سے لڑکیاں دریافت کی گئیں۔بہت ضبط سے کام لیا گیا، کئی سچائیاں ابھی باہر آنی تھی۔۔کئی لڑکیوں کے گھر اُجڑ گئے اور کئی کے آباد رہے۔یہ تو معاشرے پر تھا کہ کون تب بھی اپنی بیٹی کے ساتھ دیتا ہے اور کون نہیں۔۔

ٹھیک اس مشن کے بعد کچھ وقت لگا اُسے ان زخموں پر مرہم رکھنے کے لیے جو ظاہری نا تھے کئی راتیں اپنی ماں باپ کی قبر پر سر رکھ کر رو کر گزارے مگر وہ راز اپنے اندر دفن کر کے اُس نے آگے بڑھنا تھا۔کرنل عثمان کو معاف کر دیا۔جو سحیقہ کو اس کے ماں باپ کی سچائی سے دور رکھے ہوئے تھے مگر ساتھ ہی ساتھ عہد کر گیا کہ سب کی خوشیاں لوٹا دے گا۔

مرد تھا مگر اس مشن کے بعد تنہا خوب رویا تھا آگے بڑھ جانے کے لیے کئی راز اُس نے اپنے سینے میں دفن کیے۔۔اور پھر جب اُٹھا وہاں سے اس دنیا کی طرف واپس تو کسی کی دنیا تہہ بالا کر دینے کے لیے مگر وہ اُس کے دکھوں میں ایک سایہ بننے جا رہا تھا کون جانے یہ۔۔۔۔

کئی روز بعد وہ سحیقہ کے سسرال یعنی خنساء کے گھر جا پہنچا۔اور خود سکون میں ہوتے ہوئے کئی سکون غارت کرنے لگا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

خنساء کے باپ ارشد صاحب سے خنساء کا رشتہ مانگ ڈالا۔۔اور حقیقت سے بھی آگاہ کر دیا۔ مگر اُس راز کو راز رکھتے ہوئے اُنھیں منا لیا۔۔

"آپ کو میں اپنے ماں باپ کا تمام سچ بتا چکا ہوں۔ایک بہن ہے وہ ہی زندگی ہے۔آپ کی بیٹی کو کافی عرصے سے پسند کرتا ہوں نا تو وہ یہ جانتی ہیں نا کوئی اور مگر میرا دل یہ جان گیا کہ وہ میری ہیں۔کوئی ہے نہیں جو میرا

رشتہ لاتا۔میں کیپٹن ہوں اور ایک دو ماہ میں میجر بن جاؤں گا۔۔آپ جانتے ہیں کہ میری حقیقت سے کوئی نہیں واقف مگر میں چاہتا ہوں کہ وہ ایک خاص وقت پر سب کو معلوم ہو۔آپ مجھے اچھے سے جانتے ہیں اور میرا وعدہ ہے کہ میں آپ کی بیٹی کی آنکھوں میں آنسو نہیں آنے دوں گا۔۔اور اُن کی پڑھائی بھی لازمی مکمل کرواں گا۔۔ مگر میری درخواست ہے کہ دو ہفتے میں نکاح اور رخصتی کر دی جائے۔۔"

غازیان کے اس طرح رشتہ مانگنے پر ارشد صاحب شدید حیران ہوئے مگر ناجانے کیا ہوا جو ہاں کر دی اور نکاح بھی جلد کروا دیا۔

خنساء مسلسل ہاتھ گڑ رہی تھی اُس کا دل چاہ رہا تھا بھاگ جائے زور زور سے چیخے چلائے مگر اُس سے کوئی فرق نہیں پڑنا تھا سنا تو اس کے گھر والوں نے اسے نہیں نا سمجھا جہاں دل کیا اپنا بوجھ کسی پر لاد دیا بس یہ سوچ خنساء کا خون خولا رہی تھی جب دروازہ کھولنے کی آواز پر خنساء نے اپنے ڈوپٹے

میں چھپے خنجر پر گرفت مضبوط کی۔

"اسلام علیکم بیگم کیسی ہیں!"

غازیان کے سوال پر الٹاوہ اُس پر حملہ کرنے کے لیے بڑھی۔

"خبردار جو ایک قدم بھی آگے بڑھایا میں تمہیں ماردو گی"

"خنساء پلیز ریلکس ہو کر میری بات سنیں۔۔"

"نہیں نہیں میں نے کچھ نہیں سنا نا میں اپنے آپ کو ماردوں گی۔۔آپ کچھ نہیں جانتے"

"اگر میں کہوں کے میں سب جانتا ہوں۔بس یہاں خوف کے تحت خنساء بے خود سی ہو کر زمین پر بیٹھی۔۔

ایک آنسو اُس کی آنکھ سے گرا۔

"یہ جھوٹ ہے۔کوئی نہیں کچھ جانتا۔۔"

وہ ہلکا سا بڑبڑائی۔۔

غازیان نے اس کے پاس ہو کر ہلکے سے اپنے حصار میں لیا۔۔

"ششش چپ میری خنساء بہت بہادر ہے۔۔"

خنساء نے کوئی رد عمل نا دیکھا یا بس خاموشی سے اُسے دیکھا۔۔

"نہیں ہوں بہادر۔ میں بہت کمزور ہوں۔ وہ پھر مجھے نقصان پہنچائیں گے"

جب کہ غازیان اُس کی پیٹھ سہلا کر اسے نارمل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"نا میری خنساء کو تو کڑاتے بھی آتے ہیں۔ سب کو سیدھا رکھتی ہیں یاد نہیں۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ کچھ نا بولی خاموش رہی جب کہ خنساء کو خود سمجھ نا آیا وہ اتنی پر سکون کیسے ہے!

مگر کہتے ہیں نا۔۔

"کہ پاک رشتے کی کشش الگ ہوتی ہے۔۔ اس میں محفوظ ہونے کا احساس الگ ہوتا ہے."

کچھ دیر بعد غازیان کو معلوم ہوا کہ وہ پورے دن کی ذہنی انتشار کا اتنا شدید شکار تھی کہ سکون ملتے ہی سو گئی۔۔

سفر کوئی بھی ہو، ہمسفر بہتریں ہونا چاہیے۔

"میں آپ سے 3 ماہ دور رہا اس لیے میں نے سوچا ہے کہ 2 ماہ کے لیے میرا وقت صرف آپ کا"

آیان نے پیار سے ردا کی گود میں سر رکھتے ہوئے کہا۔۔

اس سے پہلے کہ ردا کوئی ردعمل دیکھاتی آیان ہلکے سے اُس کے ہاتھ سہلانے لگا۔۔ جس سے وہ کچھ نارمل رہی۔۔

"کچھ کہیں گی نہیں؟"

"تو آپ کام سے نہیں جائیں گے؟"

جب کوئی بات نا بن پائی تو بیو قوفانہ سوال کر اُٹھی۔ آیان ہلکے سے مسکرایا۔

"میرا سارا وقت آپ کے نام ہے بیگم۔ مگر دو ماہ کے لیے کوئی کام نہیں میں اور آپ پہلے سعودیہ جائیں گے۔ پھر کچھ دن دبئی اور پھر مالدیپ سے گھر واپس۔"

ردا کی آنکھیں چمک اُٹھی مگر کہیں کچھ خوف بھی تھا۔ جو شاید آیان سمجھ بیٹھا۔

"فکر نا کریں میرے ہوتے ہوئے آپ پریشان نا ہوں مجھے اللہ پر بھروسہ ہے"

یہ کہہ کر آیان نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا جبکہ ردا کو کچھ پل سمجھ نا آیا یہ کیا ہوا ہے! اور جب تک آیا تو فٹ سے سونے کے لیے لیٹ گئی جبکہ اس کے عمل پر آیان ہلکا سا مسکرا دیا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بعض دفعہ آپ کو ایک بہترین ہمدرد اور ساتھی کی ضرورت ہوتی ہے کہ آپ آگے بڑھ سکو"

کئی حد تک ردا بھی اپنے ہمدرد اور ساتھی کے ساتھ بہتری کی طرف آرہی تھی۔

سنو! قصہ سناتا ہوں۔۔

تمہیں اِک، سچ بتاتا ہوں۔۔

محبت کب ہوئی مجھ کو۔۔

تمہیں، آغاز چاہت میں۔۔

میری غلطی بتاتا ہوں۔۔

میں ٹوٹا دِل لیے اِک دن۔۔

محبت بھول کے اِک دن۔۔

یہ سمجھا، میں مکمل ہوں۔۔

اچانک اِک پری چہرہ۔۔

نظر کے سامنے گزرا۔۔

میری آنکھوں کے رستے وہم۔

میرے اندر،، کہیں اُترا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"سحیقہ بس کریں کتنا رویں گی۔اور غصہ کیوں کر رہی ہیں۔۔

جو کہ آپ کو کرنا بھی نہیں آتا"

اُسامہ تھوڑا غصے میں بولا اور آخر میں بڑبڑایا۔۔

خنساء کی رخصتی سے رو ہی رہی تھی۔۔

"آپ بہت بُرے ہیں مجھے بھائی کے ساتھ اُن کے گھر نہیں رہنے دیا

"___

"اچھا یار بس کردو چڑیل لگ رہی ہو"

سحیقہ ایک دم سے اس کی بات پر منہ پھلا گئی..

"آپ ہوں گے جن کہیں گے۔اب مت کریے گا بات میرے سے"

"چلو شکر اب میں سکون سے سو سکوں گا"

وہ اس کے خاموش ہونے پر طنز کر گیا۔۔جب کہ وہ پیر پٹخ کر ترو تازہ ہونے چل دی۔۔۔

\---

\----

"ارشد صاحب اب ہمارے تمام فرض ادا ہو گئے ہیں۔بس اللہ میرے بچوں کو خوشیاں دے آمین"

"آمین"

سمیرا بیگم نے ارشد صاحب کے ساتھ ہمدم ہو کر شکرانے کے نفل ادا کیے

۔۔

"بیوی کی طرف دیکھ کر مسکرانا بھی نیکی ہے۔"

۔۔

۔

خنساء کی صبح آنکھ کھلی تو غازیان کو دعا مانگتے ہوئے پایا۔۔وہ چند منٹ اُس کے فارغ ہونے کا انتظار کرتی رہی۔۔جب وہ دعا سے فارغ ہوا تو بولی۔۔

"آپ کون ہیں؟"

"تمہارا شوہر"

غازیان مسکرا کر بولا۔

"آپ کون ہیں؟"

اب نم آواز سے سوال کیا گیا۔

"تمہارا ساتھی، تمہارا ہمدرد، تمہارا ہم راز"

اب کی بار خنساء کی آنکھ کے آنسو بہہ نکلا۔۔

"آپ کون ہیں؟"

"اپنی مریم کے ساتھ دنیا اور جنت میں زندگی بسیر کرنے والا، محافظ"

اُس کے جواب پر خنساء نے حیرانی اور خوف سے اُسے دیکھا۔۔

"کیا یہ سچ یہ سب جانتے ہیں۔اور اگر ہاں تو مجھ سے شادی کیوں کی۔۔"

دل میں کئی سوال اور خدشات پیدا ہوئے.

جب اُسے غازیان کی آواز سنائی دی۔۔

"خنساء تمام خدشات دل سے بھاگا دیں۔۔میں کیا ہوں آپ کے سامنے ہوں۔۔کچھ باتیں ہیں جو آپ نہیں جانتی مگر اب آپ میری بیوی ہیں تو تمام راز آپ کو معلوم ہونا چاہیے۔ایک ہفتے میں آپ کئی راز سے آشکار ہو جائیں گے اور جہاں تک آپ کے راز کی بات ہے تو ہاں مجھے سب معلوم ہے۔۔آپ خنساء مریم ارشد ہیں۔اُپ ہی میری مریم ہیں اور خنساء بھی ۔۔آپ کے راز میرے راز ہیں۔ہاں میں تمام۔وہ باتیں جانتا ہوں جو

آپ کے اندر ہیں۔ مگر وہ بے معنی ہیں۔۔آپ بالکل پاک صاف ہیں اور جن کی غلطی تھی وہ ضرور تمام سزائیں پائیں گے۔۔"

غازیان باتوں ہی باتوں میں کئی چیزیں باور کروا گیا۔۔

خنساء حیرانی سے اُسے دیکھنے لگ گئی۔۔

جب کہ غازیان مسکرایا۔۔

"آپ کو جتنا وقت درکار ہے آپ لے لیں۔۔مجھے اُمید ہے آپ مجھے خود قبول کریں گی۔۔"

"اب جلدی سے فریش ہو جائیں کچھ دیر میں سحیقہ اور ردا نے آنا ہے آپ سے ملنے"

وہ کہہ کر باہر چل دیا جب کہ وہ اب تک صدمے میں تھی۔۔۔۔

"ایک پاکیزہ محبت کے ساتھ تمہارا ساتھ چاہوں جنت تک"

سحیقہ جب جاگی تو اُسامہ کو سکون سے سوتے پا کر اسے مستق سو جی۔۔

"مجھے کہہ رہے تھے نا کہ میں چڑیل لگ رہی ہوں۔اب دیکھیں یہ زرا"

وہ بنا شور کیے اُٹھی اور کینچی لے آئی اور کام پر لگ گئی اور اپنے کام سے مطمئن ہو کر تیار ہونے چل دی۔۔۔

تھوڑی دیر بعد جب اُسامہ اُٹھا تو سحیقہ کو آئینہ کے آگے کھڑا دیکھ کر اُسے خوش گوار حیرت ہوئی۔۔

"یہ ہماری شادی کے چند ماہ میں پہلی بار ہوا ہو گا کہ میری بیوی سج کر کھڑی ہے۔"

اُسامہ پیار سے بولا۔۔

سحیقہ نے مسکرا کر اُسے دیکھا۔۔

"اچھا اب اُٹھ کر تیار ہو جائیں۔بھائی کی طرف سب انتظار کر رہے ہوں گے۔۔

"او کے او کے۔۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُسامہ اُٹھ کر فریش ہونے چلا گیا۔۔

جب واش روم سے اُسامہ کے چیخنے کی آواز آئی۔۔۔

"سحیقھھھھھھھ"

جب کہ وہ باہر ہنس ہنس کر بے دم ہو رہی تھی۔۔۔

"سحیقہ میں آپ کو چھوڑوں گا نہیں"

اُسامہ نے باہر آ کر ہنستی ہوئی سحیقہ کو تنبیہہ کیا۔۔۔

جب کہ وہ کندھے اُچکا گئی۔۔ مسلسل ہنسنے کی وجہ سے اُس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔

وہ کارنامہ یہ تھا کہ سحیقہ نے صبح صبح اُٹھ کر اُسامہ کے بال کاٹ کر خراب کر دیے جو کہ اب بہت عجیب اوپر نیچے ہو گے تھے۔۔وہ تو شکر تھا۔۔ کہ سائیڈ سے خراب کیے تھے۔ورنہ اُسامہ تو کئی جانے لائق نا ہوتا۔۔

اُسامہ تیار ہو کر آیا تو سر پر ٹوپی رکھی ہوئی تھی جس سے سائید سے خراب بال معلوم نہیں ہو رہے تھے۔۔اور اس وقت تو کوئی حجامت کے لیے بھی

نہیں بیٹھا ہوا تھا۔۔ سحیقہ کو ہنستے دیکھتے ہوئے بولا۔۔

"اب چلیں اگر تم نے ہنس لیا ہو تو"

وہ ناراضگی سے بولا۔۔

تو وہ ہنستی ہوئی سر ہلاتی ہوئی چل دی۔۔۔

"محبتوں میں لاڈ اُٹھانا ہر کسی کے بس میں نہیں ہوتا"

۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُسامہ اور سحیقہ جب غازیان کے گھر پہنچے تو ردا اور آیان پہلے سے موجود تھے سب ایک دوسرے سے ملے۔۔ جب خنساء بنا کسی گلے شکوے کے اُسامہ سے ملی تو اُسے خوش گوار حیرت ہوئی۔۔

غازیان نے جیسے جتایا۔۔

"میں نے کہا تھا میں پرفیکٹ ہوں تمہاری بہن کے لیے۔۔"

"اتنے تم"

وہ بھی جتانا نا بھولا۔۔

وہ دونوں خود ہی مسکرا دیے اور گلے لگ کر ملے۔۔

"تم دونوں نے مل لیا ہو تو میں بھی یہاں ہوں۔۔ بیگمیں تو اپنی پارٹی بنا کر بیٹھ گئی ہیں."

آیان معصومیت سے بولا۔۔

"تم بتاؤ کب جا رہے ہو۔۔۔"

غازیان نے سوال کیا۔۔

"اسی ہفتے اپنی بیگم کے ظالموں کو سولی پر چڑتے دیکھنے کے بعد.."

"انشااللہ"

تینوں اکٹھے بولے۔۔

جب ملازمہ نے ناشتہ لگنے کی اطلاح دی۔۔اور خوش گوار ماحول میں ناشتہ کیا گیا۔۔

ناشتے کے بعد سب خوش گپوں میں مصروف تھے جب خنساء کی آواز

اُسامہ کے کانوں میں پڑی۔۔

"بھائی آج آپ نے ٹوپی پہن رکھی ہے خیریت پہلے تو کبھی نہیں پہنی؟"

"نہیں ایسے ہی!"

"نہیں نہیں میں بتاتی ہوں خنساء"

سحیقہ خوشی سے بولی۔۔

اُسامہ نے اُسے گھورا۔۔

"تو ہوایوں کے وہ اتنے امپریس تھے بھوت اور جنوں سے کہ انہوں نے نئ طرح کی کٹنگ ٹرائے کی مگر ان کو اچھی نہیں لگی لیکن مجھے تو بہت اچھی لگ رہی تھی۔۔"

وہ شرارت سے بولی۔

"اُسامہ دیکھایئے نا"

وہ کہہ کر خود آگے بڑھی اور جیسے ہی اُسامہ کی ٹوپی اتری سب ہنس پڑے

۔۔

"بیگم کو تو اچھی لگے گی ظاہر ہے کٹینگ کی جو انھوں نے ہے۔۔۔

سب سحیقہ کی شرارت سمجھ کر ہنس دیے۔۔

اور ایک دوسرے کو ہنستے دیکھ کر سب نے دل میں شکر ادا کیا۔۔

۔

ایک ہفتہ خنساء اور غازیان کی شادی کو ہو گیا تھا اور کہیں نا کہیں وہ مطمئیں تھی۔۔غازیان اچھا شوہر ثابت ہو رہا تھا اُس کا خیال کرتا خود یونی چھوڑ کر آتا اور لینے آتا۔۔

آج واپسی پر اُسامہ اُسے گھر چھوڑ کر گیا۔۔

ابھی وہ گھر آ کر پانی پی کر فارغ ہوئی تھی۔۔جب ردا اور سحیقہ کا فون اُسے آیا۔۔

"اسلام علیکم کیا حال ہے دونوں کا۔۔"

"اللہ کا شکر تم بتاو۔۔"

"میں بھی ٹھیک خیریت؟"

"ہاں وہ پلیز ٹی وی اون کرو اور نیوز چینل دیکھو"

وہ دونوں یہ کہہ کر کال کاٹ گی۔۔

ردا آیان کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔جب کہ آیان مسلسل اس کا ہاتھ سہلا رہا تھا۔۔سحیقہ اُسامہ کے ساتھ۔۔اور خنساء تنہاٹی وی لگا کر بیٹھ گئ۔۔

ٹھیک چند سیکنڈ بعد سکرین پر کئ صحافی دیکھائی دینے لگے۔۔اُس کی نظریں بے اختیار بہنے لگی۔۔

سکرین پر ملک داور، بدر، زین، ولید اور سرکار یاور نظر آرہے تھے ۔۔خنساء کی پکڑ پاس پڑے کوشن پر شدت اختیار کر گئ۔۔دوسری طرف ردا ہیذیانی ہونے لگی۔۔مگر آیان اسے اپنے حصار میں لئے تسلی دے رہا تھا

۔۔

جب ایک صحافی کی آواز ٹی وی پر گونجی۔۔

"ناظرین جیسے کے آپ سب دیکھ سکتے ہیں تو بتاتے چلیں کے یہ سکرین پر

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نظر آنے والی پانچوں شخصیات کوئی مظلوم نہیں بالکل یہ وہ ظالم ہیں۔۔جو
ناجانے کتنے بچوں کی زندگیاں تباہ کر چکے ہیں۔ناجانے کتنے لوگوں کو کیا
کیا سہناپڑا۔۔اور عدالت نے ان کے تمام گناہوں کی بناپر انھیں چوڑائے پر
پھانسی کی سزادی ہے۔۔جو کہ ہمارے میجر غازیان خان کی وجہ سے ممکن
ہوا تا کہ تمام لوگوں کو عبرت حاصل ہو۔"

خنساء کا دل چاہ وہ چیخ کر روئے۔۔

ردا مسلسل آیان کے سینے پر سر رکھے رورہی تھی۔۔آج اُس کے بھائی کے
قاتلوں کو سزامل گئی۔۔اب وہ سکون سے اُسے جواب دے سکے گی۔۔

دور پار میانوالی میں آسماء(خنساء کی بھابھی)بدر کی بہن کو جب معلوم ہوا تو
اپنے بھائی سے نفرت محسوس ہوئی۔۔

پھانسی کے بعد میجر غازیان کو تقریر کے لیابلا یا گیا۔۔

"اسلام علیکم!اُمید ہے کہ آج کامیر اپیغام دنیا کے ہر کونے پر جائے گا۔۔
میں میجر غازیان خان اپنے رب کا شکریہ ادا کرناچاہتاہوں کہ میرے ماں،

باپ،اس ملک کی بہن بیٹی،بچے جو سب ان درندوں کی وجہ سے تکلیف سہہ چکے آج ان کا بدلہ تمام ہوا۔۔اب میں ایک معاشرے کو پیغام دینا چاہوں گا۔۔

جانتے ہو ہم آج اس مقام پر کھڑے ہیں جہاں آپ لوگوں کے لیے ہمارے معاشرے میں مرد ظالم ہے وہاں مظلوم بھی ہیں۔جہاں اسے برُا سمجھا جاتا ہے وہاں اچھا مرد بھی پایا جاتا ہے۔۔میں اس مشن پر بہت لڑکیوں کو بچا کر آیا ہوں۔۔جہاں بہت سی اپنی عزت سے ہاتھ بھی دھو بیٹھی۔۔بہت نے رو دھو کر کام پورا کر لیا اور کچھ اپنے حق کے لیے، بدلے کے لیے اپنے دشمنوں کے آگے ڈٹ گئیں۔۔ہمارے معاشرے میں مرد کو حیوان بھی عورت بناتی ہے اور مظلوم بھی۔۔اس طرح بہت سے لڑکیاں اچھی ہوتی ہیں اور بہت خود اپنی دعوت دیتی ہیں۔۔ہمارے معاشرے کے لوگ اپنے بچوں پر نظر ایسے رکھتے ہیں۔۔اس نے کسی سے لڑائی تو نہیں کی۔۔،

کسی بڑے سے بدتمیزی تو نہیں کی..

کبھی یہ سوچا ہے کہ وہ بچے معصوم ہوتے ہیں بعض اوقات ان کے ساتھ غلط ہو رہا ہوتا ہے۔۔وہ نادان ہوتے ہیں۔۔انھیں نہیں معلوم ہوتا کہ اگلا ان کے ساتھ کیا کر جائے ایسے میں اُس کے بڑوں کو چاہیے کہ اگر وہ کسی باہر والے سے بدتمیزی کر رہا یا کسی سے ڈر رہا، پاس جانے سے گھبرا رہا یا ایک دم سے خاموش ہو گیا تو وجہ جانیں۔۔بچہ ہو یا بچی دونوں کے لیے ان باتوں کا خیال رکھا جائے۔۔جانتے ہو جب 2 سال کی بچی پر ہمارے معاشرے کے مرد اپنا ڈپریشن نکالتے ہیں۔۔تو مظلوم کو قصوروار ٹھہرایا جاتا ہے۔۔ہمارے معاشرے میں کہا جاتا ہے کہ اس کا لباس غلط کیونکہ اُن کی سوچ میں بس گیا ہے۔۔ کیا 8 ماہ کی بچی قصوروار تھی۔۔ہمارے بڑوں کو چاہیے کہ خیال رکھیں۔۔10 کیا 15 سال کی عمر تک بچے نادان ہوتے ہیں۔۔اس وقت کچھ بُرا ہو جائے تو کون زمہ دار ہے وہ معصوم جان۔۔وہ اپنے آپ کو بڑھا ہو کر ناپاک سمجھتے ہیں۔۔جب اس سے واقف ہوتے ہیں

کیا آپ لوگ جانتے ہیں۔۔ ہمارے معاشرے میں طوائف کو بُرا تو سمجھا جاتا ہے مگر یہ نہیں مانا جاتا کہ اسے اس کو یہ بنانے میں ہمارے معاشرے کا ہاتھ ہے۔۔ان مردوں کا ہاتھ ہے۔۔ جو جگہ جگہ منہ مارتے ہیں۔۔ اسلام بہت پیارا مذہب ہے اس نے جب میاں بیوی کو سکون قرار دیا تو ہمارا معاشرہ کیوں مظلوموں کو مجبور کر رہا۔۔ یہاں طوائفوں کے ساتھ وقت تو گزار لیتے ہیں مگر انھیں کوئی عزت نہیں بناتا کیوں۔۔ یہ ہوس جو ہے نا ہر انسان کو بُرا بنا دیتی ہے۔۔ ہمارے ہاں لڑکا لڑکی جھوٹے دعوے کر کے ٹائم پاس کرتے ہیں ایسا کیوں جانتے ہیں!

کیونکہ کہی بری عورتوں سے پالا پڑنے والے مرد ہر عورت کو غلط سمجھتے ہیں وہاں ہی کئی مردوں سے ایسی باتیں جو عورتوں کو ہر مرد کا برا ہونا دیکھاتی ہے۔۔

ہمارے یہاں ان مظلوم بچے بچیوں کا کیا جو ظلم برداشت کر کے اپنے آپ کو ناپاک سمجھتے ہیں کیا ان کے پاس دل نہیں ہوتا۔۔ وہ پل پل کی تکلیف

برداشت کرتے ہیں۔۔ہمارے ہاں مرد اور عورت دونوں کو اس غلط انداز میں بیان کیا جاتا ہے کہ اب دونوں کو ہر حال میں برا ہی مانا جائے۔۔اگر ہمارے معاشرے کا مرد کسی عورت کی عزت خراب کر سکتا ہے تو اس کو اپنا کیوں نہیں سکتا۔۔محبت جسموں کا کھیل تو نہیں ہوتی جو محبت کے جھانسے میں سب گنوا دیا جائے۔۔یہ محبت تو پاک صاف ہوتی ہے اگر کسی ایسے بندے کو اپناؤ تو دل سے اپناؤ کیونکہ وہ اس کی حقدار ہے۔۔میں آج اس بھری محفل میں اپنی ماں جس نے جاتے جاتے عورت کی عزت کرنا سکھائی اس کو سلوٹ دیتا ہوں۔۔اور آج میں اس محفل میں ایک اقرار کرتا ہوں میں اپنی بیوی کا لباس ہوں۔۔اس کے لیے جان بھی حاضر ہے مجھے جسموں کے سودے نہیں پسند مجھے تم سے تمہاری روح سے پیار ہے ۔۔۔کچھ دن پہلے نکاح والے دن اُسے کہا تھا کئی چیزیں تم پر اشکار ہوں گی ۔۔۔آج مجیر غازیان سکندر خان دل و جان سے تم سے اپنے عشق کا اعتراف کرتا ہے۔۔میں اپنی ماں کا شکر گزار ہوں جس نے مجھے بہن کا

مان، ماں کا لاڈلا، باپ کا فخر اور بیوی کا سر کا تاج بننے کے لیے تربیت کی۔۔ شکریہ اس انسان کا جس نے مجھے اس زمین کے قابل بنایا۔۔ شکریہ اس رب کا جس نے مجھے اس دنیا میں لوگوں کے حق کے لیے لڑنے کے قابل بنایا۔۔۔ ہمارے معاشرے کو چاہیے مرد اور عورت دونوں کو سمجھیں اور جو بُرے ہیں انھیں بُرا کہیں۔۔"

وہ اس وقت آرمی کے لباس میں سینے پر نا جانے کتنے فخر ایا نشان لگائے ہو لے سے مسکرایا۔۔

"میرا وعدہ ہے اس ملک سے کہ اپنی آخری سانس تک اس زمین کی حفاظت کے لیے لڑوں گا۔۔ اور سب سے گزارش ہے کہ عزت دینا سیکھی جائے۔۔ انسانوں کا استعمال کرنا چھوڑ دیا جائے۔۔۔ مرد اور عورت دونوں اللہ کے بنائے ہوئے خوبصورت لوگ ہیں۔۔ شکریہ"

وہ کہا کر خاموش ہوا تو ہر طرف تالیوں کا شور گونج اُٹھا۔۔۔ ہر ایک کی آنکھ نم تھی۔۔

سحیقہ اُسامہ کے کندھے پر سر رکھے اپنے بھائی کو فخر سے دیکھ رہی تھی۔۔

ردا بر ستی آنکھوں سے آیان کو دیکھا اور اُس کا ہاتھ چوم کر شکریہ ادا کیا اور گلے لگ کر شدت سے رو دی۔۔

خنساء مسلسل سکرین کو گھور رہی تھی آنسو تھے کے تھمانے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔ٹی وی پر بار بار غازیان کی سپیچ آ رہی تھی۔ مگر اس کے کانوں میں بس غازیان کا اعتراف گونج رہا تھا۔۔۔

کیا زندگی میں یہ موڑ دیکھنا تھا۔۔ٹھیک آدھے گھنٹے بعد غازیان گھر میں داخل ہوا تو ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔۔خنساء اب تک ٹی وی کے آگے ایسے کی بیٹھی تھی۔۔جب غازیان اُس کے سامنے آیا اور اُسے ہلکے سے پکارا۔۔اور گھٹنوں کے بل اس کے سامنے بیٹھا

"خنساء"

وہ چند منٹ اُسے دیکھتی رہی اور شدت سے روتی ہوئی اُس کے گلے لگ گئی

--

"تھینک یو تھیک یو سو مچ۔۔"

وہ بس روتے ہوئے بولی گئی جب غازیان نے اُسے خاموش کروایا اور اُسکے کان میں گنگنایا۔۔

I found a love for me

Oh darling, just dive right in and follow my lead

Well, I found a girl, beautiful and sweet

Oh, I never knew you were the someone waiting for me

'Cause we were just kids when we fell in love

Not knowing what it was

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

I will not give you up this time

But darling, just kiss me slow, your heart is all I own

And in your eyes, you're holding mine

Baby, I'm dancing in the dark with you between my arms

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Barefoot on the grass, listening to our favourite song

When you said you looked a mess, I whispered underneath my breath

But you heard it, darling, you look perfect tonight

Well I found a woman, stronger than anyone I know
She shares my dreams, I hope that someday I'll share her home
I found a love, to carry more than just my secrets
To carry love, to carry children of our own

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

We are still kids, but we're so in love

Fighting against all odds

I know we'll be alright this time

Darling, just hold my hand

Be my girl, I'll be your man

I see my future in your eyes

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Baby, I'm dancing in the dark, with you between my arms

Barefoot on the grass, listening to our favorite song

When I saw you in that dress, looking so beautiful

I don't deserve this, darling, you look perfect tonight

Baby, I'm dancing in the dark, with you between my arms
Barefoot on the grass, listening to our favorite song
I have faith in what I see
Now I know I have met an angel in person
And she looks perfect
I don't deserve this
You look perfect tonight

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور اس طرح تینوں اپنی ہیپی لائف کی طرف چل دیے۔۔

ختم شد

! Writer note

مجھے معلوم ہے کہ میں نے اس ناول میں بہت دیر کر دی اُس کے لیے

معزرت خواہ ہوں اور شاید کئی چیزیں صحیح سے نہیں بتا سکی مگر اُمید ہے کہ

آپ سب کو پسند آئے گا۔۔۔

اپنی راہ ضرور دیجیے گا۔۔

آپ کی رائیٹر

علمیر اعجاز۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین